ذبحِ عظیم

(مجموعہ نوحہ جات)

۲۳ پارہ (سورہ الصفت) رکوع نمبر ۷

۳۵ پروردگار مجھے ایک نیکوکار (فرزند) عنایت فرما تو ہم نے انکو بڑے
۳۷ دل لڑکے (کے پیدا ہونے) کی خوشخبری دی پھر جب اسمٰعیل اپنے
۳۸ دوڑ دھوپ کرنے لگا تو ایک دفعہ ابراہیم نے کہا بیٹا میں وحی کے ذریعہ
۳۹ ہوں کہ میں خود تمھیں ذبح کر رہا ہوں تو تم بھی غور کرو تمھاری اس میں کیا رائے
۴۰ ہے. اسمٰعیل نے کہا ابا جان جو آپ کو حکم ہوا ہے اس کو بے تامل کیجئے اگر خدا نے
چاہا تو مجھے آپ صبر کرنے والوں میں سے پائیے گا. پھر جب دونوں نے یہ ٹھان لی
اور باپ نے بیٹے کو (ذبح کے لئے) ماتھے کے بل لٹا دیا اور ہم نے (آمادہ دیکھ
کر) آواز دی اے ابراہیم تم نے اپنے خواب کو خوب سچ کر دکھایا (اب تم دونوں کو
بڑے مرتبے ملیں گے) ہر نیکی کرنے والوں کو یوں جزائے خیر دیتے ہیں. اس
میں شک نہیں کہ یہ یقینی بڑا (سخت اور) صریحی امتحان تھا اور ہم نے اسمٰعیل کا
فدیہ ایک 'ذبحِ عظیم' (بڑی قربانی) قرار دیا اور ہم نے ان کا اچھا چرچا بعد کو
آنے والوں میں باقی رکھا.

منجانب: علم کمیٹی حسینی باغ نمبر ۲ (میوہ شاہ) کراچی

شاہ است حُسینؑ بادشاہ است حُسینؑ

شاہ بھی حُسینؑ ہے بادشاہ بھی حُسین ہے

دِین است حُسینؑ دِین پناہ است حُسینؑ

دِین بھی حُسینؑ ہے دِین کو پناہ دینے والا بھی حُسین ہے

سر داد نداد دست دَر دستِ یزید

سر دے دیا مگر نہیں دیا اپنا ہاتھ یزید کے ہاتھ میں

حقا کہ بنائے لا الہٰ است حُسینؑ

حقیقت تو یہ ہے کہ لا الہٰ الا اللہ کی بُنیاد ہی حُسینؑ ہے

فہرست

صفحہ نمبر	
۱	پیغام (صدر علم کمیٹی)
۲	علم کمیٹی کے ممبران
۳	...دت شہادت
۴	...وبنی ہاشم
۵	(۷۲) شہداء کے اسمائے گرامی
۱۰	...دامام حسینؑ
۱۱	...ت امام حسینؑ
۱۲	خط امام حسینؑ
۱۳	نعتِ رسول مقبولؐ
۱۵	وارث الانبیاء السلام علیک (سلام)
۱۷	خون ہم بہاتے ہیں (منقبت)

(حضرت علی ابنِ ابو طالب علیہ السلام)

نمبر	نوحہ	صفحہ نمبر
۱	آغاز ہو رہا ہے کربل کی کہانی کا.	۱۸
۲	جانشینِ مصطفےٰ سجدے میں ہے مارا گیا.	۱۹
۳	حیدر کا مسلماں نے جو خون بہایا ہے.	۲۰
۴	شاہِ نجف دے سرتے خنجر شقی چلایا.	۲۲
۵	وین کرے کلثوم تے زینبؑ بابے نوں گل لا کے.	۲۳
۶	کلِ ایمان کی شہادت سے ہے کعبہ ویراں.	۲۴
۷	بے درد مسلماں تو خوشیاں منا رہے ہیں.	۲۶
۸	توقیر ہو رہی ہے اولادِ مصطفےٰ کی.	۲۷
۹	یہ بات رُلاتی ہے رُقیہ کو سفر میں.	۲۸

نمبر	نوحہ	صفحہ نمبر
۱۰	گلشن آلِ پیمبر خزاں آنے کو ہے.	۲۹
۱۱	محراب تلے حیدر زخمی ہوئے پائے	۳۱
۱۲	زینبؑ آکھے رورو کے نہ چھڈ کے بابل جاء	۳۳
۱۳	حسنینؑ پہ یتیمی پردیس میں ہے آئی	۳۴

(جناب فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا)

نمبر	نوحہ	صفحہ نمبر
۱۴	جھٹلائی گئی فاطمہ زہرہ کی گواہی.	۳۵
۱۵	سب مل کے عزاداروں زہرا کی دُعا لو.	۳۷
۱۶	بتلاؤ مسلمانو خاتون قیامت کو	۳۸
۱۷	اے شاہِ انبیاء یہ مسلمان نے کیا کیا	۳۹
۱۸	زہرہ بھرے دربار میں روتی رہی کھڑی	۴۰

(حضرت امام حسن مُجتبیٰ علیہ السلام)

نمبر	نوحہ	صفحہ نمبر
۱۹	سبطِ نبی پہ کیسا یہ آخری سفر ہے.	۴۱
۲۰	میرے ویر دی میت تے تیراں دیاں چھاواں.	۴۲
۲۱	اٹھا کوئی جنازہ پھر فاطمہ کے گھر سے.	۴۳
۲۲	پیکاں برس رہے ہیں تابوت پر حسن کے.	۴۴
۲۳	نکلا تھا جنازہ جو گھر لوٹ کے آیا ہے.	۴۶
۲۴	تابوتِ حسن پر کیوں تیروں کا سایہ ہے	۴۷
۲۵	لاشہ جب سبط پیمبر کا اٹھایا ہوگا.	۴۸
۲۶	برسات میں تیروں کی جنازہ ہے حسن کا.	۵۰
۲۷	بے گناہ مارا گیا سبطِ رسول دوسرا.	۵۱
۲۸	برسات میں تیروں کی یہ کس کا جنازہ ہے.	۵۳
۲۹	تیروں سے سجایا گیا تابوت حسن کا.	۵۴
۳۰	ہائے زہرنے حَسن کو تڑپایا اس طرح تھا	۵۵
۳۱	جیسے ہی گھر سے نکلا تابوت مُجتبیٰ کا	۵۶

نمبر	نوحہ	صفحہ نمبر
	(مدینے سے روانگی)	
۳۲	ویران ہے مدینہ آباد کربلا ہے۔	۵۷
	(چاند محرم)	
۳۳	اے چاند محرم کے تو بدلی میں چلا جا۔	۵۸
۳۴	اے چاند محرم تو ہی بتا خاتون کا چاند	۵۹
۳۵	چاند نکلا ہے محرم کا تو تنہا صغریٰ۔	۶۱
۳۶	نہ چاند محرم کا صغریٰ کو نظر آئے۔	۶۳
۳۷	جب چاند نظر آئے ہم علم سجاتے ہیں	۶۴
	(شہزادی فاطمہ صغرا سلام اللہ علیہا)	
۳۸	روضے پہ مصطفےٰ کے صغریٰ دیئے جلاے۔	۶۶
۳۹	فاطمہ صغریٰ یہ رو رو کے صدا دیتی ہے۔	۶۷
۴۰	اکبر دے وچھوڑے نے میری جان مکائی۔	۶۸
۴۱	دل وطنی موڑ مہاراں وے۔	۶۹
۴۲	ماں دے دل دیاں ریجاں سن تینوں مہندیاں لاواں۔	۷۱
۴۳	صغریٰ اے دعاواں منگدی اے رب خیر کرے میرے ویراں دی۔	۷۲
۴۴	اے میریاں دعاواں شالا قبول ہوون۔	۷۳
۴۵	ہے خبر قاصد بیمار مدینہ آیا۔	۷۴
۴۶	وچھری حسین جائی جدوں راہواں ویندی اے۔	۷۵
۴۷	تربت پہ مصطفےٰ کی صغریٰ کا آہیں بھرنا۔	۷۶
۴۸	اکبر ویاں راہواں توں نظراں نہ ہٹاندی اے	۷۸
۴۹	ویراں دیا تانگاں نے مینوں مار مکایا اے	۷۹
۵۰	بن تیرے میں نئیں جیونا وے	۸۰
	(سفیر امام حسینؑ مسلم ابن عقیلؑ)	
۵۱	مظلوم کے سفیر کو مارا ہے بے خطا۔	۸۲

نمبر	نوحہ	صفحہ نمبر
	(عاشور)	
۵۲	عاشور کا دن ہے کہ قیامت کی خبر ہے۔	۸۳
۵۳	روزِ عاشورہ صبح کو دی جو اکبر نے اذاں۔	۸۴
۵۴	کی دن دسویں دا چڑھیا اے کی ظلم ہنیریاں چلیاں نے۔	۸۵
۵۵	قیامت بن کے دن عاشور کا زینبؑ پہ آیا ہے۔	۸۶
۵۶	سب کج دے کے وچ کربل دے رہ گیا سیدؑ کلا۔	۸۸
۵۷	تقصیر تے نہیں کوئی سیدؑ دی ہویا ویری کلِ زمانہ اے۔	۸۹
۵۸	پانی کا بند کرنا کس قوم میں روا ہے۔	۹۲
۵۹	چلے رن کو آغوش زینبؑ کے پالے	۹۳
	(شہزادہ علی اکبر علیہ السلام)	
۶۰	آواز آرہی ہے اِک سینہ سناں سے۔	۹۴
۶۱	اللہ اکبر اللہ اکبر آئی اکبر کی صدا۔	۹۵
۶۲	اللہ اکبر ہائے میرا سوہنا اکبر۔	۹۷
۶۳	ہچکیاں لیکر سُنی زینبؑ نے اکبر کی اذاں۔	۹۸
	(شہزادہ قاسم علیہ السلام)	
۶۴	سیدا وے میں مراداں منگیاں قاسماں اٹھ کے مہندی لا۔	۹۹
۶۵	لے نانا بنایا اے میں ویر دا اسرا۔	۱۰۰
۶۶	ہائے مہندی حسن دے بچڑے دی کیویں وچ خیمے دے آئی۔	۱۰۱
۶۷	حسنؑ کے لال کو دولہا ہے جب بنایا گیا	۱۰۲
۶۸	قاسمؑ نوں مہندی لاوے کتے وچھڑی نہ مر جاوئے	۱۰۴
	(شہزادہ علی اصغر علیہ السلام)	
۶۹	نہ رو ماں جھولے دی پھڑ کے ڈوری۔	۱۰۵
۷۰	آجا علی اصغر تجھے سینے سے لگالوں۔	۱۰۶
۷۱	آئی ہے تیر بن کے اصغر کی موت ہائے۔	۱۰۷

نمبر	نوحہ	صفحہ نمبر
۷۲	رو وے گا یاد کر کے اصغر نوں زمانہ۔	۱۰۸
۷۳	لبوں پہ سوکھی زباں پھیر کہ دکھا دیا۔	۱۰۹
۷۴	پچھلی رات کا تارا چمکا ماں کو اصغر یاد آیا۔	۱۱۰
۷۵	جھولا جھلاوے خالی جھولا جھلاوے	۱۱۱
۷۶	ہائے ہائے میرا اصغرؑ ہائے ہائے میرا اصغرؑ	۱۱۲
	(غازی ابو الفضل عباس علیہ السلام)	
۷۷	کالا علم گواہ اے غازی تیری وفادا۔	۱۱۴
۷۸	کس شان سے اٹھا ہے ہائے غازی علم تیرا۔	۱۱۵
۷۹	کون عباس کو دریا پہ خبر دے جا کے۔	۱۱۶
۸۰	خون میں ڈوبا علم میدان سے جب لائے حسین۔	۱۱۷
۸۱	عباس باوفا دا پرچم صدا رہوے گا۔	۱۱۸
۸۲	عباس تیرے خون سے رنگیں ہے علم تیرا۔	۱۱۹
۸۳	ہل چل ہے فوجِ شام میں عباس آتے ہیں۔	۱۲۰
۸۴	عباس کا علم ہے سب مل کے اٹھاؤ۔	۱۲۱
۸۵	عباس علم تیرا مقتل سے آرہا ہے۔	۱۲۲
۸۶	دریا او علم آیا علمدار نہ آیا۔	۱۲۴
۸۷	بے مثل ہے ماتم حسینؑ دا	۱۲۵
۸۸	ایسا سجدہ کیا شبیرؑ نے اپنے رب کو	۱۲۶
۸۹	خنجر تلے یہ شہہ نے کہا میں حسینؑ ہوں	۱۲۷
۹۰	کٹا کے اپنا گلا تیرا دین بچاؤں گا	۱۲۹
۹۱	پُرسہ شبیرؑ کا دینے جو تجھے آتے ہیں	۱۳۱
۹۲	رونا بھی عبادت ہے ماتم بھی عبادت ہے	۱۳۳
	(حضرت امام حُسینؑ علیہ السلام)	
۹۳	تیراں دی جانماز تے سجدہ حُسینؑ دا۔	۱۳۴

نمبر	نوحہ	صفحہ نمبر
۹۴	اے ارضِ کربلا تیرے مہمان کیا ہوئے۔	۱۳۵
۹۵	بھولے نہیں تھے نوحے مظلومِ کربلا کے۔	۱۳۷
۹۶	حُسینؑ ساری یہ کائنات تیرے دم سے ہے۔	۱۳۸
۹۷	کرب وبلا کو شاہ کا مقتل بنا دیا ہے۔	۱۳۹
۹۸	لوٹا ہے ظالموں نے زہرہ کے گلستاں کو۔	۱۴۰
۹۹	دشتِ غربت میں نبی کا سارا کنبہ لُٹ گیا۔	۱۴۱
۱۰۰	مظلوم تیرا غم ہے تیری قوم مناتی۔	۱۴۲
۱۰۱	زہرا کا چاند تشنہ کھڑا ہے لبِ فرات۔	۱۴۳
۱۰۲	داستانِ غمِ شبیر کہی جاتی ہے۔	۱۴۴
۱۰۳	اے حُسین ابنِ علی حق کو بچاتے دیکھا۔	۱۴۵
۱۰۴	دین کو زندہ و جاوید بنانے کے لئے۔	۱۴۶
۱۰۵	تیر ہیں شبیر پیاسے کے بدن میں جا بجا۔	۱۴۸
۱۰۶	تیروں کے مصلّے پر وہ سجدہِ شکرانہ۔	۱۴۹
۱۰۷	اِک مظلوم دے تن تے بارش تیراں دی۔	۱۵۱
۱۰۸	ارمان رئیا ارمان رئیا کیوں بعد حُسینؑ ہاں رئیا۔	۱۵۲
۱۰۹	لاش مظلوم کی مقتل سے اٹھائی نہ گئی۔	۱۵۴
۱۱۰	راہوں میں ساربان کو چھاؤں ملی نہ سایہ۔	۱۵۵
۱۱۱	ہو کے مہمان محمدؐ کا نواسہ آیا۔	۱۵۶
۱۱۲	ہم سے غمِ شبیر بُھلایا نہیں جاتا۔	۱۵۸
۱۱۳	خونِ حُسینؑ چادرِ زینبؑ کی داستان۔	۱۵۹
۱۱۴	ہائے شبیر کو مہمان نہ بنایا ہوتا۔	۱۶۰
۱۱۵	ہائے کیوں نہ کیا لاشہ مظلوم دفن تیرا۔	۱۶۱
۱۱۶	جب بھی غیرتِ انساں کا سوال آتا ہے۔	۱۶۳
۱۱۷	خونِ شبیر بہایا ہے مسلمانوں نے۔	۱۶۴

نمبر	نوحہ	صفحہ نمبر
۱۱۸	سبحان رب العلی و محمدہ۔	۱۶۵
۱۱۹	ملتی ہی نہیں کوئی مثال ایسی دہر میں	۱۶۶
۱۲۰	چلو حُسین تمہیں کربلا بلاتی ہے۔	۱۶۷
۱۲۱	جس نے سجدہ کیا چاند زہرا کا تھا۔	۱۶۹
۱۲۲	خواب ابراہیم کی تعبیر دی شبیر نے۔	۱۷۰
۱۲۳	کٹتا ہے گلا رن میں فرزندِ پیمبر کا۔	۱۷۱
۱۲۴	چھاؤں میں تیغوں کی یثرب کا مسافر سو گیا۔	۱۷۲
۱۲۵	دشت خوں خوار میں سر شاہ کٹانے آئے۔	۱۷۴
۱۲۶	غربت میں محمد کا پسر مارا گیا ہے۔	۱۷۶
	(شامِ غریباں)	
۱۲۷	اے شامِ غریباں اے شامِ غریباں۔	۱۷۸
۱۲۸	ہائے زہرا کے بھرے گھر کو جلاتے کیوں ہو۔	۱۷۹
۱۲۹	یہ شامِ غریباں ہے یہ شامِ غریباں ہے	۱۸۰
۱۳۰	بین کرتا ہوا خاک اُڑاتا ہوا	۱۸۱
	(شہزادیاں زینبؑ و کُلثومؑ سلام اللہ علیہا)	
۱۳۱	قیدی بنی کھڑی ہے کربل میں زہرا ثانی۔	۱۸۳
۱۳۲	اٹھ توں لاہنا زینبؑ دا معمولی گالھ نہیں۔	۱۸۴
۱۳۳	بڑا ارمان ہے تینوں کفن پوا نہ سکی۔	۱۸۵
۱۳۴	لے نانا تیرا دین بچانے میں چلی ہوں۔	۱۸۶
۱۳۵	زینبؑ ہے سر برہنہ چراغوں کو بجھاؤ۔	۱۸۷
۱۳۶	مظلوم کربلا کی عزادار آگئی۔	۱۸۸
۱۳۷	زینبؑ کے لٹ جانے کا جس دل میں غم نہیں۔	۱۹۰
۱۳۸	دیارِ شام میں جب بے کسوں کی شام ہوئی۔	۱۹۱
۱۳۹	ردا ہے سر پہ نہ بھائی کا سر پہ سایا ہے۔	۱۹۲

نمبر	نوحہ	صفحہ نمبر
۱۴۰	اے غیرتِ مریم تیرا بازار میں جانا۔	۱۹۳
۱۴۱	بنتِ زہرا تیری عظمت کو بھلایا کیوں گیا۔	۱۹۴
۱۴۲	میں دکھی ہاں حیدر دی ماں فاطمہ زہرا اے۔	۱۹۵
۱۴۳	تو میرے پردے دا ضامن اے شہنشاہ غازی۔	۱۹۶
۱۴۴	کس کو منائے زینبؑ کس کو سنبھالے زینبؑ۔	۱۹۸
۱۴۵	اِک رات دیاں مہماناں دی مہمان نوازی کر زینبؑ	۲۰۰
۱۴۶	فریاد محمد صلی اللہ سر ننگے زہرا جائیاں۔	۲۰۲
۱۴۷	کیوں حیا آتی نہیں تم کو مسلمانوں۔	۲۰۴
۱۴۸	کوفے کے رہنے والوں میلہ نہ تم ہٹاؤ۔	۲۰۶
۱۴۹	اج ہوئی بیباں دی ہائے شام نوں تیاری۔	۲۰۷
۱۵۰	بھائی کی شہادت سے پریشان ہے زینبؑ۔	۲۰۸
۱۵۱	علی کے شہر کوفے میں سماں زینبؑ پہ کیا آیا۔	۲۰۹
۱۵۲	غازی دی بھینڑ زینبؑ منگدی دعا ردا دی۔	۲۱۰
۱۵۳	برباد ہوئی نہ کیونکر یا رب تیری خدائی۔	۲۱۲
۱۵۴	رہائی ہوگی تو تیری قبر پہ آؤنگی۔	۲۱۳
۱۵۵	شہزادی آئی کوفے دی شہزادہ نال مہاری اے۔	۲۱۴
۱۵۶	توحید کی ہر بات بتاتی رہی زینبؑ۔	۲۱۵
۱۵۷	پردیسی ہاں اللہ راسی ہاں کو مدد کوں آہو ہاں۔	۲۱۷
۱۵۸	بازار کے منظر کو اور اپنے کھلے سر کو بھولی نہیں میں۔	۲۱۸
۱۵۹	غازی دے بعد زینبؑ سر دی ردا لٹا کے بڑی دیر ستائیں روئی۔	۲۲۰
۱۶۰	نیزہ سوار بھائی ایسے قرآن پڑھ۔	۲۲۱
۱۶۱	آگئی شام شام کا وہ شہر۔	۲۲۲
۱۶۲	زینبؑ ہے سفر میں ہائے خاک ہے سر میں۔	۲۲۳
۱۶۳	شام ہائے شام شام ہائے شام۔	۲۲۴

نمبر	نوحہ	صفحہ نمبر
۱۶۴	زینبؑ کوماں کافرمان پردیس میں رُلائے	۲۲۶
۱۶۵	آگئی بنتِ علیؑ بے رداہاتھ بندھے بھرے بازاروں میں	۲۲۷
۱۶۶	ہائے پیاری ماں دس میں کی کراں	۲۲۹
۱۶۷	میں قید ہو کر بھی گر کربلا سے جاؤں گی	۲۳۱
۱۶۸	گذرا تھابیبیوں کو لے کر کر کہاں کہاں سے	۲۳۳
۱۶۹	رو کے زینبؑ نے شہہ کو پکارا	۲۳۶
۱۷۰	لٹیاں ہویاں رداواں کوئی موڑ جاویں آکے	۲۳۷
۱۷۱	اللہ جانیں کدوں مڑ کے آونے زہرہ جائیاں	۲۳۸
۱۷۲	کیارہاخیموں میں شہ کے اِک اُداسی رہے گئی	۲۴۰
۱۷۳	مقتل کی طرف لاشہ شبیرؑ کو دیکھا	۲۴۱
۱۷۴	رہائی قید سے زینبؑ کو جب ملی ہو گی	۲۴۱
۱۷۵	کربلاوالے شام جاتے ہیں	۲۴۳
۱۷۶	پابند رسن ہاتھ ہیں زخموں سے بھرا دل	۲۴۴
۱۷۷	ویرنہ آئے مڑ کے میرے رورو آکھے زہرہ جائی	۲۴۵
	(جناب فضہ)	
۱۷۸	فضہ تیری عظمت نوں ساڈا اسلام اے.	۲۴۶
	(شہزادی سکینہ بنتِ امام حسینؑ)	
۱۷۹	کہاں کہاں نہیں ڈھونڈا ہو تم کہاں بابا.	۲۴۸
۱۸۰	زنداں میں سکینہ کو یاد آیاوہ سینہ.	۲۵۱
۱۸۱	اج لے گیا رُقیا تیرے پاک سر توں سایہ.	۲۵۲
۱۸۲	ہے شام کے زنداں تیری مہمان سکینہ.	۲۵۳
۱۸۳	معصومہ کالاشہ ہائے زندان سے اٹھایا ہے.	۲۵۴
۱۸۴	یارب کوئی معصومہ زندان میں نہ تنہا ہو.	۲۵۵
۱۸۵	بابایہ مسلماں مجھے رونے نہیں دیتے.	۲۵۶

نمبر	نوحہ	صفحہ نمبر
۱۸۶	سجاد سے سکینہؑ کرتی ہے التجا.	۲۵۷
۱۸۷	جب یاد سکینہؑ تیری آتی ہے بابا.	۲۵۸
۱۸۸	اک بچی کائنات پہ احسان کر گئی	۲۵۹
۱۸۹	ہائے سکینہؑ ہائے سکینہؑ	۲۶۱
۱۹۰	زنداں میں نہیں آتی کیوں تازہ ہوا بھیا	۲۶۳
۱۹۱	زندان چہ رو رو کے بچھدی سکینہؑ ویرنوں	۲۶۴
۱۹۲	اے شام زنداں تیری مہمان سکینہؑ	۲۶۵
	(حضرت امام زین العابدین علیہ السلام)	
۱۹۳	آہوش میں سجاد کے گھر جل گئے سارے.	۲۶۶
۱۹۴	سجاد نوں دیندے نے بے جرم سزاواں.	۲۶۷
۱۹۵	منزلِ شام کہاں غیرتِ شبیر کہاں.	۲۶۸
۱۹۶	رونے کیلئے کافی ہے سجاد تیرا نام.	۲۶۹
۱۹۷	سجاد کو یہ امت ایسے ستارہی ہے.	۲۷۱
۱۹۸	ایہو غم کھا گیا ہے سجاد دی جوانی.	۲۷۳
۱۹۹	سجاد جو قیدی کی طرح ہائے شام چلا ہے.	۲۷۴
۲۰۰	اجڑا ہوا ہے قافلہ اور شام کا زندان.	۲۷۶
۲۰۱	دین نبی کابار اٹھائے اجڑے گھروں کاوارث آیا.	۲۷۸
۲۰۲	بیڑیاں پہنے ہوئے قافلہ سالار چلا ہائے بیمار چلا	۲۷۹
۲۰۳	رُکدا نئیں اکھیاں چوں ہائے خوں مہاری دا	۲۸۱
۲۰۴	قیدی نہ کوئی لوگو سجادؑ سا ہو گا	۲۸۲
۲۰۵	سجاد دی زندگی مک گئی اے ہر دُکھ گیا	۲۸۳
۲۰۶	دیارِ شام میں سجادؑ آرہا ہو گا	۲۸۴
۲۰۷	نبی کی آل پر غربت میں یہ کیسا مقام آیا	۲۸۵
۲۰۸	روئی زنجیر، روئی زنجیر، روئی سجادؑ کے قدموں سے لپٹ کر روئی	۲۸۶

نمبر	نوحہ	صفحہ نمبر
۲۰۹	قید ہو کر جا رہا ہے قافلہ سجادؑ کا	۲۸۷
۲۱۰	رُکدائیں اکھیاں چوں ہائے خون مہاری دا	۲۸۸
	(واپسی حرم)	
۲۱۱	زنداں سے چھٹکر جو وطن جائیو زینبؑ.	۲۸۹
۲۱۲	رہائی قید سے زینبؑ کو جب ملی ہو گی.	۲۹۰
	(حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام)	
۲۱۳	ہائے موسیٰ کاظم کی میت کو رُلایا کیوں.	۲۹۲
۲۱۴	کاظم امام نوں ملی کس جرم دی سزا.	۲۹۳
	(حضرت امام علی رضا علیہ السلام)	
۲۱۵	کس نے زہر امام رضاؑ کو پلا دیا	۲۹۴
۲۱۶	مظلوم بے وطن یہ میرا مولا رضاؑ ہے	۲۹۵
۲۱۷	سلامِ آخر	۲۹۶
۲۱۸	دُعا	۲۹۸
	مناجات	
۱	نامِ عباس وسیلہ ہے ہر دعا کے لئے	۳۰۰
۲	دربار ہے کاظم کا جو مانگنا ہے مانگو	۳۰۱
۳	سب نے یہی کہا ہے اللہ بہت بڑا ہے	۳۰۱
۴	فریاد کو پہنچوں پہ، امداد کو پہنچوں	۳۰۳
۵	کرم مانگتی ہوں دعا مانگتی ہوں	۳۰۵
۶	اے مولا علیؑ اے شیرِ خدا میری کشتی پار لگا دینا	۳۰۷
۷	اے شہہِ دُلدل سوار جلد مدد کیجئے	۳۰۸
۸	فریاد در پہ آپ کے لائی ہوں یا علیؑ	۳۰۹
۹	یابنتِ نبی فاطمہؑ تشریف لے آؤ	۳۱۰
۱۰	بن کر سائل آئے ہیں در پر تمہارے یا حسینؑ	۳۱۲

نمبر	مناجات	صفحہ نمبر
۱۱	زوار بن کے جاؤ عباسؑ کی ضریح پر	۳۱۳
۱۲	جو مانگنا ہے تجھ کو قمر بنی سے مانگ	۳۱۴
۱۳	ماں فاطمہ زہراؑ کا سفرا سجا ہے	۳۱۵
۱۴	ہم ہاتھ اٹھا کے مانگتے ہیں سیدہ کے پاس	۳۱۷
۱۵	یا علیؑ مشکل کشاء آپ سے فریاد ہے	۳۱۹
۱۶	اے بیٹی محمدؐ کی مدد کرنے کو آؤ یا فاطمہ زہراؑ	۳۲۰
۱۷	کرتے ہیں لوگ بازوئے سرور کی حاضری	۳۲۳
۱۸	طوفان کی خطرناک ہواؤں سے بچانا عباسؑ علمدار	۳۲۴
۱۹	یا حضرت عباسؑ مدد کیلئے آؤ شبیرؑ کا صدقہ	۳۲۵
۲۰	یا شاہِ خراسان میری امداد کو پہنچو یا ضامن و ثامن	۳۲۷
۲۱	ہوا نجف کو اگر ہو جانا	۳۲۸
۲۲	اے خدا تجھ کو رسولؐ دوسرا کا واسطہ	۳۲۹
۲۳	مشکل کشائی کیجئے یا صاحب الزماں	۳۳۰
۲۴	مولا کی بارگاہ میں گنہگار آئے ہیں	۳۳۱
۲۵	لحد میں روشنی کے واسطے سامان لائی ہوں	۳۳۲
۲۶	یا فاطمہؑ زہرہ میری امداد کو آؤ	۳۳۲
۲۷	یا حضرت زہرہؑ پئے امداد کو آؤ یا فاطمہ زہرہؑ	۳۳۳
۲۸	قمر بنی ہاشم کی حاضری رکھی ہے	۳۳۴
۲۹	یا رب دعا قبول ہو زینبؑ کا واسطہ	۳۳۶
۳۰	در پہ تمہارے آئی ہوں بی بی میری زینبؑ	۳۳۷
۳۱	بھائی پہ صدقے ہو گی میں آپ پہ قربان	۳۳۷
۳۲	خدائے برتر بنی اکرم سکینہ بی بی	۳۳۸
۳۳	میرے داتا میرے سلطان میرے مولا رضاؑ	۳۳۹

اَلظُّلْمُ بَوَارُ الرَّعِيَّةِ

ظلم عوام کی موت ہے۔

اَلْاِخْلَاصُ اَشْرَفُ نِهَايَةٍ

اخلاص سب سے زیادہ شرف والی انتہا ہے۔

اَلْاَجَلُ يَصْرَعُ

اَجل (انسان کو) زمین بوس کر دیتی ہے۔

اَلسَّلَامَةُ فِي التَّفَرُّدِ

سلامتی تنہائی میں ہے۔

شاہ است حسینؑ بادشاہ است حسینؑ

شاہ بھی حسینؑ ہے بادشاہ بھی حسین ہے

دین است حسینؑ دین پناہ است حسینؑ

دین بھی حسینؑ ہے دین کو پناہ دینے والا بھی حسین ہے

سر داد نداد دست در دستِ یزید

سر دے دیا مگر نہیں دیا اپنا ہاتھ یزید کے ہاتھ میں

حقا کہ بنائے لا الٰہ است حسینؑ

حقیقت تو یہ ہے کہ لا الٰہ الا اللہ کی بنیاد ہی حسینؑ ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیغام

میں صدر علم کمیٹی اُن سب مومنین کا شکر گزار ہوں جنہوں نے نوحہ جات کی کتاب میں مختلف انداز میں یعنی اشتہار کے ذریعہ اور نوحہ خواں ناظم پارٹی (انجمن شباب المومنین) کے نوحہ جات کی فراہمی کے ذریعہ اور سہیل علی نے کمپیوٹر کتابت کے ذریعہ تعاون کیا۔

میں دُعاگو ہوں کہ پروردگارِ عالم ان سب کی نیک توفیقات میں اضافہ کرے اور اُمید کرتا ہوں کہ آئندہ بھی اسی طریقہ سے تعاون جاری رکھیں گے۔

اب میں اُن شخصیات کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں جنہوں نے دن رات بیٹھکر ان نوحہ جات کی پرُوف ریڈینگ اور ترتیب میں ہمارا ساتھ دیا۔ اِن میں اراکینِ علم کمیٹی شامل ہیں اور خصوصی طور پر علی رضا ماؤجی اور سلیم علی رجب علی کا شکر گزار ہوں۔

جناب علی رضا ماؤجی کا خصوصی طور پر شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے اِس نیک کام کو بڑی محنت و لگن سے پایہ تکمیل تک پہنچایا جس کے لئے دُعاگو ہوں کہ درِ محمدؐ و آل محمدؐ میں قبولیت ہو اور جنابِ سیدہؑ اُن کو اجرِ عظیم عطا کرے اور ساتھ ہی سب نوجوانوں کو اِسی طریقہ سے مشغولِ ذکرِ امام حسینؑ رکھے اور نیک توفیقات میں اضافہ کرے۔

پروردگار عالم مدرجہ بالا لوگوں کے کارِ خیر کو قبول کریں اور اسکا صلہ حضرت محمدؐ و آلِ محمدؐ عطا کرے۔ (آمین)

دُعا کا طالب
شبیر حسین علی محمد
صدر علم کمیٹی حُسینی باغ نمبر۲

علم کمیٹی کے عُہد اداران و ممبران

١	جنابِ شبیر حُسین علی محمد	(صدر)
٢	جناب علی رضا انور علی ماوجی	(نائب صدر)
٣	جناب حسن علی یوسف علی جیوانی	(جنرل سیکریٹری)
۴	جناب علی رضا روشن علی بھوجانی	(خزانچی)
۵	جناب رضا حسین رمضان علی راجیہ	(انچارج)
٦	جناب رضوان علی انور علی ماوجی	(ممبر)
۷	جناب صفدر رضا رضا حسین راجیہ	(ممبر)
٨	جناب عباس علی محمد حُسین بھوجانی	(ممبر)
٩	جناب غلام عباس حیدر علی لیلانی	(ممبر)
١٠	جناب انور علی حبیب علی ماوجی	(ممبر)
١١	جناب ابو القاسم یوسف علی	(ممبر)
١٢	جناب عابد علی حسین علی	(ممبر)

جدول ولادت و شہادت چہاردہ معصومینؑ
علیہم السلام

اسمائے مقدس	تاریخِ ولادت	تاریخِ شہادت
حضرت محمد مصطفیٰؐ	۷ اربیع الاوّل	٢٨ صفر
حضرت فاطمۃ الزہراؑ	٢٠ جمادی الثانی	٣ جمادی الثانی
حضرت علی المرتضیٰؑ	١٣ رجب	٢١ رمضان
حضرت حسن مجتبیٰؑ	١۵ رمضان	٢٨ صفر
حضرت حسینؑ شہید کربلا	٣ شعبان	١٠ محرم الحرام
حضرت زین العابدینؑ	١۵ جمادی الثانی	٢۵ محرم الحرام
حضرت محمد باقرؑ	یکم رجب	۷ ذوالحجہ
حضرت جعفرِ صادقؑ	۷ اربیع الاوّل	١۵ شوال المکرم
حضرت موسیٰ کاظمؑ	۷ صفر	٢۵ رجب
حضرت علی رضاؑ	١١ ذیقعدہ	٢٣ ذیقعدہ
حضرت محمد تقیؑ	١٠ رجب	٢٩ ذیقعدہ
حضرت علی نقیؑ	۵ رجب	٣ رجب
حضرت حسن عسکریؑ	١٠ ربیع الثانی	٨ ربیع الاوّل
حضرت مہدیؑ	١۵ شعبان	بحکم خدا زندہ ہیں

اٹھارہ بنی ہاشم

۱ عُبداللّٰہ بِن مسلمؑ
۲ مُحمّد بِن مسلمؑ
۳ جعفر بِن عقیلؑ
۴ عُبدالرّحمٰن بِن عقیلؑ
۵ عُبداللّٰہ ابنِ عقیلؑ
۶ مُوسیٰ ابنِ عقیلؑ
۷ عون بنِ عُبداللّٰہ بِن جعفرطیارؑ
۸ مُحمّد بنِ عُبداللّٰہ بِن جعفرطیارؑ
۹ عُبداللّٰہ الاکبر (عُرف عمرو) بِن الحسنؑ
۱۰ قاسم بِن الحسنؑ
۱۱ عُبداللّٰہ ابنِ الحسنؑ
۱۲ عُبداللّٰہ بِن علیؑ
۱۳ عُثمان بِن علیؑ
۱۴ جعفر بِن علیؑ
۱۵ علمدارِکربلا عباّس بِن علیؑ
۱۶ مُحمّد بِن ابی سعید بِن عقیلؑ
۱۷ علی اکبربِن حُسّینؑ
۱۸ علی اصغر بِن حُسّینؑ

بہتّر شہُداء کے اسمائے گرامی

۱ حُر ابنِ یزیدالرّیاحی
۲ علی ابنِ الُحر الرّیاحی
۳ نعیم بنِ العجلان الانصاری
۴ عمران بن کعب الا شجعی
۵ خنطلہ ابنِ عمرا لشیانی .
۶ قاسِط بِن زُہیر التغبلی
۷ کردوس بِن زُہیر التغبلی
۸ کنانہ بِن عتیق التغبلی
۹ عمر بِن صبیقہ الضبعی
۱۰ ضرغامہ ابنِ مالک التغبلی
۱۱ غامر بِن مُسلم العبدی
۱۲ سیف ابنِ ما لک العبدی
۱۳ عبدالرّحمٰن الارجبی
۱۴ مجمع بِن عبداللّٰہ العاندی
۱۵ حیان بِن حارث السلمانی
۱۶ عُمرو بِن عبداللّٰہ الجندعی

۱۷ حلاس بن عمر الراسبی

۱۸ نعمان بن عمرالاسبی

۱۹ سوار ابنِ ابی عمیر الہمدانی

۲۰ عمار ابنِ سلامتہ الدالانی

۲۱ زاہر بن عمر الکندی

۲۲ جبلّہ ابنِ علی الشیبانی

۲۳ مسعُود بن حجاج التیمی

۲۴ حجاج ابنِ بدر التیمی السعدی

۲۵ عبداللّٰہ ابنِ بُشرالخثعمی

۲۶ عَمار ابنِ حِسان الطائی

۲۷ عبدُاللّٰہ ابنِ عمیر الکلبی

۲۸ مُسلم ابنِ کثیر الازدی

۲۹ زہیر ابنِ سیلم الازدی

۳۰ عبدُاللّٰہ بن یزید العبدی

۳۱ بشر بنْ عمر الکندی

۳۲ عبدُاللّٰہ بن عروہ الغفّاری

۳۳ بریر ابنِ خضیر الہمدانی

۳۴ وہب بن عبدُاللّٰہ الکلبی

۳۵ ادہم بن امیتہ العبدی

۳۶ اُمّہ بن سعدالطائی

۳۷ سعد ابنِ خنظلتہ التمیمی

۳۸ عمیر ابنِ عبدُاللّٰہ المدحجی

۳۹ مُسلم ابنِ عوسجتہ الاسدی

۴۰ ہلال ابنِ نافع الجبلی

۴۱ سعید بن عبدُاللّٰہ الحنفی

۴۲ عبدالرّحمٰن بن عبدالمزنی

۴۳ نافع ابنِ ہلال الجملی

۴۴ عُمر بن قرظتہ الانصاری

۴۵ جَون بن حَوی غلام الغفّاری

۴۶ عُمر ابنِ خالد الصیدادی

۴۷ خظلہ ابنِ اسعد الشبامی

۴۸ سوید ابنِ عمر الاتماری

۴۹ یحیحٰی بن سیلم المازنی

۵۰ قرّہ ابنِ ابی قرة الغفّاری

۵۱ مالک ابنِ انس المالکی

۵۲ زیاد ابنِ غریب الصائدی

۵۳ عُمر بِن مطاع الجعفی

۵۴ حجاج ابنِ مسروق المدجحی

۵۵ زہیر ابنِ قین البجلی

۵۶ حبیب ابنِ مظاہر الاسدی

۵۷ ابو ثمامہ عُمرو بِن عُبداللّٰه الصیدادی

۵۸ انیس بِن معقل الاصبحی

۵۹ جابر ابنِ عروة الغفّاری

۶۰ سالم مولی عامر العبدی

۶۱ جنادہ ابنِ کعب الخزرجی

۶۲ عُمر بِن جنادة الانصاری

۶۳ جنادہ بِن الحدث السلمانی

۶۴ عابس ابنِ شبیب الشاکری

۶۵ شوذب ابنِ عُبداللّٰه الہمدانی

۶۶ عبدالرّحمٰن بِن عروة الغفّاری

۶۷ حرث ابنِ امروالقیس الکندی

۶۸ یزید ابنِ زیاد الہَدلی

۶۹ ابوُ عمرو النہشلی

۷۰ جندب بِن حجیر الخولانی الکندی

۷۱ سلمان بن مضارب الانماری

۷۲ مالک ابنِ عُبداللّٰه الجابری

اے ایمان والو: اللہ کی اطاعت کرو اور رسولؐ کی اطاعت کرو اور ان لوگوں کی اطاعت کرو جو تم میں سے صاحبانِ امر ہیں. پھر اگر تم میں کسی مسئلہ پر جھگڑا ہو تو اسے اللہ اور رسولؐ کی طرف پلٹادو. (القرآن) سورۂ نساء

ارشادِ امام حسینؑ:

ہم ہی اللہ کی وہ لشکر ہیں جو ہمیشہ دوسروں پر غالب رہیں گے. ہم ہی عترتِ رسولؐ ہیں. جو سب سے زیادہ ان سے نزدیک ہیں. ہم ہی آپ کے اہلِ بیت ہیں جنہیں اللہ نے ہر برائی سے پاک بنایا ہے. ہم ہی ثقلین میں سے ثقل ہیں جنہیں سرورؐ انبیاء نے اپنی حدیث میں اس کتاب کا الٰہی کا ثانی اور ردیف قرار دیا ہے جس میں ہر بات کی تفصیل و تشریح موجود ہے جس میں کسی رُخ سے گمراہی، غلطی اور باطل کا گزر نہیں ہو سکتا. یہ وہ کتاب ہے جس کی تفسیر کے لئے ہم سے زیادہ نگاہِ اللہ و رسولؐ میں کوئی دوسرا معتمد و معتبر نہیں ہو سکتا اسی لئے ہم اس کا حق رکھتے ہیں کہ تم سب ہماری اطاعت کرو کیونکہ ہماری اطاعت تم پر فرض ہے.

A.R. ENTERPRISES

وصیت نامہ امام حسینؑ ابنِ علیؑ

یہ حسین بن علی ابن ابیطالبؑ کی وصیت ہے اُن کے بھائی محمد کے نام جو ابن الحنفیہؒ کہے جاتے ہیں. حسین اس کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ واحد و یکتا ہے، اُس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ وحدہٗ لاشریک ہے اور محمدؐ اس کے عبد اور رسولؐ ہیں، وہ خدائے برحق کی جانب سے حق کے ساتھ تشریف لائے ہیں جنّت و دوزخ سب سچ اور حق ہے. بلاشبہ قیامت بھی ضرور آئے گی. یقیناً اللہ مُردوں کو دوبارہ زندگی دے گا. اس گواہی کے بعد لکھا. یقیناً میں مدینہ سے اس وجہ سے نہیں جا رہا ہوں کہ عیش و راحت کی طلب اور ہوس میں بدحواس ہوں اور اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کرنے والا اور سرکشی و تکبّر کا پسند کرنے والا ہوں. یا دُنیا میں فساد پھیلانے اور دوسروں پر ظلم و ستم ڈھانے کی کوشش میں مشغول ہوں بلکہ میں تو صرف اپنے نانا کی اُمّت کی اصلاح چاہتا ہوں میرا واحد مقصد یہی ہے کہ لوگوں کو نیکی کا حکم دوں اور بُرائی سے روکوں اور اپنے نانا رسولؐ اللہ اور بابا علی بن ابی طالب کی سیرت پر چلتا رہوں اس کے بعد جو شخص بھی میری بات مانے گا تو اُس کو ہدایت حاصل ہوگی اور بے شک اللہ کا راستہ اس کا زیادہ حقدار ہے کہ اُس کو قبول کیا جائے اور اگر کسی نے میری بات قبول نہ کی تو میں صبر سے کام لوں گا یہاں تک کہ اللہ میرے اور اس قوم کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر دے اور وہی بہترین فیصلہ کرنے والا ہے. اے میرے بھائی تمہارے لئے یہ میری وصیّت ہے. میرا سہارا صرف اللہ کی ذاتِ اقدس پر ہے. اُسی پر میرا بھروسہ ہے. اور اُسی کی طرف میری رجوع ہے. اس وصیّت کو اپنے دستخط اور مُہر سے مزیّن فرما کر محمد بن حنفیہؒ کے سپرد کر دیا

خطِ امام حسینؑ

آپ فرماتے ہیں کہ "مومنین و مسلمین کو ہانی بن ہانی السُّبَیعی اور سعید بن عبداللہ الحنفی آخری وہ لوگ تھے جو تمھاری جانب سے ہمارے پاس بھیجے اور تمھارے خطوط لائے جو کچھ تم لوگوں نے لکھا تھا وہ سب میں نے سمجھا۔ اور یہ بھی میں پوری طرح سمجھا جو تم نے لکھا تھا کہ ہمارا کوئی امام موجود نہیں ہے آپ فوراً آجائیے شاید خدا آپ کے ذریعہ سے ہمیں حق و ہدایت پر جمع کر دے۔ تو میں اپنے بھائی اور اپنے چچا کے بیٹے اور اپنے اہل بیت کے ایک فرد کو جو میرے معتمد علیہ ہیں روانہ کرتا ہوں۔ اگر انھوں نے مجھے لکھا اور تمھاری رائے کو انھوں نے منتشر نہیں دیکھا اور مجھ کو اس کی اطلاع دی کہ تمھارے صاحبانِ فضل اور اہلِ حلّ و عقد میں پورا اتفاق و اتحاد ہے اور ان سب کی ایک ہی رائے ہے جیسا کہ تم نے اپنے خطوط میں ظاہر کیا ہے تو میں بہت جلد تمھاری طرف آجاؤں گا۔ بلاشبہ امام تو وہی ہے جو کتابُ اللہ کے موافق احکام نافذ کرتا ہو اور جو عدل و انصاف اور دینِ حق پر قائم ہو اور صرف خوشنودی و حکمِ الٰہی کی بنا پر اپنے نفس کو اوامرِ الٰہیہ میں محدود رکھتا ہو۔" یہ خط لکھا اور مسلم بن عقیل کو بلا کر کچھ نصیحتیں فرمائیں اور حکم دیا کہ اپنے کوفہ جانے کا اعلان و استہار نہ کریں، تقویٰ کو اپنا شعار رکھیں۔ عوام و خواص سے انتہائی اخلاق و محبت سے پیش آئیں اور کوفہ پہونچ کر اگر لوگوں کو محبتِ اہلبیت میں مستحکم و متفق پائیں تو فوراً تحریر کریں۔ اس کے بعد قیس بن مسہر الصیداوی اور عمارہ بن عبداللہ السلولی نیز عبدالرحمٰن بن عبداللہ الازدی اور ایک جماعت کو جو کوفہ کے اعیان میں سے تھی حضرت مسلم بن عقیل کے ہمراہ کیا۔ حضرت مسلم روانہ ہو گئے۔ اور ۱۵ رمضان المبارک سنہ ۶۰ھ کو مکہ سے چل کھڑے ہوئے اور پانچویں شوال سنہ ۶۰ھ کو کوفہ پہونچ گئے۔

نعتِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بڑی شے ہے نسبت مصطفےٰ
ہے وسیلہ اپنی نجات کا
شہ انبیاء کی جو آل ہے
بڑا اس کا جاہ جلال ہے

نہیں اس کی کوئی مثال ہے
وہ حبیب حق کا جمال ہے
نہیں قول اس میں یہ حال ہے
ملا اس کو کیسا کمال ہے

یہ خدائے پاک کی ہے عطاء
وہ جو اہلبیت کے ہیں امام
بڑے متقی بڑے نیک نام
وہ ہیں بادشاہ تو ہیں ہم غلام

بنے ان کے مداح ژا تمام
بڑا اونچا ہر اک کا ہے مقام
ہوئے پہلے حضرت علی امام
جنہیں سب نے اسداللہ کہا

ہے حسن امام حسین بھی
ہے علی رضا وہ نقی تقی
ہے امام باقر و کاظمی
کہیں عابدی کہیں جعفری

کوئی مہدی کوئی عسکری
ہے ہر اک رسول کی روشنی
ملی ان سے دنیا کو ہے ضیاء
یہ ہے آل اولادِ علی

کہیں ان میں علوی و فاطمی
یہ ہی نسل آلِ نبی بنی
ہے محبت ان سے تو واجبی
ہے ریاضؔ قلمِ خدا یہی

یہی ہے حدیث حضور کی
کہوں کیوں نہ پھر میں یہ برملا

علم کمیٹی حسینی باغ نمبر ۲

صدر

شبیر حسین علی محمد

سلام

وارث انبیاء سلام علیک
دلبر مرتضٰی سلام علیک

قل کفاہل عطا انما لا فتح
یعنی شیر خدا سلام علیک

تیرے پرچم کے سایہ میں ہے دو جہاں
غازی باوفا سلام علیک

تیرا لہجہ اذانوں میں ہے آج بھی
اکبر خوش نواں سلام علیک

تیرے خطبوں نے دی زندگی دین کو
زینب بے ردا سلام علیک

زندگی بھر نہ بھائی کہا شاہ کو
صرف آقا کہا سلام علیک

آرہی ہے صدا اب زنداں سے
میرے پیارے چچا سلام علیک

جس جگر کے بہتر ، ہیں ٹکڑے ہوئے
یا حسن مجتبٰی سلام علیک

جس در سے فرشتوں کو ہے رزق ملا
وارثِ ہل عطا سلام علیک

پھر ظفر جا کے مشہد میں دے صدا
یا امام رضا سلام علیک

یہ کیا کہ محبت تو کروں پیارے نبیؐ سے
اور رکھوں عداوت میں حسینؑ ابن علیؑ سے
یہ کیا کہ دم احمد مرسلؐ کا بھروں میں
جب قتل نواسہ ہو تو ماتم نہ کروں میں

ہر عہد میں ہے زندہ جاوید شہید
ہر دور ہے ظالم کے لئے مرگ جدید
شبیرؑ کے فرزند تو ہیں لاکھوں مگر
ڈھونڈھو تو کہیں ملتی نہیں اولادِ یزید

تیری اوقات سمجھتی ہے یہ دنیا پانی
تونے عباسؑ سے کھایا ہے طمانچہ پانی
کون کہتا ہے کہ عباسؑ کو پانی نہ ملا
درحقیقت لبِ عباسؑ کو ترسہ پانی

التماسِ دعا
منجانب بندہ خدا

منقبت

خون ہم بہاتے ہیں زخم ہم سجاتے ہیں
یہ سلیقے ماتم کے اور کس کو آتے ہیں

روز برپا ہوتی ہیں مجلسیں زمانے میں
ہم تو باغ جنّت میں روز آتے جاتے ہیں

جا کے دیکھ لے دنیا آج بھی جلوسوں میں
اُنکے سر نہیں جھکتے جو علم اُٹھاتے ہیں

کیا جری جیالے ہیں شیر کربلا والے
موت کے علاقے میں زندگی بناتے ہیں

جائیں چاند پہ ہم کیوں ہم تو اُنکے نوکر ہیں
چاند تارے خود جنکے در پہ آتے جاتے ہیں

مجلس حسینی میں زندگی بدلنے کے
گُر سکھائے جاتے ہیں حرؑ بنائے جاتے ہیں

اُن کے سامنے سورج اِک دیا سا لگتا ہے
نقش ماتم شہ کے ایسے جگمگاتے ہیں

آپکو بھی مل جائے دین کا علم لیکن
آپ کا بھروسہ کیا آپ بھاگ جاتے ہیں

صاحبانِ علم و فن عقلمند اے گوھر
سر جھکا کر [illegible]

نوحہ

آغاز ہو رہا ہے کربل کی کہانی کا
لوگو یہ جنازہ ہے اسلام کے بانی کا

زینب نے کہا بابا کربل میں چلے آنا
منظر میں دکھاؤں گی اکبر کی جوانی کا

کٹ جائیں گے بازو بھی عباس باوفا کے
تیروں سے ہوگا چھلنی مشکیزہ وہ پانی کا

بکھرے گا کربلا میں قاسم کے سر کا سہرا
خوشیاں سمیٹ لے گا منظر وہ ویرانی کا

روتے تھے فرشتے بھی جب ارضِ و سما لرزا
تابوت اٹھ رہا ہے عمران کے جانی کا

تا حشر میرے مولا مشتاق رہوں تیرا
مل جائے شرف مجھ کو بس تیری غلامی کا

اَلسَّهَرُ رَوْضَةُ الْمُشْتَاقِيْنَ
شبِ بیداری اہلِ شوق کا گلستان ہے۔

اَلْاِخْلَاصُ عِبَادَةُ الْمُقَرَّبِيْنَ
اخلاص مقربین کی عبادت ہے۔

نوحہ

جانشین مصطفیٰ سجدے میں ہے مارا گیا
رونما ہونے لگے واقعات کربلا

آج کی شب میں علی کلثوم کے مہماں تھے
رو کے دروازے پہ بیٹی نے خدا حافظ کہا

دیکھ کر سوئے فلک کلثوم سے بولے علی
یہ وہی شب ہے خدا نے جس کا تھا وعدہ کیا

ضرب جب سر پر لگی لرزے زمین و آسماں
گونج اٹھی کوفے میں ہر سو واعلیہ کی صدا

لوگ نکلے ہیں گھروں سے پہن کر کالے لباس
اور در و دیوار سے آتی ہے ماتم کی صدا

آگئیں سر پیٹتیں زینب بھی گھر کلثوم کے
باپ کو زخمی جو دیکھا دیکھ کے غش آگیا

بولی زینب خون میں تر بابا کا چہرہ دیکھ کے
ہائے بابا یہ ستم ہے کس ستم گر نے کیا

لٹ رہی ہیں چادریں ہے آگ خیموں میں لگی
اور تصور میں علی کے شام کا بازار تھا

ہو گیا دشمن زمانہ مشکلوں میں ہے نثار
حل کرو اب مشکلیں اے تاجدار حل عطا

نوحہ

حیدر کا مسلماں نے جو خون بہایا ہے
سر پر سے یہ زینب کے ہائے سایا اٹھایا ہے

ضربت کی خبر آئی جس دم در حیدر پر
زینب نے ردا تھامی بازو کو چھپایا ہے

شبیر تیرے لاشے کو کون اٹھائے گا
تو نے تو یہ بابا کا تابوت اٹھایا ہے

کرنا ہے حوالے جو شبیر کو غازی کے
عباس کو حیدر نے نزدیک بلایا ہے

زینب سے کوئی پوچھے اے کوفے کی شہزادی
کیوں باپ سے مرتے دم تک خود کو چھپایا ہے

شبیر کو زینب نے ہی سر کی ردا سمجھا
ماں کہہ کے ہی سرور نے زینب کو بلایا ہے

ماں کو بھی نوید امت نے روکا تھا رونے سے
زینب کے بھی رونے پر اب پہرا لگایا ہے

التماسِ سورہ فاتحہ برائے ایصالِ ثواب

مرحوم سیّد حُسین علی ابنِ سیّد ولایت علی زیدی
مرحوم سیّد حامد علی ابنِ سیّد حُسین علی زیدی
مرحوم سیّد نواب علی ابنِ سیّد حُسین علی زیدی
مرحومہ رُقیہ بیگم بنتِ عاشق حُسین
مرحومہ بلقیس بیگم بنتِ سیّد حُسین علی زیدی
مرحوم سیّد آصف علی ابنِ سیّد حامد علی زیدی
مرحوم شریف حُسین ابنِ بندے حسن
مرحومہ کنیز فاطمہ بنتِ بندے حسن
مرحومہ اکبری بیگم بنتِ بندے حسن
مرحومہ اصغری بیگم بنتِ بندے حسن
مرحومہ سردار فاطمہ بنتِ شریف حُسین
مرحوم ہادی حسن ابنِ مہدی حسن
مرحومہ کنیز زہرہ بنتِ مہدی حسن
مرحوم افتخار رضا ابنِ باقر رضا
مرحوم نادر رضا ابنِ افتخار رضا
مرحومہ فرحت سلطانہ بنتِ افتخار رضا
و کُل مرحومین و مرحومات

نوحہ

شاہ نجف دے سر تے خنجر شقی چلایا
جبرئیل وین کردا در فاطمہ تے آیا

کھولیں نہ وال زینب بابے دی زندگی وچ
قائم روے ہمیشہ ویراں دا سر تے سایا

مظلوم بنوں حسین توں اے خوش نصیب مولا
ملیا کفن وی تینوں پتراں جنازہ چایا

بابے دا زرد چہرا اجدوں ویکھیا اے دھیاں
اج میں یتیم ہوئی زینب نے وین پایا

کعبہ ہے جاہ ولادت مسجد دے وچ شہادت
حیدر سوا کسے وی اعزاز اے نہ پایا

ہل گئی زمین کوفہ ماتم ہے دو جہاں وچ
بابے دا زخمی سر جد زینب نے جھولی پایا

نوحہ

وین کرے کلثوم تے زینب بابے نوں گل لا کے
امبڑی وانگوں بابل سائیاں چلیا اے روہڑے پا کے
جو مسجد وچ ظلم سی ہویا ویکھ کے عرش تے رب وی رویا
گل ایمان دے سر تے ظالم ماری ضرب سی آ کے
بن ملکہ تیرے سنگ آئی کیتی اے تعظیم خدائی
اینج لگدا اے میں دوجی واری اونا اے رسیاں پا کے
تیری شکل دا ویر عباس اے ام البنین دی آخری آس اے
پیو پتراں نوں بندھے سہرے شگناں نال سجا کے
تیری موت دا جو سامان اے ایہو کربل دا عنوان اے
میں ویراں دیاں لاشاں چھڈ کے ٹرنا اے رسیاں پا کے
چھڑ پئی خونی سرخ ہنیری آئی بقیہ چوں امبڑی میری
ہائے حسنین نوں ویکھ کے روو ے سر وچ مٹیاں پا کے
نا امبڑی نا کول اے نانا ویری لوک تے دیس بیگانہ
ہوندے ویر دے وارثاں وانگوں گل وچ باہنیں پا کے
آخری ویلے کر اک وعدہ بابا صدقہ ماں زہرا دا
ویکھی شام غریباں میرے رات نوں پہرے لا کے
وچ مسجد دے خون دا ڈلہنا نئیں سر دار کدے نئیں بھلنا
سجدے توں ہملاں قاتل نوں ٹریا اے سید جگا کے

نوحہ

کل ایماں کی شہادت سے ہے کعبہ ویراں
چھا گئی احمد مختار کے گلشن پہ خزاں

سب نے دیکھا ہے کہ اسلام پہ جب وقت پڑا
حق کی خاطر ہوئی بس آل محمد قرباں

آج پھر فاتح خیبر کو صدا دیتے ہیں
جن پہ دشوار ہوا جاتا ہے حفظ ایماں

نزع میں شاہ نے شبیر سے یہ فرمایا
امتحاں گاہ شہادت میں بچانا قرآں

باپ کا لے کے جنازہ چلے روتے حسنین
اور تھا پیش نظر رحلت مادر کا سماں

زخم حیدر سے کہاں خون کا دریا تھا رواں
بہہ رہا تھا رگ ایماں سے لہو کا طوفاں

سب کو سونپا ہے حسن کو مگر عباس تمہیں
ہو گا جو دوست مصیبت میں حرم کا نگہباں

روکو آنسو زینب ان کو بہانا اس وقت
جب نظر آئے تمہیں بکھری لاشوں کا سماں

بے خطا مار دیا ظالموں کیوں نفس رسول
ظالموں ہل گئے ہیں ظلم سے یہ دونوں جہاں

GHAZI AUTO MALL

DEALS IN NEW AND USED CARS

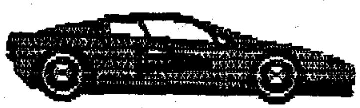

715/5, Al-Madina Pride, New M.A. Jinnah Road,
Near Parda Park, (Old Shaheen Garden), Karachi
Phone: 493-5558 – 493-5559

نوحہ

بے درد مسلماں تو خوشیاں منارہے ہیں
عرب و عجم کے مولا دنیا سے جارہے ہیں

کچھ تو خیال کرتے داماد مصطفیٰ کا
سجدے میں جو علی پر ہائے ظلم ڈھارہے ہیں

احمد کے بعد زہرہ اب چل پڑے علی بھی
آثار پنجتن کے ظالم مٹا رہے ہیں

بالوں کو کھولے زینب کلثوم رو رہی ہیں
گھر گھر چراغ کوفی شامی جلارہے ہیں

برسیں گے تیر پیہم تابوت پر حسن کے
مولا یہ وقت آخر رو کر بتا رہے ہیں

نکلے ہیں آگ لے کر کچھ لوگ ثقیفہ سے
سادات کے گھروں کو ابتک جلا رہے ہیں

تو دیکھ گھر میں چلناوہ شام کا سفر ہے
تیری قید کے زمانے نزدیک آرہے ہیں

مولا کے جنازے پر جبرئیل رو کے بولے
سردار انبیاء کے غمخوار جا رہے ہیں

نوحہ

توقیر ہو رہی ہے اولاد مصطفیٰ کی
میت ہوئی ہے چھلنی تیروں سے مجتبیٰ کی

کسی قوم میں مذہب میں یہ ظلم روا کب ہے
افسوس مسلماں نے جسکی ہے ابتداء کی

شبر کے جنازے پر جب تیر برستے تھے
دیواریں بھی روتیں تھیں ہائے گنبد خضراء کی

کس گود کا پالا ہے سوچو تو مسلمانوں
کیوں مل کے لوٹتے ہو جاگیر فاطمہ کی

ہائے کاش مسلماں کو غیرت جو ذرا ہوتی
ٹکڑے کبھی نا ہوتی تحریر مصطفیٰ کی

ہم کرتے ہیں ماتم جو اولاد مصطفیٰ کا
سردار یہ اثر ہے زینب نے جو دعا کی

نوحہ ۲۸

یہ بات رلاتی ہے رقیا کو سفر میں
کس حال میں ہیں لعل میرے کوفہ شہر میں

کہتی ہے یہ رورو کے غازی سے رقیہ
آئے نہ میرے لعل تو مر جاؤں گی بھیا
یہ زخم جدائی کے ہوئے میرے جگر میں

ہائے بچھڑے ہوں جس ماں کے دو لعل پیارے
وہ زندہ رہے کیسے یادوں کے سہارے
اس ماں کو نہ آئے گا کبھی چین قبر میں

ماں بیٹوں کو ہر عید پہ ہاتھوں سے سجا کے
دیتی ہے دعا بیٹوں کو سینے سے لگا کے
ہائے عید کے دن خاک پڑی ہے میرے سر میں

دروازے پہ دیکھا سرِ مسلم کو لٹکتے
اور غازی میرے لعل ہیں گلیوں میں بھٹکتے
اس خواب پریشاں کا نقشہ ہے نظر میں

ہر سمت کھڑی موت ہے بانہوں کو پسارے
معصوم ہیں سہمے ہوئے دریا کے کنارے
اجڑے نہ رقیہ کی طرح کوئی دہر میں

حارث کو یتیموں پہ زرا رحم نہ آیا
اک اجڑی ہوئی ماں کو ہے راہوں میں رلایا
سر کاٹ کے تن پھینکے ہیں دریا کے بھنور میں

سردار رقیہ نے سہے کیسے یہ صدمے
عباس کی ہمشیر تو روتی ہے لحد میں
دو بیٹے مرے شام تو دو کوفہ شہر میں

نوحہ ۲۹

گلشنِ آلِ پیمبر میں خزاں آنے کو ہے
حیدر و صفدر کا سایا سر سے اٹھ جانے کو ہے

آج زینب کو نظر آنے لگا بازارِ شام
فاطمہ کیا پھر کسی دربار میں جانے کو ہے

زینب و کلثوم رکھنا حوصلے اپنے بلند
آج پھر کوئی قیامت کی خبر آنے کو ہے

جب گرے گھوڑے سے غازی تو سکینہ نے کہا
در میرے اور چادرِ تطہیر چھن جانے کو ہے

ننھے ننھے بازؤں میں ڈال کر چھوٹی سی مشک
شیرِ حق عباس کی کچھ شان دکھانے کو ہے

آج کی شب روضہ ختم رسل ہل جائے گا
ابن ملجم آج کچھ ایسا غضب ڈھانے کو ہے

زینب و کلثوم کو سینے سے کر لو اب جدا
باپ کے چہرے کی رنگت اب بدل جانے کو ہے

چھا گئی ہے کیوں اداسی شبر و شبیر پہ
صاف ظاہر ہے یتیمی سر پہ چھا جانے کو ہے

کربلا والوں کی شاید تشنگی کا ہے خیال
ساقیٔ کوثر ذرا پہلے چلے جانے کو ہے

تا قیامت خوں روئے گی زمین کربلا
ظلم کی کالی گھٹا وہ سر پہ چھا جانے کو ہے

اَلْمَالُ يُقَوِّي غَيْرَ الْأَيِّدِ
دولت ضعیف کو قوی کر دیتی ہے۔

اَلْيَقِيْنُ أَفْضَلُ الزَّهَادَةِ
یقین سب سے افضل زہد ہے۔

اَلْحَيَاءُ غَضُّ الطَّرْفِ
حیا آنکھوں کے جھکا لینے کا نام ہے۔

اَلْقَبْرُ خَيْرٌ مِنَ الْفَقْرِ
قبر غربت سے بہتر ہے۔

اَلنَّزَاهَةُ عَيْنُ الظَّرْفِ
نفاست عین ذہانت ہے۔

اَلْمِرَاءُ بَذْرُ الشَّرِّ
مردم دشمنی شر کی تخم کاری ہے

اَلْبَخِيْلُ خَازِنٌ لِوَرَثَتِهِ
بخیل اپنے وارثوں کے لیے جوڑنے والا ہے۔

اَلْإِلْحَاحُ دَاعِيَةُ الْحِرْمَانِ
نالہ (زاری کرنا) محرومی کو دعوت دیتا

اَلْمُحْتَكِرُ مَحْرُومٌ نِعْمَتُهُ
ذخیرہ اندوزی کرنے والا خود اپنی نعمت سے محروم رہتا ہے۔

اَلْقِنْيَةُ يَنْبُوعُ الْأَحْزَانِ
جمع کردہ پونجی غموں کا سر چشمہ ہے

اَلْبِشْرُ أَوَّلُ الْبِرِّ
خندہ پیشانی نیکی کا آغاز ہے

اَلدُّنْيَا سُوقُ الْخُسْرَانِ
دنیا خسارے کا بازار ہے۔

اَلطَّلَاقَةُ شِيْمَةُ الْحُرِّ
شگفتہ چہرہ مرد آزاد کی خصلت ہے

اَلْجَنَّةُ دَارُ الْأَمَانِ
جنت ہی دارالامان ہے۔

نوحہ

محراب تلے حیدرؑ زخمی ہوئے ہائے
کوئی یہ خبر کیسے زینبؑ کو سنائے

اک سمت نبیؐ زادی بصد یاس کھڑی ہیں
کلثومؑ نے ہاتھوں سے کمر تھام رکھی ہے
حسنینؑ ہیں بابا کا تابوت اٹھائے

کوفے میں ہے شور بپا ہونے کو سحر ہے
افسوس کہ حیدر کی جبیں خون میں تر ہے
کیسے یہ نبیؐ زادیوں کو فضہ بتائے

فضہ سے نبیؐ زادی رو رو کے پکاری
بابا کی جبیں پر ہے لگی ضربت کاری
اسلام نے کیا دن ہے زینبؑ کو دکھائے

میں کیسے گزاروں گی شب و روز ایسے بابا
یہ سوچتی ہوں جب تو پھٹتا ہے کلیجہ
بتلائے کوئی چین مجھے کس طرح آئے

اماں کی جدائی کا ابھی زخم ہے تازہ
بے جرم و خطا زخمی ہو گئے میرے بابا
کیا کیا یہ ستم مجھ پہ امت نے ہے ڈھائے

ربڑ سینٹر۔ شاہ جی

تمام گاڑیوں کے جنیئن ٹائپ ربر کے سپئر پارٹس، انجن فاؤنڈیشن،
گیئر فاؤنڈیشن، کمانی بش، ایکسل بوٹ، اسٹیرنگ بوٹ،
سپنشن بوش، سائلنسر ربر

تمام پارٹس بمطابق جنیئن پارٹس اور تمام مشینری کے ربر پارٹس
اور انڈسٹریل ربر پارٹس

سپلائی: کراچی، حیدر آباد، سکھر، لاہور، کوئٹہ، ملتان، سرگودھا،
پشاور تک سپلائی اور بیرونِ ملک بھی سپلائی کئے جاتے ہیں

کوالٹی کا نام ربر سینٹر

پروپرائٹر: پسران سیّد امجد علی شاہ (شاہ جی)

18 النور آٹو مارکیٹ، پلازہ اسکوائر کراچی-74400

فون: 7765090 - 7721430

لاہور: 042-7287720

نوحہ

زینبؑ آکھے رو رو کے نہ چھڈ کے بابل جاء
رو کلثوم رقیہؑ آکھن نہ لے او کھے ساء

چھڈ چلیاں تو بابا دس جا سانوں کس دے سہارے
تک تابوت تے بابا سائیں رو و نڑ پاک قضاء

ظالم نے حیدرؑ نوں جدو آ کے ضرب سی لائی
قاتل تک کے وی سیّد نہ کیتی نماز قضاء

دین لئی مر جانڑاں لے آخری منشاء میری
پاک محمدؐ راضی ہونڑ دیسڑ خاص جزاء

بعد میرے زینبؑ نوں اُمت نے شام پھرانڑاں
اُمت دے اس ظلم نوں زینبؑ سمجھی ربّ دی رضا

سر لتھ جاوِن بھاویں شبیرؑ تو دین بچا دیں
نانے پاک محمدؐ دی تو پوری کرنی منشاء

نوحہ

حسنینؑ پہ یتیمی پردیس میں ہے آئی
مولا علیؑ کے غم میں مغموم ہے خدائی

تلوار و زہر دونوں بابا کے سر پہ باہم
بیٹوں نے یہ وراثت ایک ایک کر کے پائی

لو چل بسا یتیموں بیوائوں کا سہارا
کرتا تھا جو ہمیشہ دشمن سے بھی بھلائی

کیسا ستم ہوا ہے بعد علیؑ خدایا
اُمت ہے بیٹیوں کو بازارِ شام لائی

آغاز ہو گیا ہے کربل کا یا خدایا
سجدے میں جب شقی نے تلوار ہے چلائی

ہائے کانپ اُٹھا تھا کوفہ زینبؑ کی آہ و فغاں سے
جن و بشر ملائک دیتے ہیں سب دُہائی

نوحہ

جھٹلائی گئی فاطمہ زہرہ کی گواہی
یا احمد مختار دہائی ہے دہائی

دربار میں بلوایا گیا بنتِ نبی کو یا بنتِ نبی کو
افسوس مسلمانوں کو غیرت بھی نہ آئی

محسن کی شہادت کی ذمہ دار ہے امت
دروازہ گرا زہرا پہ اللہ رے دہائی

میت کے بندھن ٹوٹ گئے ہاتھ اٹھا کر
شبیر کو لپٹا لیا زینب کو دعا دی

سادات پہ ہائے بعد نبی کیا ظلم ہے
قبریں بھی مسلمانوں نے بچا نہ بنائی

کہتے ہیں سکون ملتا ہے مرنے سے لحد میں
زہرا ہے مگر قبر میں امت کی ستائی

بچے بھی دیتے بھائی بھی اور شام بھی دیکھا
نانا تیرے اسلام پہ چادر بھی لٹائی

جب اصغر معصوم کا لایا گیا لاشہ
سر پیٹتی خیمے سے سکینہ نکل آئی

شبیر ذرا دیکھو تو بے تابی اصغر
جھولے سے گراجاتا ہے یہ ننھا سپاہی

دربار یزیدی میں اغیار کا مجمع
فضہ کو نبی زادی کی حالت نظر آئی

اَلذِّکْرُ مُجَالَسَۃُ الْمَحْبُوْبِ
یاد درحقیقت، محبوب کی ہم نشینی ہے۔

اَلدِّیْنُ اَفْضَلُ مَطْلُوْبٍ
دین سب سے افضل طلب ہے۔

سورہ فاتحہ برائے ایصالِ ثواب

مرحوم رجب علی دیوجی نایانی
مرحومہ رحمت بائی بنتِ چھگن علی
مرحوم علی محمد نذر علی الوانی
مرحوم کاظم علی رجب علی نایانی
مرحومہ زہرا بانو بنتِ رجب علی نایانی
مرحوم اکبر علی حسین علی پنجوانی
مرحوم عبدلرسول علی محمد الوانی
مرحوم غلام رسول علی محمد الوانی
نیز تمام مرحوم رشتے دار
و کل مومنین و مومنات

نوحہ

سب مل کے عزادار و زہرا کی دُعا لو
شبیر کے غم کو تم سینے میں بسالو

ہمشکلِ پیمبر ہے ارمان ہے زینب کا
بھیا میرے اکبر کو دولھا تو بنالو

اک رات کے بیاہے کا پامال ہوا لاشہ
بہتے ہوئے اس خون سے مہندی کو سجالو

دیکھی نہ گئی شاہ سے بے شیر کی میت جب
عباس تم ہی آکر مولا کو سنبھالو

ہے عالمِ غربت اور سجاد نے فرمایا
پھوپھی ذرا بالوں سے چہرے کو چھپالو

پابندِ رسن زینب حیرت ہے مسلمان پر
تطہیر کی وارث ہے نظروں کو جھکالو

جلتے ہوئے خیموں سے زینب کی صدائی
لِلّٰہ امامت کو ظالم سے بچالو

روتی ہوئی زندان میں کہتی تھی سکینہ یہ
بابا میرے بابا تم سینے پہ سلالو

بتلاؤ مسلمانو خاتونِ قیامت کو ہائے کس نے ستایا ہے
کلمہ گو نہیں تھے کیا جنہوں نے کربلا میں خیموں کو جلایا ہے

تاریخ اٹھارہ تھی یہ جیٹھ مہینہ تھا
شبیر کے چہرے پہ کیا سرخ پسینہ تھا
یہ پسینہ نہیں لوگو اصغر کا لہو ہے جو حرمل نے بہایا ہے

میدانِ کربلا میں دیکھو خلیل آکر
روتے ہیں نبی سارے آنسو بہا بہا کر
مظلوم کربلا نے کڑیل جواں کا لاشہ ہاتھوں پہ اٹھایا ہے

قرآن کے حافظوں کی دیکھو یہ وفائیں ہیں
زہرا کی بیٹیوں کی ہائے لوٹی ردائیں ہیں
تطہیر کی وارث کو دربارِ شرابی میں بے پردہ بلایا ہے

ہائے لالِ مصطفےٰ کو کہتے رہے جو باغی
کائنات میں دکھادے ایسا کوئی نمازی
سجدے میں سر کٹا کے نیزے پہ چڑھ کر جس نے قرآن سنایا ہے

نوحہ جنابِ سیّدہ

ناصر اصغر

اے شاہِ انبیاء یہ مسلمان نے کیا کیا
منبر پہ فاطمہؑ کا مجرم بٹھا دیا

اُتری ہے جن کی شان میں آیات بار بار
جن کی رضا کو رد نہ کرے رب کردگار
حق مانگنے گئی وہ تو خالی لوٹا دیا

جس در پہ آپؐ رکتے تھے لینے اجازتیں
آتے فرشتے عرش سے کرنے زیارتیں
اُس بے حیا نے آگ سے وہ گھر جلا دیا

جس شخص نے دی آپؐ کو ہذیان کی سوغات
جس سے ملا نا آپؐ کو کاغذ قلم و دوات
دربار میں بتولؑ کو اس نے رلا دیا

ہنسنے لگا لعین جو رونے لگی بتولؑ
غاصب نے سیدہؑ کی گواہی نہ کی قبول
خود سچا بن کے بی بیؑ کو جھوٹا بنا دیا

نوحہ

زاہرؑہ بھرے دربار میں روتی رہی کھڑی
نہ جانے کِس طرح حق مانگتی رہی

سند کے ٹکڑے ہوا میں اُڑا کر ہنسنے لگا
رسُول زادی سے گستاخ ایسے کہنے لگا
بتاوہ کون سی جاگیر ہے تیری زہرا

حسنؑ حسینؑ سے سچے گواہ بھی جھٹلائے
رُلا کے بی بی کو ظالم ذرا نہ شرمائے
بھلا نہ پائے اُمت کی بے رُخی زاہرہ

یہ اُس کی بیٹیؑ ہے جس نے دو لخت چاند کیا
وہ جِس کے نور نے ہر روشنی کو ماند کیا
اِسے ستاؤ نہ دُکھیاری ہے بڑی زاہرہ

سیاہ بال جو ماں کے سفید تر دیکھے
تو قیر کیسے کہوں بیٹیوں نے سر پیٹے
گئی تھی اسطرح گھر وہ تھکی تھکی زاہرہ

نوحہ

سبط نبی پہ کیسا یہ آخری سفر ہے
لاشہ بھی مجتبیٰ کا یارب لہو میں تر ہے

بعد نبی نہ میں نے دنیا میں چین پایا
مرنے کے بعد مجھ کو تربت میں بھی رلایا
شوہر کو تیغ ماری بیٹے کو سم پلایا
بابا ہمارے گھر پہ امت کی کیوں نظر ہے

شبیر کربلا میں جب دین کو بچانا
اکبر کی طرح فدیہ قاسم کو بھی بنانا
ممکن نہیں ہے میرا کرب و بلا میں آنا
نصرت کو تیری بھائی حاضر میرا پسر ہے

غازی سے کہہ رہے تھے شبر یہ وقت رخصت
برسائے تیر میرے لاشے پہ گر یہ امت
کرنا نہ جنگ بھائی میری ہے یہ وصیت
تجھ کو قسم وفا کی تو ہاشمی قمر ہے

آل نبی کی عظمت دل سے مٹا رہے ہیں
قرآن پر یہ قاری فتوے لگا رہے ہیں
مظلوم تیرے غم کو بدعت بتا رہے ہیں
ان کی خطا نہیں ہے یہ خون کا اثر ہے

اولاد مصطفیٰ پہ غم کی گھٹا ہے چھائی
خوشیاں نصیب میں نہ آل نبی کے آئیں
قبریں جدا جدا ہیں سادات کی بنائیں
امت تیرے ستم سے بکھرا ہوا یہ گھر ہے

نوحہ

میرے ویر دی میت تے تیراں دیاں چھاواں
کیویں کول تیرے نانا ایدی قبر بناواں

دیتا زہر لعیناں نے ہویا ٹکڑے جگر شادا
کر وین کیا فروا گھر اجڑیا زہرا دا
قاسم دیاں پھپھیاں نوں کیویں خبر سناواں

آیا تاج میرے سر توں بے رحم مسلماناں
روندا اے میرا قاسم آ ویکھ ذرا نانا
چھڈ روضہ تیرا نانا کہڑے دیس میں جاواں

چک پاک جنازے نوں شبیر ٹرے در توں
مارے تیر مسلماناں ہائے روضۂ سرور توں
کیویں ویر دا تن اطہر تیراں توں بچاواں

تک نانا تیری امت اج ظلم تے تل گئی اے
سازش او ثقیفے دی اج ویکھ لے کھل گئی اے
رکھ تیر کماناں تے مل بیٹھے نے راہواں

جنے وہلے جنازے تے ہائے تیر چلایا اے
قسمت نے تیری نانا اودا شان ودھایا اے
ایہہ ظلم کدے نانا نئی کردیاں ماواں

کلثوم تے زینب دے نئی وین سنے جاندے
رو کہن جنازے تے ایہہ گھر نئی کدے آندے
مرجاں شالا بھیناں گر ویر توں آواں

سردار توں زہرا دے بچیاں دا ثناء خواں اے
جاں دین محمد توں چن کیتے نے قربان اے
تاریخ دے لفظاں نوں میں کیویں چھپاواں

نوحہ

اٹھا کوئی جنازہ پھر فاطمہ کے گھر سے
دنیا تڑپ رہی ہے فریاد کے اثر سے

تابوت سے لپٹ کر شبیر ایسے تڑپے
جیسے کہ آج اٹھا سایہ علی کا سر سے

کیا زہر تھا کہ چیرا یوں سینہ حسن کو
کٹ کٹ کے گر رہے ہیں ٹکڑے دل و جگر سے

بعد رسول ایسا دشمن ہوا زمانہ
زہرا کے لاڈلے کی میت پہ تیر برسے

کیا انقلاب آیا سبطِ نبی کا لاشہ
پہلو میں مصطفےٰ کے دو گز زمیں کو ترسے

قبر رسول تڑپی تھرا گیا مدینہ
آنسو لہو کے ٹپکے زہرا کے چشم ترسے

اَللَّئِيمُ إِذَا أَعْطَىٰ حَقَدَ وَإِذَا
پست مرتبہ جب کچھ دیتا ہے تو دل تنگی کے ساتھ اور
أُعْطِىَ جَحَدَ
جب اس کو دیا جاتا ہے تو قبول کرتا ہے جھگڑے
کے ساتھ۔

نوحہ

پیکاں برس رہے ہیں تابوت پہ حسن کے
امت مٹا رہی ہے آثار پنجتن کے

بابا کے دل کے ٹکڑے تونے گئے بہتر
ٹکڑے ہزار ہوں گے قاسم تیرے بدن کے

تابوت سے لپٹ کر قاسم پکارے بابا
آنسو اخی کے دیکھو نوحہ سنو بہن کے

آخری ہچکیوں میں شبّر نے روکے چومے
شبّیر کا گلا اور بازو بڑی بہن کے

زینب پکاری بھائی دل ڈوبتا ہے میرا
اُگلو نہ دل کے ٹکڑے صدقے گئی دہن کے

زینب ہے بال کھولے امّت ہے تیر تولے
پوچھو نہ شام کی جب یہ حال ہے وطن کے

تن پہ تو ہے حسن کے گو چھد گیا ہے سدا
محتاج ہی رہیں گے شبّیر تو کفن کے

سائے میں مرتضٰی کے بچھڑے تھے فاطمہ سے
اور آج پاس ماں کے آئے ہیں لاش بن کے

بولے حسن کہ زینب یہ گھر رہے گا جل کر
بازو تمہارے ہوں گے حلقے میں اِک رسن کے

بیت النبّی ہائے اٹھا ہے پھر جنازہ
یثرب کی بستیوں میں جھگڑے ہیں پھر دفن کے

یثرب میں کربلا میں بغداد و سامرہ میں
افسوس پھول بکھرے زہرا تیرے چمن کے

مولا ختار اپنی شمشیر کیوں اٹھائے
جبکہ وہ جانشین تھے پیغمبر امن کے

STUDENT
EDUCATIONAL
SERVICES

COMPUTER LAB INSTALLATION, SCHOOL COPIES PRINTING, CANTEEN CONTRACTOR, BOOKS & GENERAL ORDER SUPPLIER

Yaseen Raza : 7225298
Abbas Ali Bhojani : 2310246

A-6, Naeemuddin Center, Garden East,
Nishtar Road, Karachi.

نوحہ

نکلا تھا جنازہ جو گھر لوٹ کے آیا ہے
کس کس طرح سے آل کو امت نے ستایا ہے

ہائے زہر نے ٹکڑے کئے شبّر کے جگر کے
ہائے تیروں کا بادل تو تابوت پہ چھایا ہے

ہائے فاتح خیبر کو لے آئے بنا قیدی
ہائے بنت محمد پہ دروازہ گرایا ہے

مولا حسن کے چوم کے لب کہتے تھے احمد
ہائے ان لبوں سے جگر حسن دشت میں آیا ہے

کربل میں میرا بھائی دے اکبر و اصغر جب
قربان کرنا قاسم فروہ کو بتایا ہے

علم کمیٹی حسینی باغ نمبر ۲
جنرل سیکریٹری
حسن علی یوسف علی جیوانی

نوحہ

تابوت حسن پر ہے کیوں تیروں کا سایہ ہائے ہائے
پہچانو مسلمانوں یہ زہرہ کا جایا ہے

لے جاؤ جنازے کو یہ کس نے کہا لوگو
احسان رسالت کا تیروں سے لوٹایا ہے

زینب کی آہ وزاری سے کہرام مچا ہر سُو
نانا کی نشانی کو کیوں زہر پلایا ہے

امت کی وفا دیکھو مظلوم کی میت پہ
کچھ پھولوں کی بارش سے کفن لال بنایا ہے

قبروں سے کوئی میت کب لوٹ کر آئی ہے
یہ پہلا جنازہ ہے جو لوٹ کے آیا ہے

اَلْاَمَانِیُّ شِیْمَةُ الْحَمْقٰی
آرزومند رہنا احمقوں کی خصلت ہے۔

اَلْاِصْرَارُ یُوْجِبُ النَّارَ
پے در پے (لغزش) باعثِ آتش و نار ہے۔

اَلتَّانِیْ یُوْجِبُ الْاِسْتِظْهَارَ
[illegible]

نوحہ

لاشہ جب سبط پیمبر کا اٹھایا ہو گا
خلد میں چین محمد کو نہ آیا ہو گا

سر کھلے لحد سے تب فاطمہ نکلی ہونگی
زہر جعدہ نے جو شبر کو پلایا ہو گا

قبر میں حسن تو اس وقت ہی اترے ہونگے
ماں نے جب دامن تطہیر بچھایا ہو گا

دل کے سب حسن نے ارمان نکالے ہونگے
سہرا قاسم کو خیالوں میں لگایا ہو گا

داستاں حسن نے اپنی جو سنائی ہو گی
ماں نے رو رو کے کلیجے سے لگایا ہو گا

جو کہ مادر کے جنازے پہ نہ گھر سے نکلی
کیسے بیمار انہیں شام میں لایا ہو گا

AL-RAZA AUTOS

Specialist in Toyota Car & Diesel Parts

3, Tibet Center, M.A Jinnah Road, Karachi.
Telephones: 7722565 – 7724329

AL GHAZI AUTO'S

DEALS IN AUTOMOBILE SPARES PARTS
SPECIALISTS IN AUTOMOTIVE &
INDUSTRIAL OIL SEALS

SHOP #13, SEVEN SENS CENTER
PLAZA SQUARE, M.A. JINNAH ROAD
KARACHI

نوحہ

برسات میں تیروں کی جنازہ ہے حسن کا
رنگ سُرخ ہوگیا عزادار و کفن کا
مظلومیت میں بھائی کو ہمشیر نے دیکھا
ہائے تیروں پہ قرآن کو تفسیر نے دیکھا
زخموں سے چُور چُور بدن شاہِ زمن کا

ہائے مولا علمدار جو پابند نہ ہوتے
ہوتا نہ یہ ماتم یوں کبھی ہم بھی نہ روتے
غازی تو منتظر تھا میرے شاہ کے اذن کا

قانون سقیفہ ہے یہ تدبیر اسُی کی
میّت پہ لگے تیر ہے تفسیر اسُی کی
جس نے کیا تھا وعدہ محمد سے کفن کی

ہائے لالِ مصطفٰے کو مسلمان نے ستایا
ہائے لختِ دلِ زہرہ کو ہے زہر پلایا
کیا خوب انتظام ہے مولا کے دفن کا

نوحہ

بے گناہ مارا گیا سبط رسول دوسرا
واہ حسن سبز قبا

کلمہ گویوں نے کیا خوب کیا وعدہ وفا
واہ حسن سبز قبا

وقت رحلت تیرے نانا نے وصیت کی تھی
اس پہ تاکید یہ کی

اہلبیت اور کلام اللہ ہے بس میرے سوا
واہ حسن سبز قبا

نجف سے آئی صدا بیٹا حسن جلدی آ
تاکہ دوں تجھکو دکھا

تیر مارے تجھے چھلنی ہے کلیجہ میرا
واہ حسن سبز قبا

فاطمہ زہرہ کو یوں خلد سے آتی تھی صدا
تو ہی شاہد ہے خدا

چکیاں پیس کے پالا تھا جسے وہ نہ رہا
واہ حسن سبز قبا

تیرے تابوت پہ کس واسطے مارے گئے تیر
اے مسلمانوں کے پیر

کلمہ پڑھتے نہ تھے جد کا تیرے اہلِ جفا
واہ حسن سبز قبا

بھائی کی لاش پہ رو رو کے یہ زینب نے کہا
آرزو تھی بھیاّ

کاش عبداللہ قاسم کو بناتے دولہا
واہ حسن سبز قبا

گر نہ چھوڑو گے انھیں ہو گے نہیں تم گمراہ
اس پر شاید ہے خدا

اس وصیت کا مسلمانوں نے کیا حشر کیا
واہ حسن سبز قبا

شان میں آپ کی آیاتِ قرانی شاہد
اور خدائے واحد

ہائے پھر کس لئے تجھے امت نے زہر دیا
واہ حسن سبز قبا

نوحہ

برسات میں تیروں کی یہ کس کا جنازہ ہے
بتلاؤ مسلمانوں یوں کس نے نوازا ہے
ہے ماہِ صفر لوگو یہ کس کی شہادت ہے
ہے زہر ملا جسکو احمد کا نواسہ ہے
اے قلم بتا تیرے آنسو کیوں نکل آئے
قاسم کو یتیموں میں کیا تو نے بھی دیکھا ہے
اے لال کرو ماتم آنکھوں کو بند کر کے
لپٹی ہوئی میت سے ہائے فاطمہ زہرا ہے
حسنین تیرے غم میں جو آنسو بہائے گا
جائے گا وہ جنت میں زہرا کا یہ وعدہ ہے
گھر فاطمہ زہرا کا بے دینوں نے لوٹا ہے
دیکھو تو ذرا لوگو امت کا تماشا ہے

اَلْعِلْمُ مَرْكَبُ الْحِلْمِ
علم حلم (بُردباری) کی سواری ہے۔

اَلْعِلْمُ اَصْلُ كُلِّ خَيْرٍ
علم ہر بھلائی کی جڑ ہے۔

نوحہ

تیروں سے سجایا گیا تابوت حسن کا
یہ پھول بھی کملا گیا زہرا کے چمن کا

شانوں پہ بٹھاتے تھے جسے احمد مرسل
کیا حال ہوا آج اسی گل و پیرہن کا
گھر لٹ گیا زہرا کا پس مرگ پیمبر
میلا نہ ہوا تار محمد کے کفن کا

ہے لاش حسن اور برستے ہوئے پیکاں
یہ پھول ہے شعلوں میں محمد کے چمن کا
وہ زہر دیا جس سے کلیجہ ہوا ٹکڑے
کیا خوب یہ انداز ہے دنیا کے چلن کا

اخلاق کا مظہر تھا جو ایمان کا پیکر
لاشہ ہے اسی خستہ جگر شیریں سخن کا
آواز بکا چاروں طرف گونج رہی ہے
ماتم ہے زمانے میں شہنشاہِ زمن کا

ماں جس کی ہے خاتون جناں باپ ہے حیدر
اعجازؔ یہ نوحہ ہے اسی پاک بدن کا

نوحہ

ہائے زہر نے حسن کو تڑپایا اس طرح تھا
پہلی اذان کا طائر تہہ دام جس طرح تھا

کر کے حوالے قاسمؑ شبیرؑ کے حسن نے
فروا کا ہاتھ زینبؑ کے ہاتھ میں دیا تھا

یہ سازش تقیقہ کی تیسری کڑی تھی
تیروں کے بادلوں میں زہراؑ کا گل بدن تھا

نہلا کے ہم نے بھیجا سفید پیرہن میں
میت کا کیا جرم تھا کیوں سرخ سبز کفن تھا

نجفی تیرے مولاؑ کی عظمت سے تھی عداوت
ہائے لیکے حکومت بھی انہیں زہر دے دیا تھا

نوحہ

جیسے ہی گھر سے نکلا تابوت مجتبیٰ کا
تیروں میں گھر گیا فرزند مرتضیٰ کا

کیا ملا تجھے اے ظالم قاسم یتیم کر کے
کچھ بھی نہ خوف آیا دل میں تیرے خدا کا

رو کو نہ آج مجھ کو اے چاند فاطمہ کے
دم گھٹ رہا ہے اب تو عباس کی وفا کا

شہروں میں ہے جنازہ ہائے اسکے لاڈلے
ہوتا تھا جو سہارا مشکل میں انبیاء کا

ذاتی نہ کوئی جنگ تھی اولاد مرتضیٰ کی
سارا ہی معاملہ تھا اسلام کی بقا کا

قلم و دوات کاغذ جو نہ دے سکے نبی کو
وہ خیال کرے گی امت کیا آلِ مصطفیٰ کا

علم کمیٹی حسینی باغ نمبر ۲
نائب صدر
علی رضا انور علی ماوجی

نوحہ

ویران ہے مدینہ آباد کربلا ہے
گلشن میں ہے اداسی جنگل بسا ہوا ہے
قرآں کے حافظوں نے مارا ہے شاہ دین کو
کچھ حاجیوں نے ملکر کعبہ گرا دیا ہے
اصغر کی لاش ہے یہ ام رباب دیکھو
اسلام کو جگا کر معصوم سو گیا ہے
فضہ سے کوئی پوچھے اتنی مصیبتوں کی
زہرا سے ابتداء تھی زینب پہ انتہا ہے
کتنی حقیقتوں سے پردے اٹھے ہوئے ہیں
کس نے کہا کے زینب بلوے میں بے ردا ہے
فریاد کر رہی ہے کس درد سے سکینہ
عباس نامور کا لاشہ تڑپ رہا ہے
زین العبا نے اختر اس دکھ بھرے جہاں میں
ہر زخم کھا کے جینا آساں کر دیا ہے

نوحہ

اے چاند محرم کے تو بدلی میں چلا جا
تجھے دیکھ کے مر جائے نہ بیمار ہے صغرا
گھر زہرا کا لٹنے کی خبر تو نے سنائی
تجھے دیکھ کے روتی ہے محرم میں خدائی
چودہ سو برس بیتے سب کرتے ہیں شکوہ
ملنے کے لئے بھائی کو بے چین بڑی ہے
کب سے علی اکبر کی وہ راہوں میں کھڑی ہے
بچھڑی ہے یہ مدت سے اسے تو نہ نظر آ
بھیا کی جدائی میں پریشان ہے رہتی
ہر روز یہ نانا کو رو رو کے ہے کہتی
اکبر نہ ملا نانا میں مر جاؤں گی تنہا
صغرا کے نصیبوں میں رونا ہی لکھا ہے
سردار معصومہ کو ملی کیسی سزا ہے
خط آیا نہ اکبر کا روتی رہی صغرا

نوحہ

اے چاند محرم تو ہی بتا خاتون کا چاند کہاں ہے
آباد ہے دنیا ساری زہرا کا چمن ویراں ہے
دیکھا نہ سنا زاہد ایسا زخموں سے بدن ہے چور مگر
جاری ہے زباں پہ ذکر خدا گردن پہ خنجر رواں ہے
کہتی تھی سکینہ عابد کو اس قید میں مر جاؤں گی
چھوڑو نہ اکیلا بھائی تاریک بہت زنداں ہے
تو پرِ جبرئیل کی زینت تھا کیوں لاشہ تیرا پامال ہوا
بے گور و کفن ہو بھائی میرے زینب کو یہی ارماں ہے
اے کوفیو میں ہوں بنتِ علی اور وارث چادر زہرا کی
دیکھو نہ تماشا شرم کرو لب زینب سر عریاں ہے
تو تیر اٹھا کر اصغر کو سید نے سوال آب کیا
تم بھی ہو مسلماں رحم کرو بے شیر کی خشک زباں ہے

اَلْحِلْمُ زَیْنُ الْحَسَبِ
عِلم حَسَب کی زینت ہے۔

اَلْعَقْلُ قُرْبَةٌ ، اَلْحُمْقُ غُرْبَةٌ

عقل (وجہ) قُربت ہے ، حماقت (وجہ) دُوری ہے۔

اَلْاِیْثَارُ فَضِیْلَةٌ ، اَلْاِحْتِکَارُ رَذِیْلَةٌ

ایثار ایک فضیلت ہے ، ذخیرہ اندوزی کمینہ پن ہے۔

AL-QAIM AGENCY

IMPORTER & DISTRIBUTOR

1. Cooking Oil
2. Ghee
3. Provision Items

Proprietor: Ghulam Abbas

Plot No.1407, Sindh Goth Abad Scheme,
Surjani Town, Karachi.
Telephone No. (92-21) 7220288
Fax No. (92-21) 7232507
Factory No. (92-21) 6911384

نوحہ

چاند نکلا ہے محرّم کا تو تنہا صغریٰ
دیکھ کر روتی ہے بیمار سرِ راہ صغریٰ

جب نکلتا ہے محرم میں تو سب روتے ہیں
ایک بیمار نظر آتی ہے تنہا صغریٰ

تیرے چڑھنے سے اجڑ جائے گا گھر زہرؑا کا
آج چھپ جا تجھے یہ کہتی ہے دکھیا صغریٰ

شام ڈھلتی ہے تو آ جاتے ہیں بیچھی گھر
دیتی ویران گھروں سے ہے یہ صدا صغریٰ

دل میں ہے اک تمنا کہ ملے اکبرؑ سے
رات دن کرتی ہے رو رو کے یہ دعا صغریٰ

آس بھی ٹوٹ گئی سانس بھی اکھڑے میرے
ہائے کب دیکھے گی اکبرؑ تیرا چہرہ

جس طرح بچھڑی ہوں میں اور نہ بچھڑے کوئی
کرتی نانا سے ہے رو رو کے یہ شکوہ صغریٰ

پوچھتا ہے کوئی صغریٰ سے رو دیتی ہے
[illegible]

کب تلک میں تیرے وعدے سے جیونگی اکبرؑ
غم نے چھلنی کیا ہے دیکھ کلیجہ صغریؑ

ہے یقین اب نہ ملے گا تجھے اکبرؑ آ کے
موت نے کر دیا اکبرؑ کو ہے جدا صغریؑ

دیکھ کر شکلِ نبیؐ رو کے یہ قاصد نے کہا
کس طرح زندہ رہے گی ذرا بتلا صغریؑ

اب نہ ہوگا کبھی آباد مدینہ پھر سے
تیرے اکبرؑ نے بسائی ہے کربلا صغریؑ

نہ ملا بابا نہ بھیا کبھی سرِدار سے
سہہ گئی کس طرح ہر غم کی انتہا صغریؑ

علی سے پیار کرتے ہیں تیرا احسان ہے مولا
ہمارے پاس بخشش کا یہی سامان ہے مولا
درِ شاہِ نجف کو چھوڑ دیں جنت کے بدلے میں
یہ سودا ہم نہیں کرتے ہمیں نقصان ہے مولا
SAMI TAILORS (MASTER ASLAM)
SHAH ABDUL LATIF BHITAI ROAD, MOOSA LANE, KARACHI-75660
TEL: 7525321

نوحہ

نہ چاند محرم کا صغرا کو نظر آئے
بچھڑی ہوئی بہن کا دم ہی نکل نہ جائے
کرتی ہے جب چراغاں دربار پہ نانا کے
کہتی ہے یہ رو رو کے اکبر مجھے مل جائے

جب شام کے سائے بھی ڈھلتے ہیں دیواروں پہ
ویران گھروں سے پھر رونے کی صدا آئے
آؤنگا تجھے لینے وعدہ تھا تیرا اکبر
آجاؤ نہ وعدے کی تاریخ گزر جائے

اکھڑی ہوئی سانسوں میں کرتی ہے دعائیں یہ
یارب میرے اکبر کا پیغام کوئی آئے
روتی ہے یہ راتوں کو جب خواب ڈراتے ہیں
برچھی علی اکبر کے سینے میں نظر آئے

صغرا تو یہ کہتی ہے بخشاؤں گی محشر کو
اکبر تیرے آنے کی جو خبر سنا جائے
یہ درد انوکھا ہے صغرا سے کوئی پوچھے
سردار جدائی کا صدمہ نہ سہا جائے

نوحہ

از قلم، یوسف سردار

جب چاند نظر آئے ہم علم سجاتے ہیں،
مظلوم کے لٹنے کا ہم سوگ مناتے ہیں

اس علم میں پوشیدہ حسرت ہے سکینہؑ کی
معصوم کی اشکوں سے ہم پیاس بجھاتے ہیں

بے کفن پڑے لاشے جلتے ہوئے صحرا میں
شبیرؑ کی غربت کا ہم حال سناتے ہیں

تنہا شبِ غربت جس نے ہیں دیئے پہرے
ملکۂ شرافت کی روداد سناتے ہیں،

افسوس مسلماں کیوں کہتے ہیں ہمیں کافر
جب سامنے باطل کے آواز اٹھاتے ہیں

چالیس برس خوں جو سجادؑ رہے روتے
اُس خون کے صدقے میں ہم خون بہاتے ہیں

واجب ہے مسلمان پر رونا تو محرم میں
کچھ لوگ محرّم میں خوشیاں بھی مناتے ہیں

کیوں گود ویراں ہوئی ہائے مادرِ اصغرؑ کی
معصوم کے جھولے کو رو رو کے سجاتے ہیں

بھیّا کی جدائی میں دن رات تڑپتی تھی
بچھڑی ہوئی صغریٰ کو راہوں سے بلاتے ہیں

جس دولہا کے لاشے کو مولا نے چنا جا کر
اُس دولہا کی مہندی کو ہم رو کے اٹھاتے ہیں

سردار تیرا رونا منظور کریں مولا
جو سب کے نصیبوں کو اک پل میں بناتے ہیں

علم کمیٹی حسینی باغ نمبر ۲
خزانچی
علی رضا روشن علی بھوجانی

نوحہ

روضے پہ مصطفیٰ کے صغرا دئے جلائے
رو رو کے نانا جان لو فریاد بھی سنائے

کس کو میں دل دکھاؤں دکھڑا کسے سناؤں
ایسے گئے ہیں بابا پھر لوٹ کر نہ آئے

میں مانتی ہوں منت سُن لو دعا اے نانا
للہ کسی کا بابا بیٹی کو نہ بھلائے

گھر میں ہے کوئی مٹی وہ لال ہو گئی ہے
کہتی ہیں ام سلمیٰ صغرا نہ دیکھ پائے

عباس بھی چچا بس نکلے سکینہ جاکر
لب سے کہا کروں گی ان کو چچا پدر لائے

سُنتی ہوں ہو چکی ہے ابنِ حسن کی شادی
میں رہ گئی ترستی سارے گئے بُلانے

قاتلِ کو جام دیا ہے آپ کی مروت
بندا نثار ہو کر کیوں مدعا نہ پائے

نوحہ

فاطمہ صغرا یہ رو رو کے صدا دیتی ہے
روضہ احمد مختار ہلا دیتی ہے

تم نے ہر ظلم کیا شام کے رہنے والو
زہرہ ثانی تمہیں پھر بھی دعا دیتی ہے

آگ خیموں میں لگادی ہے تو حیران کیوں ہو
یہ وہ امت ہے جو قرآن بھی جلا دیتی ہے

بے کفن کوئی جو دیکھے گا تو کیا بولے گا
خاک اڑتی ہے تو لاشوں کو چھپا دیتی ہے

ہائے وہ شام غریباں کی اداسی کوثر
یاد آتی ہے تو پتھر کو رُلا دیتی ہے

لوگ آ آ کے یہ کہتے ہیں دربانوں سے
کون معصومہ ہے جو زندان میں صدا دیتی ہے

علم کمیٹی حسینی باغ نمبر ۲
انچارج
رضا حسین رمضان علی راجیہ

نوحہ

اکبر دے وچھوڑے نے میری جان مکائی
جیڑے دن دا گیا اکبر کوئی خبر نئی آئی

بہہ نانے دے روضے تے جدوں وین میں کرنیاں
کئی وار اماں زہرہ روندی نظر آئی

ہر روز دعا منگدی ملے ویر مینوں آ کے
اودے راہواں چ رونیاں میں درد ستائی

میرے نال تے وعدہ سی آوانگاں میں ستویں نوں
تیرے وعدے دی رت اکبر رورو کے لنگائی

میرے حان دیاں مینوں ہر روز ایہو آکھن
تیرے حصے دی ویرن نے تیری یاد بھلائی

سردار نوحہ لکھ کے دے پرسہ توصغرا نوں
جنے ویر نوں شگناں دی مہندی وی نا لائی

نوحہ

ول وطنی موڑ مہاراں وے
تیری آس دے دیوے بالنیاں آں

جا ویکھ سکینہ رووے در شمر کمینہ کھووے
عرشاں تے پٹیاں پکاراں وے میرے آخری ویکھ لے سال ویرا

میرے وانگ نہ دکھیا ہووے نا رات نوں اٹھ اٹھ رووے
راہواں وچ پئی کر لاواں وے اک واری آمل جا ویرا

دکھیا دا وقت اخیر اے کیوں لین نئی آیا ویرا اے
نئی ویر توں لئی آں ساراں وے تیرے بیٹھی قدم چھپا ویرا

مینوں ماریا ویر جدائیاں تینوں لکھ لکھ چٹھیاں پائیاں
کینوں جا کے حال سناواں وے کھڑی سر تے ویکھ قضا ویرا

تیری ویراں بھین پیاری پئی روندی اے درداں ماری
مدتاں توں ویر بیماراں وے مینوں آن کے سینے لا ویرا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

'مولا سلامت رکھے یا علی مددؑ کہنے والوں کو'

تیری اوقات سمجھتی ہے یہ دنیا پانی
تو نے عباسؑ سے کھایا ہے طمانچہ پانی
کون کہتا ہے کہ عباسؑ کو پانی نہ ملا
درحقیقت لبِ عباسؑ کو ترسہ پانی

برائے ایصالِ ثواب

مرحومہ شریں بائی محمد فاضل
مرحوم رجب علی اللہ رکھا سومجی
مرحوم حبیب علی ماؤجی
مرحومہ صغرا بائی والجی
مرحوم جعفر علی قاسم سومجی

نوحہ

ماں دے دل دیاں ریجاں سن تینوں مہندیاں لاواں
تڑپیا اے چپ کر کے قاسم میں کر لاواں

بیوہ ماواں جیوندیاں نے پتراں دے سہارے
نہ مرن کسے ماں دے بچھڑے سہریاں والے
گبرو پتر مرن تے جیوندے مرجن ماواں

رووے لاش تیری تے کبرا درد ستائی
پا کے رسیاں کربیٹھی اے شام تیاری
کیویں تیرے شگناں دامیں داج بچاواں

لب دے نئی ہتھ بنڑا تیرے مہندیاں والے
رل گئے خاک چ قاسم سہرے شگناں والے
کیویں ٹکڑے جوڑ تیری میں تصویر بناواں

علم کمیٹی حسینی باغ نمبر ۲
ممبر
صفدر رضا حسین راجیہ

نوحہ

صغرا اسے دعاواں منگدی اے رب خیر کرے میرے ویراں دی
میں خواب وچ وسدی ویکھی اے بابے دے بارش تیراں دی

کی حال دساں میں خواب دے وچ اگ لگدی ویکھی خیمیاں نوں
سر مٹیاں کپڑے کالے نے ویکھی حالت میں ہمشیراں دی

سن دادی سلمی خواب میرا پھوپھی زینب ویکھی باج ردا
کلثوم رقیہ نال اودے چو گردوں بھیڑ بے پیراں دی

نئیں آیا اکبر خیر ہووے اے صغرا رو رو کہندی اے
میں اجڑے گھر دے وچ نانا راہ تک تک ہاراں ویراں دی

سجاد نوں غش تے غش آندے جدوں ویکھیا خیمے سڑ گئے نے
کہڑے دل دے نال اسی لے ٹریا بیمار مہار اسیراں دی

نوحہ

اسے میریاں دعاواں شالا قبول ہوون
جنگلاں دے وچ نہ رل کے سیداں دے وال روون
جناں ویکھیاں نہ اپنے ویہڑے دیاں کنیزاں
رئیاں نال ہر قدم تے فضہ دیاں کنیزاں
بے پردہ ہو کے یارب گلیاں دے وچ نہ روون
بے جرم قتل کیتا کیویں نمازیاں نوں
شرم و حیا نہ آیا ملاں تے قاضیاں نوں
سر نیزے تے چڑھ کے پڑھدے نہ ہوون
معصوم دے گلے تے کوئی نہ تیر مارے
کڑیل جواں دے سینے برچھی نہ کوئی اتارے
پتراں دے مرن ویلے پیو سامنے نہ ہوون
غازی دے وانگوں جگ تے کنے کیتیاں وفاواں
جنے پیاسی سکینہ توں ہائے واریاں نے بانہواں
شالا کسے دے تن توں بابا جدا نہ ہوون
کج دشت نینوا دی ہائے ریت کھا گئی اے
کج بالاں دے زنداں دی گرمی مکا گئی اے
جگ تے سکینہ وانگوں دھیاں نہ قید ہوون
ہائے پند پہاڑاں دے نال اے اونٹ بے کجاوے
وارث بیمار کلا اوتھاں توں کنج لھاوے
یارب شریف بھیناں بے آسرا نہ ہوون
سردار دا عقیدہ تیرے در دی اے غلامی
رضوان تے ملائک دیندے تینوں سلامی
دشمن تیری نسل دے کدے سر خرو نہ ہوون

نوحہ ۷۴

ہے خبر قاصد بیمار مدینہ آیا
خاک اڑتی ہے محرم کا مہینہ آیا

اے مسلمانوں یہ طوفان کدھر سے اٹھا
کیوں تباہی میں پیمبر کا سفینہ آیا

دیکھ کر لاشۂ شبیر کو بے گورو کفن
یاد زینب کو محمد کا مدینہ آیا

دیکھ کر سید مظلوم کی تنہائی کو
شرم سے موت کے ماتھے پہ پسینہ آیا

تجھ سے انسان نے جینے کا سلیقہ سیکھا
تجھ سے انصاف پہ مرنے کا قرینہ آیا

کس نے در چھین لئے کس نے طمانچے مارے
کیوں نہ امداد کو سقائے سکینہ آیا

نذر منظور ہو مولا تیرے در پہ اختر
چشم تر میں لئے اشکوں کا خزینہ آیا

نوحہ ۷۵

وچھڑی حسین جائی جدوں راہواں ویندی اے
اکبر دے ناں پیام ہواواں نوں دیندی اے

کربل نوں جان والے ارائیاں توں سندا جا
پہنچے حسین جائے نوں صغرا دی التجا
آکھیں مدینے آجا تیری بھین کیندی اے

صغرا نے جس مقام توں اکبر نوں ٹوریا
اوس جاہ تے زندگی بھر بہہ کے رولیا
اوندی فجر نوں جاندی جدوں شام پیندی اے

ویراں دی شادی ہوندی اُتے غازی دے اون نے
چاچے عباس نال میں صغرا دے جاونے
اکبر دا سہرا لے کے تے قاسم دی مہندی اے

روضے رسول پاک تے صغرا دے وین نے
لٹیا اے وچھوڑیاں نے میرا سکھ تے چین نے
اکبر کدوں توں آؤناں ایہو کیندی ریندی اے

ستویں دی شام گئی اے تے نوویں وی ڈھل گئی
دسویں دی شام ویلے چھری دل تے چل گئی
اکبر تیرا وچھوڑا میری جند نہ سیندی اے

آل نبی دی پیاس نوں ہر وقت رولیا
سیداں دے درد سن کے تے پر درد ہو گیا
نوحہ گری حسین دی پہچان جاندی اے

نوحہ

تربت پہ مصطفٰی کی صغرا کا آہیں بھرنا
مر مر کے روز جینا جی جی کے ہائے مرنا

میں نے سجا کے رکھے سہرے میں چاند تارے
اکبر کی جب ہو شادی میرا انتظار کرنا

جب بھی خیال تیر اصغر میں لیے سوئی
جھولے کا ٹوٹنا وہ خوابوں میں میر اڈرنا

جاتی ہوئی ہواؤں دکھیا کا حال کہنا
ہر راہ میں تڑپنا ہر راہ سے گزرنا

اک ماشکی کو دیکھا دریا پہ آتے جاتے
کٹنا وہ بازوؤں کا مشکیزہ منہ سے بھرنا

کربل کی طرف جا کے بھائی سے رو کے کہنا
قاسم لگا کر مہندی مجھکو بھی یاد کرنا

اَلْجَھْلُ اَصْلُ کُلِّ شَرٍّ
جہل تمام برائیوں کی جڑ ہے۔

اَلْجَھْلُ اَدْوَأُ الدَّاءِ
جہل سب سے بڑی بیماری ہے۔

ے ایماندارو (مصیبت کے وقت) صبر اور نماز کے ذریعے سے
(اللہ کی) مدد مانگو بے شک اللہ صبر کرنے والوں ہی کا ساتھی ہے۔
اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے انہیں کبھی مردہ نہ کہنا بلکہ
زندہ ہیں مگر تم (ان کی زندگی کی حقیقت کا) کچھ بھی شعور نہیں
رکھتے اور ہم کچھ خوف اور بھوک سے اور مالوں اور جانوں اور
پھلوں کی کمی سے ضرور آزمائیں گے اور ایسے صبر کرنے والوں
کو جب ان پر کوئی مصیبت آپڑی تو وہ (بیساختہ) بول اُٹھے ہم
تو اللہ ہی کے ہیں اور اسی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

القرآن (سورۃ بقرہ)

INDIGO CLOTHING COMPANY

MANUFACTURER & EXPORTERS OF KNITTED GARMENTS

LA 8/22, BLOCK 22, F.B. AREA,
KARACHI-75950

TEL: 6344880 & 675688
FAX: 6311399

EMAIL: selint@www.fascom.com

نوحہ

اکبر وٹیاں راہواں توں نظراں نہ ہٹاندی اے
جدوں تیز ہوا چلدی قدماں نوں چھپاندی اے

ایہو ویر دا وعدہ سی میں ستویں نوں آواں گا
جے آپ نہ آیا تے خط خیر دا پاواں گا
خط دے کے قاصد نوں صغراں سمجھاندی اے

میں خواب چہ غازی دا ڈٹھا علم تے ڈر گئیاں
میتوں قسم ہے بابے دی میں جیوندیاں مر گئیاں
کھلے وال نے زینبؑ دے غازی نوں بلاندی اے

دن رات میں روندی آں ویراں توں جدا ہو کے
پیغام دتا صغریٰ قاصد نوں سی رو رو کے
آکھیں شکلِ پیغمبر نوں تینوں بھین بلاندی اے

رب جانے کیوں دادی سلمیٰ اج بول دی نئیں
کئی وار بلایا اے دروازہ کھول دی نئیں
رنج لگدا کوئی میتھوں کوئی چیز لکاندی اے

آکھیں قاصد غازی نوں تیری زندگی دراز ہووے
تاں نال سکینہؑ دے میرے وانگ ناراض ہووے
جہڑی ویر علی اصغر نوں سردار کہندی اے

یا علیؑ مدد

نوحہ

:- ملک آصف :-

ویراں دیاں تانگاں نے میتوں مار مکایا اے
اکبرؑ وی مڑ نئیں آیا قاصد وی نئیں آیا اے

اکبرؑ نیں سارے کہندے تصویر توں نانے دی
بیمار نوں شک ڈاڈی تیرے سہرے تے گانے دی
اکبرؑ دیاں خابیاں نے ہائے میتوں ڈرایا اے

تیرے باجوں عید اکبرؑ کیویں کلیاں مناواں گی
آکھیں میرے اصغرؑ نوں کنوں گود کھڈاواں گی
صغریٰ نے خالی جھولا رو رو کے جھلایا اے

کربل دے وچ کی ہونا اے انجام جوانی دا
شالا وچھڑے نہ اینج ویرن کیسے بھینڑ نمانڑی دا
ماہواں چہ بے کے رواں توں ویر بھلایا اے

لبدی اے ہالواں پھر کے قدماں دے نشاناں نوں
نظراں نہ لگن تینوں تیری سوہنڑی جوانی نوں
روضے نبیؐ تے آ کے اے حال سنایا اے

نوحہ

بن تیرے میں نئیں جیوناوے
اکبرؑ ویرن توں آجاوے

آ اکبرؑ بھینڑ بُلاوے
ہائے شکل نبیؐ یاد آوے
خالی جھولا دل تڑپاوے
اصغرؑ نئیں پانی پیتاوے

تک علم غازیؑ دا پکاری
توں آجا ویرن غازی
روے زینبؑ ہائے دکھیاری
آتک آکے ہمشیراں نوں

میرے دل دیاں دل وچ رہیاں
نال اکبرؑ دے نہ گئیاں
آکھے کلیاں میں مر گئیاں
دس میریاں کی تقصیراں نے

صغریٰؑ تھک قبر تے آوے
دو حال نبیؐ نوں سناوے
ہائے رو رو کے کرلاوے
آصف اے غم نئیں بھلنا

کلیاں مدینے رہ گئی کدوں ویر توں آونڑا اے
ویران ویڑا ویرن کدو آکے وساونڑا اے
یاداں بچہ سرخ چولا اصغرؑ نوں پوایا اے

توں آکھیا سی اکبرؑ تینوں لینڑ میں آواں گا
کعبے تے کربلا دا تینوں حال سناواں گا
آصف تیرے نوحے تے ہائے خون رُوایا اے

نوحہ

مظلوم کے سفیر کو مارا ہے بے خطا
مسلم کو ظالموں نے چھت سے دیا گرا
لیکے پیغام امن گئے قتل کر دیا
دی ظالموں نے ان کو کس جرم کی سزا
ہر سو لگے تھے پہرے کوفے میں ظالموں کے
مظلوم بے وطن پہ روتی رہی قضا
بیٹوں کو ساتھ لیکر مسلم چلے تھے گھر سے
افسوس کلمہ گو کو آئی نہ کچھ حیا
تھی رات ظلم کی وہ تنہا جناب مسلم
پرسان حال کوئی کوفے میں نہ رہا
یارب نہ لال بچھڑیں پردیس میں کسی کے
رو رو کے کر رہے تھے مسلم یہی د
عباس کی بہن کو پیغام کوئی دیدے
ہے موت ہر قدم پہ بیٹے ہوئے جدا
راہوں میں کہہ رہی تھی عباس سے رقیہ
میرے لال مجھکو لادو کرتی ہوں التجا
سادات کے لہو سے دیں کے چراغ روشن
شبیر نے کئے ہیں سردار کس طرح

نوحہ

عاشور کا دن ہے کہ قیامت کی خبر ہے
یہ خانہ شبیر اجڑنے کی سحر ہے
پیاسوں کا تصور ہے شہہ دیں کی نظر میں
آغوش میں شبیر کی عباس کا سر ہے
اک ہاتھ کلیجے پہ ہے ہمشکل نبی کا
بابا کی ضعیفی پہ بھی اکبر کی نظر ہے
صغریٰ تیرا قاصد تو بڑی دیر سے پہنچا
خط پڑھتے ہیں روتے ہیں برچھی پہ نظر ہے
جیتی ہوں اسی آس پہ آئے میرا اکبر
صغریٰ کی بھی بھائی کے وعدے پہ نظر ہے
اب دیس بھی پردیس مجھے لگتا ہے بابا
جیتی ہوں نہ مرتی ہوں کیا تجھ کو خبر ہے
ہاتھوں پہ ہے شبیر کے جو تیر کی زد میں
اصغر کا گلا کب ہے وہ بانو کا جگر ہے
رو رو کے یہ کہتی ہے بے شیر کی ماں
سر تاج میرے لال کی کس سمت قبر ہے
لو چلتی ہے اور لاش حسین ابن علی پر
اور فاطمہ زہرہ بھی کھڑی خاک بسر ہے
آیا ہے نثار اس لئے شبیر کے در پر
دنیا میں ہدایت کا فقط ایک ہی گھر ہے

نوحہ

روز عاشورہ صبح کو دی جو اکبر نے اذاں
شامیوں نے ہائے سمجھی نہ رسالت کی زباں

ڈھونڈتی پھرتی ہے لاشوں میں سکینہ باپ کو
ہائے بابا میرے بابا بولے بابا ہو کہاں

حرملا کو رحم نہ آیا سوال آب پہ
خشک ہونٹوں پہ دکھائی پھیر کے سوکھی زباں

لے لیا آغوش میں اصغر کو بڑھ کے موت نے
ماں سلائے کس کو جھولے میں سنا کے لوریاں

اس لئے لائے نہیں خیمے میں اصغر کو حسین
دیکھ لی ٹوٹی ہوئی گردن تو مر جائے گی ماں

خون اصغر جو ملا چہرے پہ تھا شبیر نے
اس کو ظاہر روز کرتی ہیں شفق کی سرخیاں

تربت اصغر بنا کے اور دامن جھاڑ کے
دیر تک دیکھا کئے شبیر سوئے آسماں

یا خلیل اللہ ذرا یہ حوصلہ تو دیکھئے
کھینچتے شبیر ہیں سینۂ اکبر سے سناں

کر کے منہ سوئے مدینہ ام لیلیٰ نے کہا
آؤ صغرا بن چکے دولہا تمہارے بھائی جاں

ہیں رسن بستہ سروں میں خاک ہے سب کے نثار
شام کی جانب چلا آل نبی کا کارواں

نوحہ

کی دن وسوں داچڑھیا اے کی ظلم ہنیریاں چلیاں نے
تصویراں پاک رسول دیاں اج وچ کربل دے رلیاں نے

اج کنیدے شگن مناواں میں کیویں ڈھولی کبراپاواں میں
اک پاسے لاش دے ٹکڑے نے دوجے پاسے مہندیاں گھلیاں نے

بچ کرلو پاس رسالت دا نہ کھو وہ لال ولایت دا
تساں تیر چلاون ٹلنا نہیں اصغر دیاں سکھیاں بلیاں نے

اج کمر حسینؑ دی جھک گئی اے ہر آس زینب دی مک گئی اے
صغرا دیاں ساریاں سدراں اج برچھی دے پھل نال تلیاں نے

نیزے تے لاڈلا حیدر دا اے جگر ہے پاک پیمبر دا
اج عرش دی تھر تھر کنب گیا نیاں نوں عبادتاں بھلیاں نے

اَلْمُرِيْبُ اَبَدًا عَلِيْلٌ
شک کرنے والا دائمی مریض ہے۔

اَلْعَالِمُ حَیٌّ وَاِنْ کَانَ مَيِّتًا
صاحبِ علم زندہ ہے اگرچہ کہ وہ مرگیا ہو۔

اَلْعِلْمُ نِعْمَ دَلِيْلٌ
علم بہت اچھا رہنما ہے۔

نوحہ

قیامت بن کے دن عاشور کا زینب پہ آیا ہے
ہزاروں قاتلوں کے درمیان زہرا کا جایا ہے

کیا ویران اک جھولا اجاڑہ اِک مادر کو
بتا اے قاتلِ اصغر تیرے کیا ہاتھ آیا

جگر پہ ہاتھ رکھے شاہ دوڑے ہیں سوئے میدان
سناں کھا کر علی اکبر نے بابا کو بُلایا ہے

صدا زہرا کی آتی تھی اٹھو غازی سہارا دو
میرے بیٹے نے تنہا لاشہِ اکبر اٹھایا ہے

سُنا کر خط سر لاشہ پیر شبیرؑ کہتے تھے
اٹھو اکبر مدینے جاؤ صغرا نے بلایا ہے

سکینہ روتی ہے شاید طمانچے شمر نے مارے
بدل کر کروٹیں غازی کا لاشہ تھر تھرایا ہے

اثر خونِ ابو طالب نے بہہ کر ریگِ صحرا پہ
رسول اللہ کے دین و شریعت کو بچایا ہے

کہاں ڈھونڈے علی اصغر کو مادر کس طرف جائے
اندھیری رات ہے بے شیر نے جنگل بسایا ہے

شہِ بے کس اٹھا لائے ہیں ٹکڑے لاشِ قاسم کے
تڑپ کر ماں نے ہر ٹکڑا کلیجے سے لگایا ہے

دھواں خیموں سے اٹھتا ہے حرم فریاد کرتے ہیں
یہ پھر کس نے محمد مصطفیٰ کا گھر جلایا ہے

محافظ تھے جو پردے کے وہ سب مارے گئے دن میں
ردا چھیننے کو ہے زینب یہ کیسا وقت آیا ہے

علی کی بیٹیوں کا سر کھلے دربار میں جانا
یہی وہ زخم ہے عابد کو جس نے خون رُلایا ہے

اَلسَّعَادَةُ مَا اَفْضَتْ اِلَى الْفَوْزِ
نیک بختی وہ ہے جو کامیابی کی طرف لے جائے۔

اَلْكِذْبُ يُرْدِيكَ وَاِنْ اٰمِنْتَهُ
جھوٹ تجھے ہلاک کر دے گا اگرچہ کہ تو اس سے کتنا مطمئن کیوں نہ ہو۔

علم کمیٹی حسینی باغ نمبر ۲
ممبر
رضوان علی انور علی ماؤجی

نوحہ

سب کج دے کے وچ کربل دے رہ گیا سیّد کلّا
بعد میرے تطہیر دی وارث تیرا وارث اللہ
خالی مشک عباس دی آگئی مینوں لج پردے دی کھا گئی
جھک گئی کمر حسین ویرن دی لاشاں چکے کلّا
حسین شالی وچ لاش رُل گئی ماں دیاں سدھراں تے ہون جھل گئی
چادر وچ لاش قاسم دی مولا لیجے چلّا
بھائی بھتیجے پچھڑے سارے چادراں لٹیاں خیمے ساڑے
دیکھ کے زینب نوں سر ننگے کمب گیا عرش معلّےٰ
دیکھ شامی شرم نہ آئی وچ بازاراں زہرہ جائی
دیکھ نانا تیری امت نے میرے سرتوں لایا پلّا
ہوئی یتیم شبیرّ دی جائی خاک سکینہ سر وچ پائی
نہ بابا عباس نہ اکبر دیوّے کون تسلّا
مومن ایسے غم وچ مرجا پیر شبیر دا ماتم کرجا
رو کے جنّت لے لے ناصر سودا بہت سولّا

نوحہ

تقصیر تے نہیں کوئی سید دی ہویا ویری کُل زمانہ اے
ایہو آخری رات مسافراں دی کل خبرے کی ہو جانا اے
لج رات نوں رج رج کے تک لو زہرا دا ڈیرہ سدا اے
بس تھوڑی دیر بہاراں نے ایناں فجرے لٹیاں جانا اے
نبی پاک تے رات نوں صحرا چوں رہے چنُدے تکیاں سولاں نوں
زہرا اس تھاں نوں رہی چُمدی جتھے سر سجدے وچ آنا اے
تک رنگلی جوانی اکبر دی برچھی دا سینہ چیر گیا اے
تاریخ نوں آکھو یاد رکھے اے صغرا دا نذرانہ اے
ارمان حسن دی بیوہ دے شاہ گنڈ وچ بن کے لیائے نے
ماں لاڈے پتر نوں کی دیکھے سر سہرا نہ ہتھ گانا اے
شاہ کھچیا تیر نوں گل وچوں اصغر نے اکھیاں سیٹ لیاں
جیہڑا جھولے دے وچ سوندا اسی اونے خاک تے ڈیرہ آنا اے
شاہ برچھی دا پھل کھچ لیا تے اکبر نے کلیجہ پھڑ لیا اے
اپنے سینے توں ہتھ نہیں چکدا اپنے ماں توں زخم لکانا اے
شبیر تیری تربیت نے ماواں دی فطرت بدل دتی
زینب نے کمراں کیساں نے پتراں نے مرن لئی جانا اے

اینوں من تے سہی ازماتے سہی اینوں دل دے دکھڑے سناتے سہی
جیہڑا ہر مشکل حل کر دے اے پنجتن داپاک گھرانہ اے

کی اُڑیاں پانی مشک وچوں عباس دادل دی ڈب گیاا ے
تیرے ماشکی چاچے نی ملی ہون خیمے ول کی آنا اے

کربل دے وچ تے بیبیاں نے جو ہونا اے سب تکنا اے
زہرا دا اے دن دسویں دا بس تڑپدیاں لنگ جانا اے

لکھناواں نوحے ہو گیا اے احسان بتول دے پتر دے دا
میں جعفری نوحہ خواناں وچ بس اپناناں لکھوانڑا اے

اَلذِّکْرُ یَشْرَحُ الصَّدْرَ
یاد (اللہ کی) سینے کو کشادہ کرتی ہے۔

اَلْجَاهِلُ مَیِّتٌ وَاِنْ کَانَ حَیّاً
جاہل مردہ ہے اگرچہ کہ وہ زندہ ہو۔

علم کمیٹی حسینی باغ نمبر ۲

ممبر

عباس علی محمد حسین بھوجانی

اعمالِ ماہِ ذیقعد

کتابِ اقبال میں ذیقعد کے اعمال کے باب میں لکھا ہے کہ ذیقعد کے مہینے میں اتوار کے دن رسولِ خداؐ نے اپنے اصحاب سے فرمایا:
اے لوگو: تم میں سے کون کون توبہ کرنا چاہتا ہے؟ وہ بولے 'ہم سب توبہ کرنا چاہتے ہیں'. اس پر آپؐ نے فرمایا: 'نہائو اور وضو کرو اور پھر چار رکعت نماز پڑھو (دو،دو رکعت کر کے) ہر رکعت میں سورہ الحمد کے بعد تین بار سورۃ الاخلاص اور ایک بار لعوذتین پڑھو پھر ستر بار استغفار کرو اور آخر میں کہو:

'لاحولِ ولاقوۃ الاباللہ العلی العظیم'

اور اس کے بعد پڑھنے کے لئے ایک مختصر سی دعا بھی سکھائی:

یاعزیز یاغفار اغفر ذنوبی وذنوب جمیع المومنین والمومنات

فانہ لایغفر الذنوب الاانت۔

اس کے بعد آپؐ نے اس عمل کو انجام دینے کے کئی ایک فضائل بیان فرمائے ہیں

نوٹ: اگر یہ اعمال ماہِ ذیقعد میں نہ ہو پائیں تو پورا سال کئے جا سکتے ہیں۔

برائے ایصالِ ثواب

صفیہ سلطانہ بنت باقر علی عنایت اللہ زوجہ یوسف علی مرچنٹ

زہرہ خاتون بنتِ کرم علی تایانی زوجہ محمد حسین بھوجانی

نوحہ

پانی کا بند کرنا کس قوم میں روا ہے
آلِ نبی کو پیاسا کس نے ذبح کیا ہے

مارے شمر نے بابا منہ پر میرے طمانچے
بنتِ حسین تڑپی میرے در بھی کھنچتا ہے

زینب سے کوئی پوچھے کیسے مری سکینہ
زندان میں تھی اکیلی دم جس کا گھٹ گیا ہے

اٹھا ہے شورِ ماتم خیموں میں پھر یہ کیسا
شبیر ایک لاشہ گھڑی میں لا رہا ہے

عباس باوفا نے کیسی وفا دکھائی
بازو کہیں پڑے ہیں لاشہ کہیں پڑا ہے

ماری کسی نے برچھی نیزہ کسی نے مارا
دم توڑتا ہے بیٹا اور باپ دیکھتا ہے

بے وارثوں کے گھر بھی ظالم جلا رہے ہیں
غش میں پڑا ہوا بیمارِ کربلا ہے

کوئی مارتا ہے پتھر لوٹے کوئی ردائیں
آلِ رسولِ انور آفت میں مبتلا ہے

نوحہ (عونؑ و محمدؑ)

زاہد فتحپوری

چلے رن کو آغوشِ زینبؑ کے پالے
کھڑے ہیں حرم اپنے دل کو سنبھالے
پئے جنگ ماں نے کیا اِن کو رخصت
نہ منت بڑھائی نہ ارماں نکالے

اچانک فضا میں اِک آواز گونجی
پلٹ آؤ ماں پھر گلے سے لگا لے
علیؑ کے نواسے ہیں عونؑ و محمدؑ
سپاہِ حسینی کے کمسن جیالے

دغا اُن سے کرنا کچھ آساں نہیں ہے
کوئی پہلے اِن سے نظر تو ملا لے
سنانی جو زینبؑ نے بچوں کی پائی
ادا شکرِ خالق کیا دل کو سنبھالے

تصدق کیے میں نے عونؑ و محمدؑ
میرے بھائی کو میرے مالک بچا لے
کہاں کھو گئے ہائے عباسؑ و اکبرؑ
دمِ عصر سے بنتِ زہراؑ کے نالے

یہ تاریک عالم یہ امواجِ طوفاں
خدا ہی بھنور سے سفینہ نکالے
لٹے جس کا گلشن بس اِک دوپہر میں
وہ کس طرح اپنا کلیجہ سنبھالے

یہ دکھیاری ماں کی کہانی ہے زاہد
[illegible]

نوحہ

آواز آرہی ہے اک سینۂ سناں سے
اکبر کے کھلے گیسو دیکھے نہ گئے شاہ سے

بیٹے جواں کا لاشہ مقتل میں دیکھا تھا
خم کھا گئی کمر تو جھکتے ہوئے شاہ نے کہا
اک بار اٹھو اکبر کیوں روٹھے ہو بابا سے

میں نے دیکھا شاہ کو آتے ہر شے لرز رہی تھی
کربل کی پاک دھرتی صلوٰۃ پڑھ رہی تھی
پیغام کوئی اکبر ہم کیا کہیں صغرا سے

دریا کے شور میں تھا اکبر جواں کا ماتم
شبیر کے پسر کے لختِ جگر کا ماتم
ماتم کی صدا لوگو ہائے آئی تھی ہر جاہ سے

اَلْعَمَلُ عُنْوَانُ الطَّوِیَّۃِ
عمل ضمیر کی خبر دیتا ہے۔

اَلْوَقَارُ یُنْجِدُ الْحِلْمَ
وقار علم کو چار چاند لگاتا ہے۔

نوحہ

اللہ اکبر اللہ اکبر آئی اکبر کی صدا
رو پڑیں سیدانیاں سجدے میں گر گر

حیی العلی خیر العمل کا استیغاصہ
کر رہا ہے تین دن کا بھوکا پیاسا
ہل من الناصر ینصورنا ہے جسکے لب پر

ہے جرم میرا اگر معصوم ہے یہ
بوند پانی کو مگر محروم ہے یہ
شاہ پکارے تھام کے ہاتھوں میں اصغر

اے علی کے لاڈلے خیمے میں آؤ
میں جیوں یا مروں اتنا بتاؤ
چھین لی ظالم نے میرے سر سے چادر

رسم ابراہیم کچھ ایسے ادا کی
جب علی اکبر نے بابا کو صدا دی
ہاتھ گھٹنوں پر ہے اور کاندھوں پہ اکبر

ہائے بازو کٹ گئے ہمت نہ ہارا
زینب و کلثوم کا واحد سہارا
لوٹ کر آیا نہیں دریا پہ جا کر

اے نبی زادی تیرا ممنون میں ہوں
اس سے بڑھ کر اور کیا الفاظ میں دوں
ایک ذرّے کو بنا ڈالا ہے ابتر

اَلْعُجْبُ یَمْنَعُ الْاِزْدِیَادَ
خود بینی اضافہ کو روک دیتی ہے۔

اَلْاِیْمَانُ اَعْلیٰ غَایَۃٍ
ایمان سب سے بلند غایت ہے۔

علم کمیٹی حسینی باغ نمبر ۲
ممبر
غلام عباس حیدر علی لیلانی

نوحہ

اللہ اکبر ہائے میرا سوہنا اکبر
دے آخری پتر اذاں ہوویں دین توں اج قربان
پڑھ پتر اشھد ان لاالہ کرے تیرا استقبال قضا
ایہو رب دی ہئی منشا چند گھڑیاں دا مہمان
سب دین گواہی عرض سماں میرا نانا پاک رسول اللہ
آئی روندی ماں زہرا تیری بچھڑا سن اذان
کھو حی الاخیر العمل اساں پیو پتراں نے ہونا قتل
نئی کردی امت حیا من خالق دا فرمان
میرا بابا امام المتقی تیرے لہو نال ہوئی اے سرخ زمیں
پیا قمب دا ای کرب و بلا تیرے قتل دا سن اعلان
آابراہیم خلیل اللہ ہونا اکبر برچھی نال ذبح
اکھیاں تے پٹیاں لائی برچھی چھن آسان
ہوندے پتر اکھیاں دا نور اکبر ایہو جگ دا نئی دستور اکبر
نئی جیوندے پیو بچھڑا جدوں مردے پتر جوان

نوحہ

ہچکیاں لیکر سنی زینب نے اکبر کی اذان
روزِ عاشورہ صبح دم تھا قیامت کا سماں

دل بھرا نہ جب سکینہ کو طمانچے مار کر
ظالموں نے کھینچ لی کانوں سے آخر بالیاں

اب صدا رونے کی آتی بھی نہیں زندان سے
مر گئی شاید سکینہ رک گئی ہیں سسکیاں

شامیو بن کے تماشائی نہ دیکھو اسطرح
یہ بنو ہاشم کی عظمت ہیں علی کے بیٹیاں

دیکھ کر قاصد سے بولا شاہِ کربل کا لہو
جا کے صغرا کو سنا دینا ہماری داستان

اس طرح زنجیروں میں جکڑے ہوئے سجاد تھے
خون میں تڑپی اسیر کربلا کی بیڑیاں

موت کی آغوش میں کیوں نیند آئی ہے تمہیں
جاگ اے اصغر سناتی ہے تجھے ماں لوریاں

آگ تھی خیموں سے لپٹی خون تھا بکھرا ہوا
کربلا میں ڈھونڈتی پانی پیاسی بچیاں

نوحہ

سیدا اوے میں مرداں منگیاں قاسماں اٹھ کے مہندی لا

مہندی تیری گھولن آئیاں لاون تینوں پھوپھیاں تائیاں
اٹھ بنھڑا لاگ لوا وے سیدا اٹھ کے مہندی لا

مہندی تیری نوں میں لایاں سہرا تیرا عرشوں آیا
گئے شگناں دے پھول کملا وے سیدا اٹھ کے مہندی لا

مہندی تیری پھٹیاں پھٹیاں موت اکبر وچ آ گئے میں لٹیاں
میرا منوں نہ لتھڑا چاوے سیدا اٹھ کے مہندی لا

مہندی تیری رنگ دی گوڑی آس امڑی دی ہوئی اج پوری
جوڑا شگنا والا پاوے سیدا اٹھ کے مہندی لا

ستویں دے دن مہندی لائی موت مبارک دیون آئی
دتہ باپ دا وعدہ نبھاوے سیدا اٹھ کے مہندی لا

مہندی تیری رنگ وچ گھولی ظالماں پائی خون دی ہولی
دتے لاش تے گھوڑے دوڑا وے سیدا اٹھ کے مہندی لا

مہندی تیری رنگ لایا سہرا تیرا عرشوں آیا
گئی او مہندی رنگ بدلا وے سیدا اٹھ کے مہندی لا

نوحہ

لے نانا بنایا اے میں ویر دا سہرا
اینوں سر تے سجاوے گا چن ویرن میرا

لے دیکھ بنایا اے اصغر دا میں گانہ
گبرا دے لئی مہندی اے قاسم دا عمامہ
ماں لیلیٰ کوں جا دیویں احسان ہے تیرا

اٹھ تے مزمل نے سہرے دیاں لڑیاں!
شادی تے میں دی جانواں مینوں تاہنگاں نے نبڑیاں
ہمشیراں نوں ویراں تے ہونداں ماں بھترا

بیٹھی اے تیرے راہ تے دکھاں درداں دی ماری
نکھڑی ایہہ نہ مر جاوے تیری بہن پیاری
اکبر نوں کوئی جا کے ایہو دے وے سنیڑا

ویراں توں بنا نانا مینوں چین نہ آوے
کوئی ہووے میرا دردی میرے ویر ملاوے
رو رو کے گزر دا اے ہائے شام سویرا

بے لال تیرا نانا غازی نوں ایہہ آکھے
صغرا نوں مدینے چوں لیاوے کوئی جا کے
مک جاوے ہمیشہ لئی درداں دا ہنیرا

نوحہ

ھائے مہندی حسن دے بچڑے دی کیویں وچ خیمے دے آئی اے
کبرا دے لیکھاں دی گنڈھڑی کیویں سید نے آن لہائی اے
گئی ڈل کربل دی ریت اتے تقسیم تھئی اے جا جا اتے
صغریٰ دے پیو نے رب جانے کیویں خاک اوتوں آچائی اے

میڈا بچڑا اول کے نئی آیا جداں پچھیا حسن دی بیوہ نے
مرجل بحرین دے مظہر نے کیویں گنڈھڑی کھول وکھائی اے
ماں ٹکراں مار کے روندی اے دستار نہیں لبھدی قاسم دی
سہرے دیاں لڑیاں چن چن کے شبیر نے شکل بنائی اے

بابے دے سامنے نئی آوندی وارث دی لاش تے رون لئی
ہتھ مہندیاں والے نپ بی بی زینب نے کول بلائی اے
جداں دیکھا فاطمہ کبریٰ نے فروا دے لال نوں گندھڑی وچ
شگناں دے گانے توڑ دے چا سر وچ خاک رِوائی اے

صغریٰ سلمیٰ نوں کہندی سی تک نانی مٹی خون ہوئی
میں بابل موئی اجڑ گئی میری موت دا ہو سامان گیا
اج چھ گیا دین محمد دا گھر لٹیا زہرا دا
امت دا کی کج خرچ ہویا سر شاہ دا پتر جوان گیا

کر فخر نثار ایس آن اتے او کھیڈ گیا اے جان اتے
نہ کر کے بیعت فاسق دی رکھ نبیاں دا اومان گیا

شہزادہ قاسمؑ ابنِ حسنؑ

حسنؑ کے لال کو دولہا ہے جب بنایا گیا
بارات لوٹ کے ظلم و ستم ہے ڈھایا گیا

لگائی بہنوں نے مہندی جناب قاسمؑ کو
سجا کے سیج پہ دولہا کو نہ بٹھایا گیا

ہائے لاش دیکھی جو ماں نے جوان بیٹے کی
نہ درد ماں سے جگر کلیجے کا چھپایا گیا

جنتی حسینؑ نے مقتل سے لاش قاسمؑ کی
ظلم سے لاش پہ گھوڑوں کو جب دوڑایا گیا

جو ام فروا کے گھر میں چراغ تھا روشن
بڑے ظلم سے اُسے بن میں ہے بجھایا گیا

میں لیکے قبرنیؑ کو جاؤں کہاں بتا قاسمؑ
کہ جسکی مانگ میں تیرا لہو سجایا گیا

جہیز لوٹ کے اِک رات کی بیاہی کا
اسیر کر کے ہے طوق و رسن پہنایا گیا

جب آئے مل کے مسلمان لوٹنے کے لئے
جہیز قبرنیؑ کا سر دار نہ بچایا گیا

اَلْحَازِمُ یَقْظَانُ ، اَلْغَافِلُ وَسْنَانُ
دُوراندیش ہر وقت بیدار رہتا ہے ، غافل ہمیشہ
آغازِ خواب میں رہتا ہے ۔

WITH BEST COMPLIMENTS FROM

ABDUL SATTAR

DIESEL AUTO STORE

MITSUBISHI DIESEL
UD NISSAN
ISUZU GENUINE PARTS
ZEXEL N-DENSO
TOYOTA
HINO GENUINE PARTS
HITACHI EXIVATOR
FARUKAWA LOADER

11, FAKHRY BUILDING, MURAD KHAN ROAD,
GARDEN, KARACHI.
TEL: 7762408 FAX: 7779877

نوحہ

قاسمؑ نوں مہندی لاوے کتے وچھڑی نہ مرجاوے
درداں ماری صغراںؑ نوں اج خیر دا خط پاوے

صغریٰؑ بانجھ نہ مہندی سج دی ہوندی کواں نہ تک تک ویح دی
سہرا ویکھن دی حسرت لے دِل وِچ نہ مرجاوے

جیہڑا اسی عرشاں توں آیا اونہ قاسمؑ سہرا لایا
توڑ کے پھول پئی سہرے دے ماں لاش قاسمؑ تے پاوے

گھڑی میداں لھائی کھا گئی غش شبیرؑ دی جائی
ماں لبدی ہتھ مہندیاں والے نئیں ہتھ کیویں شکل بناوے

جیہڑا اسی عرشاں توں آیا اونہ قاسمؑ سہرا لایا
توڑ کے پھول لیئی سہرے دے ماں لاش قاسمؑ تے پاوے

آوے پلو آن چھڑاوے ہتھ شگناں دا گانہ لاوے
ام کلثومؑ رقیہؑ دے سنگ کبریٰؑ نوں آپ سجاوے

الیسی جنج نہ ویکھی جیہڑدی بنڑے دے گل برچھی پلدی
کالے کپڑے پا بنڑی ہائے رووے تے کرلاوے

نوحہ

نہ رو ماں جھولے دی پھڑ کے ڈوری
میری قبر نوں جھولا سمجھ لویں مینوں نیزے دیندے لوری

مینوں گودی وچ بٹھا لے اک واری سینے لالے
تینوں ملن میں آئیاں چن بابا ادھی راتیں سب توں چوری

مظلوم حسین دے دل تے کی بیتی رب ہی جانے
جدوں سین سکینہ ظالم نے ہائے جھڑ کاں دے کے توری

جدوں علم عباس دا آیا معصومہ گل نال لایا
اصغر دے خشک لباں تے ہائے خالی مشک نچوڑی

شبیر فرات دے پاسے غازی نوں واجاں مارے
میتھوں اکبر چایا نئیں جاندا مینوں مار گئی کمزوری

علم کمیٹی حسینی باغ نمبر ۲
ممبر
انور علی حبیب علی ماؤجی

نوحہ

آجا علی اصغر تجھے سینے سے لگالوں
کیوں روٹھ گئے لوریاں دے دے کے سلالوں

کمسن ہوں مگر ظالمو ہوں وارثِ پانی
اس قوم کا سویا ہوا احساس جگادوں

بیتاب ہے جھولے میں ہے شوقِ شہادت
رک جاؤ میں صغرا کو مدینے سے بلالوں

تو بول نہیں سکتا یہ کہتی ہے سکینہ
اصغر تمہیں میں مانگنا پانی کا سکھادوں

اے لال میرے مرنے کو جاتے ہو خدا حافظ
ٹھہرو ذرا بکھری ہوئی زلفوں کو سنواردوں

پیاسا رہا دریا کے کنارے میرا اصغر
جی چاہتا اس پانی کو میں آگ لگادوں

اَلْاَدَبُ اَفْضَلُ حَسَبٍ
ادب سب سے افضل حسب (سرمایۂ افتخار) ہے

نوحہ

آئی ہے تیر سے اصغر کی موت ہائے
جبرئیل تان دے پر ماں دیکھنے نہ پائے

مولا سنبھال لینا اصغر کو بازوؤں میں
پیکاں کی زد سے بچہ ہاتھوں سے گر نہ جائے

اصغر نے تیر کھا کر کچھ دودھ اگل دیا تھا
اور بے کسی کا عالم مظلوم کیا بتائے

اصغر تو کھیلتے ہیں مٹی کا گھر بنا کر
جھولا پڑا ہے خالی دائی کسے جھلائے

منکر ہے آسمان بھی انکار ہے زمیں کو
شبیّر خونِ اصغر کو اب کہاں گرائے

اُم رباب مولا آئے ہیں ہاتھ خالی
شاید تیری امانت مقتل میں چھوڑ آئے

حیران بیبیاں ہیں تکتی ہیں شاہ کے منہ کو
کیسا خضاب سرخ ہے شبیّر ہیں لگائے

پانی دیا جو ماں نے نکلی کہاں سکینہ
پیاسا ہے چھوٹا بھائی پہلے اسے پلائے

نوحہ

رووے گا یاد کر کے اصغر نوں زمانا
اصغر دا پانی منگنا حرمل دا پلانا

آکھے شبیر میرے نایاب نے ہے گوہر
اکبر وی جدا کیتا نالے کھو لیا اصغر
اینج لٹیا مسلماناں زہرہ دا خزانہ

رب دا خلیل آکھے مشکل کشا دا لال اے
توں آپ تیرا اصغر دوویں او بے مثال اے
مینوں اسمٰعیل دے گل بھلیا چھری چلانا

شبیر دے ہتھاں تے لگدا سی بھوں او پیارا
کیتا تیر نال زخمی قرآن دا او پارہ
کیویں رباب سہہ گئی نیزے تے اٹھانا

حسرت دے نال ویکھاں تینوں سینے نال لا کے
ایس واسطے رونی آں تینوں چوے میں لوا کے
میں جانڑی آں اصغر توں مڑ کے نئیں آنا

نوحہ

لبوں پہ سوکھی زباں پھیر کہ دکھاتا رہا
گلے میں تیر لگا پھر بھی مسکراتا رہا

اے میرے چاند میری رن میں آبرو رکھنا نہ موت سے ڈرنا
حسین گود میں اصغر کو یہ سکھاتا رہا

نکالی سینۂ اکبر سے شاہ نے جب برچھی کھڑے تھے سارے نبی
جوان بیٹا جگر باپ سے چھپاتا رہا

علی کی بیٹی کو سر کی ردا کسی نے نہ دی وہ ننگے سر ہی رہی
بیمار قیدی لہو آنکھ سے بہاتا رہا

عباس سو گئے دریا پہ خیمے آنہ سکے وہ پانی لانہ سکے
معصوم پیاسا ہی جھولے میں بلبلاتا رہا

شبیر لاشۂ اکبر پہ ہاتھ ملتا رہا اور دم نکلتا رہا
بیمار صغرا کا خط نامہ برسناتا رہا

نوحہ

پچھلی رات کا تارا چمکا ماں کو اصغر یاد آیا
جب کبھی کوئی جھولا دیکھا ماں کو اصغر یاد آیا

کس کو اب میں لوری دوں گی کس کو جھولا جھلاؤں گی
جھولا جوں ہی خالی دیکھا ماں کو اصغر یاد آیا

یہ کوئی زندگی نہ تھی تیرے اصغر جانے کی
ذکر جب کربل کا آیا ماں کو اصغر یاد آیا

تجھ سے پہلے میں مر جاتی رب کو یہ منظور نہ تھا
نام کسی نے پانی کا لیا ماں کو اصغر یاد آیا

اَلْعَقْلُ سِلَاحُ کُلِّ اَمْرٍ
عقل ہر کام کے لیے ہتھیار ہے۔

اَلْغَضَبُ مَرْکَبُ الطَّیْشِ
غضب طیش کی سواری ہے۔

اَلْحَیَاءُ خُلُقٌ جَمِیْلٌ
حیا ایک جمیل خصلت ہے۔

نوحہ

جھولا جھلاوے خالی جھولا جھلاوے
تک خالی جھولا اصغر دا نہ ماں مر جاوے

اصغر توں سوں وچ گود گئیوں کر خالی ماں دی گود گئیوں
تیرے اصغر جھولے تکنی آں میرا دل ڈوب جاوے

اصغر دی ماں اے ونڑ کرے بے شیر نوں اے شبیر ٹُرے
آکھ حرمل نوں گل اصغر تے نہ تیر چلاوے

ہو رات گئی آجا آجا اصغر ماں تکدی اے تیرا راہ اصغر
پھر کدی تیرے جھولے دی ماں لوری سناوے

خالی جھولا نظری پیندا اے دل ماں اجڑی دا گھبرا اے
تینوں موت نے اپنی گود لیا تیری یاد ستاوے

علم کمیٹی حسینی باغ نمبر ۲
ایڈوائزر
سلیم رضا رجب علی

نوحہ

ہائے ہائے میرا اصغرؑ ہائے ہائے میرا اصغرؑ
میں رووواں تے کُرلاواں پینگھے دی ڈور ہلاواں

صحرا دیاں تپدیاں ریتاں تے تینوں نیند آوے گی کیویں
پردے وی نج ہوئے تیرے کول میں اصغرؑ آواں
اوس وطن تیاری کرلئی توں جھتوں واپس کوئی وی آیا نئیں
میں قیدی ہو کے جاتا کیوں اصغرؑ حال سُنالواں
تینوں ہیکے گود دے وچ اصغرؑ جیہڑی لوریاں روز سناندی لے
تیری بھین نوں بچھڑا کیویں آج میں اصغرؑ پرچالواں
آگئی اے شام غریباں تے ہر پاسے موت دے پہرے نے
وچ رات ہنیری تینوں کتھوں اصغرؑ گھول لیاواں
تیرے خون نال وضو کر کے تیرا بابا لڑ گیا دنیا توں
ہوئی بیوہ گوداں کی اُجڑی میں رو اصغرؑ کرلاواں
تیغ دلن دے قابل لاش تیری تا میں بن کتھوں دفنایا
تیری لاش پیٔے ظالم ھیدے نے ہائے نیزے مار زمین اُتے
تیرے تن نوں نیزیاں کولوں کیویں اصغرؑ پُتر بچاواں
تیرا دیاں تپ تپ نوکاں نے تیری گردن اصغرؑ نازک
حرمل دے تیراں کولوں کتھے اصغرؑ پُتر چھپاواں
منی ہل سن تا مر نیعرنا اصغرؑ نے پینگاں چھوڑ دیتا
سرداد میں ساری دنیا اصغرؑ توں وار وکھاواں

Variety & Specialist

S.M. AFZAL (DEHLVI)

Catering Suppliers

39/9, Aurangabad,
Nazimabad, Karachi-18
Phone: 6617985 - 6619166

مدینہ شیر مال اینڈ تافتان ہاؤس

نذر نیاز کے آرڈر پر خصوصی رعایت دیجاتی ہے

پروپرائٹر: شیخ محمد افضل

دوکان نمبر ۷، ۸ اورنگ آباد بلاک نمبر ۳۹
ناظم آباد کراچی نمبر ۱۸ اسٹاپ نمبر ۲
فون: ۵۸۹۷۱۶۶

نوحہ

کالا علم گواہ اے غازی تیری وفادا
پرچم تیرا ہے ضامن اسلام دی بقا دا
اصغر نوں چا سکینہ غازی دے کول آئی
مر جاوے نہ پیاسہ تیری فوج دا سپاہی
پانی سوائیں بچدا سرمایا میری ماں دا
فوجاں دی بھیڑ وچ جد آیا نظر نہ غازی
اک وار خیمے ول آ رو رو سکینہ کیندی
منگدا کدے نہ پانی کردی سکینہ وعدہ
غازی تیری وفا تے نازاں میرا رسول اے
حسنین تے علی وی ممنون اے بتول اے
جعفر طیار توں اے مظلوم کربلا دا
تیرے باجوں غازی ویرن پھرے میں دیندی رئیاں
بے وارثاں دے وانگوں ہر شام جاندی پٹیاں
بے گورو بے کفن ہے لاشہ میرے بھرا دا
تنویر سر برہنہ ویکھی نبی دی آل اے
نئی ویکھ سکدا غازی غیرت دا اے سوال اے
نیزے اتے نئی چڑھیا فرزند مرتضیٰ دا

نوحہ

کس شان سے اٹھا ہے ہائے غازی علم تیرا
ہر آنکھ رو رہی ہے سینے میں ہے غم تیرا
قائم ہے تیرے دم سے رسم وفا جہاں میں
ہو گا نہ زمانے میں پرچم کبھی خم تیرا
ہائے لوٹنے آئے تھے بے پیر مسلماں جو
راہ دیکھ کے روتے تھے خیموں میں حرم تیرا
ہائے توڑ دیئے کوزے معصوم سکینہ نے
جب آتے ہوئے دیکھا ہائے خالی علم تیرا
زینب کو نظر آئی نیزے پہ ردا اپنی
جب خون میں تر دیکھا عباس علم تیرا
تھی شام غریباں میں وہ موت کی خاموشی
زینب نے دیئے پھیرے ہائے لیکے علم تیرا
مولا نے کہا رو کر ہائے ٹوٹی کمر میری
گرتے ہوئے جب دیکھا مولا نے علم تیرا
سردار جو ہوتا ہے آغاز محرم کا
ہم رو کے سجاتے ہیں عباس علم تیرا

نوحہ

کون عباس کو دریا پہ خبر دے جا کے
میری غربت کا ہے آغاز زرا دیکھ آ کے

تیرے بازو ہی اصل میں تو میری چادر تھے
اب کہاں ڈھونڈوں تیرے بازو میں. بھیا جا کے

لٹ گئی چادر تطہیر برہنہ سر ہوں.
منہ کو بالوں سے چھپایا ہے زرا دیکھ آ کے

لوٹنے آئے مسلمان یتیماں کا جہیز
یہ خبر کس طرح عابد کو سناؤں جا کے

ساتھ بابا کے گئی کوفے کی ملکہ بن کے
کون تعظیم کرے گا میری کوفے جا کے

گر تجھے کرتی نہ پابند نہ ہوتی میں اسیر
ہو کے پابند چلی شام ذرا دیکھ آ کے

اب میرے سر سے گھٹا غم کی ہٹا دے مولا
منتظر کب سے ہوں سردار ذرا دیکھ آ کے

نوحہ

خون میں ڈوبا علم میداں سے جب لائے حسین
بولیں زینب اب ردا چھن جائے گی ہائے حسین

اپنے سینے سے سکینہ کو لگا کر رو دیئے
گو کہ صابر تھے مگر نہ ضبط کر پائے حسین

تھا بہت شرمندہ تجھ سے وہ وفا پیکر چچا
کیوں نہیں لاشے کو لائے کیسے بتلائے حسین

صرف تم ہی تو غم عباس میں روتیں نہیں
زخم کتنے دل پہ کھائے کیسے دکھلائے حسین

اب کہاں پاؤں گا میں ایسا علمدار جری
دل یہ کہتا ہے کہ اس پہ صدقے ہو جائے حسین

یوں تو یہ غم ہے قیامت ضبط کرنا ہے مگر
کس طرح یہ زینب مضطر کو سمجھائے حسین

خواہش جنت نہیں اے کاش بس اتنا ہی ہو
مظہر دلگیر کو روضے پہ بلوائیں حسین

نوحہ

عباس باوفا دا پرچم سدا رہوے گا
زہرا دے لال دا ماتم سدا رہوے گا

دھرتی او کربلا دی جس ویلے خون روئی
زہرا دا لال جھنڑیا انھونی ایسی ہوئی
آکھے علی دی جائی ناں ویرا دار ہوے گا

شبیر دے جگر نوں نیزے دے وچ پرویا
دربارِ مصطفٰے چوں ایسا اعلان ہو یا
دنیا تے نام اعلیٰ شبیر دا رہوے گا

عباس دی وفا تے نہر فرات روئی
سلطان ہے وفا دا ایسا نہ ہور کوئی
دے وے جے حکم مولا ہند بانی نہ رہوے گا

شبیر دا سی وعدہ نانے دے نال ایسا
بن سی اے دین اعلیٰ چاوے گا نانا جیسا
میں نہ رہساں جے نانا تیرا دین تے ہوے گا

میدانِ کربلا دا منظر عجیب ہو یا
مقتل دے وچ مسلمان زہرا دا چین کھویا
قاتل ہے جو وی شاہ دا دنیا تے نہ رہوے گا

نوحہ

عباس تیرے خون سے رنگیں ہے علم تیرا
دل سینے میں جب تک ہے جائے گا نہ غم تیرا
جی بھر کے جو روتی میں اگر تیرے لاشے پہ
اتنا تو نہ تڑپاتا ہمشیر کو غم تیرا
بہتے ہوئے پانی میں تصویر سکینہ کی
لاشہ رہا دریا پہ اٹھا نہ علم تیرا
آیا جو خیمے میں لاشہ لبِ دریا سے
ماتم بھی نہ کر پائے جی بھر کے حرم تیرا
ٹوٹی جو کمر شاہ کی بس دو ہی تو صدمے تھے
اک فکر تھی زینب کی اور دوسرا غم تیرا

اَلدُّنْیَا دَارُ الْاَشْقِیَاءِ
دنیا بد بختوں کا مسکن ہے۔

اَلْعِلْمُ قَائِدُ الْحِلْمِ
علم قائدِ حلم ہے۔

اَلتَّوَانِي سَجِيَّةُ النَّوْكَى
سستی اور کاہلی کم عقلوں کی فطرت ہے۔

نوحہ

ہل چل ہے فوجِ شام میں عباس آتے ہیں
تیروں پہ تیر نیزوں پہ نیزے چلاتے ہیں

کیا وقت پڑ گیا ہے محمد کی آل پر
چادر نہیں ہے بالوں سے منہ کو چھپاتے ہیں

اصغر کو ماں چھپاتی ہے جھک کے گود میں
خیموں کو توڑ توڑ کے جب تیر آتے ہیں

دل پانی پانی ہوتا ہے بچوں کا پیاس سے
سوکھی زبان ہونٹوں پہ اصغر پھراتے ہیں

گھوڑے دوڑائے شام سے لشکر جو آتے ہیں
کم عمر بچے خیموں میں گھبرائے جاتے ہیں

دنیا کو دے دیا ہے سبق یہ حسین نے
راہِ خدا میں اس طرح گھر کو لٹاتے ہیں

اللہ رے صبر سیدؑ والا دکھاتے ہیں
رن میں جوان بیٹے کا لاشہ اٹھاتے ہیں

نوحہ

عباس کا علم ہے سب مل کے اٹھاؤ
زہرہ کے لئے گھر کا تم سوگ مناؤ

اپنا تو ہے عقیدہ جو مانگے گا پائیگا
سجاد میرا غازی خالی نہ لوٹائے گا
اک بار عقیدت سے نظریں تو جھکاؤ

عرض و سماں ہیں لرزے ماتم کی صداؤں سے
اس علم کے سائے میں مولا کی دعاؤں سے
قصر یزیدیت کی بنیاد ہلاؤ

دربار یزیدی اور میں ہوں بتول زادی
بازاروں میں چلنے کی عباس ہوں کب عادی
میرے پردے کے ضامن ہو لوگوں کو ہٹاؤ

تیری شجاع پہ غازی چھوڑا تھا مدینے کو
بولو جواب کیا دوں اب شمر کمینے کو
کہتا ہے بنت حیدر غازی کو بلاؤ

نوحہ

عباس علم تیرا مقتل سے آرہا ہے
شبیر کی کمر کو ہائے جھکا رہا ہے

یہ علم حسینیت کی پہچان ہے کراتا
یہی یزیدیت کے ہے فرق کو بتاتا
کوئی چومتا ہے اگر کوئی جلا رہا ہے

دیتی تھی دلاسے میں آئے گا ابھی پانی
سب مل کے دعا مانگو غازی کی ہے جوانی
کیوں خالی علم بابا خیمے میں لا رہا ہے

مشکل کشاء کا بیٹا کرتا ہے یوں فیاضی
کچھ مانگ کر تو دیکھو دیتا ہے میرا غازی
ہے ہاتھ علم پر جو غازی بلا رہا ہے

ممنون تیرا ہوں میں لکھنا سکھا دیا ہے
سجاد کو اس قابل مولا بنا دیا ہے
تیری وفا کی باتیں سب کو سنا رہا ہے

زینب کی خیمہ گاہ سے ایسی آواز آئی
چادر کا جو وعدہ تھا واپس میں لینے آئی
تطہیر کا ہائے ضامن مقتل میں جا رہا ہے

اَلْیَقِیْنُ عِمَادُ الْاِیْمَانِ
یقین ایمان کا ستون ہے۔

اَلْھَوٰی صَبْوَۃٌ
خواہشِ نفس (درحقیقت) ذہن کی ناپختگی ہے۔

اَلْاِیْثَارُ اَشْرَفُ الْاِحْسَانِ
ایثار شریف ترین احسان ہے۔

اَلْحِلْمُ عَشِیْرَۃٌ
حلم (بذاتِ خود) ایک قبیلہ ہے۔

اَلْمَصَائِبُ مِفْتَاحُ الْاَجْرِ
مصیبتیں اجر و ثواب کی کنجیاں ہیں۔

اَلسَّفَہُ جَرِیْرَۃٌ
حلم کی کمی گناہ کا سبب ہوتی ہے۔

اَلدُّنْیَا مَزْرَعَۃُ الشَّرِّ
دنیا بدی کی کھیتی ہے۔

اَلْاَمَانِیْ تَخْدَعُ
آرزوئیں فریب دیتی رہتی ہیں۔

NOOR GARMENTS

D-62/B, ESTATE AVENUE,
S.I.T.E., KARACHI-75700
TEL: 2577763-4-5
FAX: (92-21) 2577766
Email: noor-gmts@cyber.net.pk

نوحہ

دریا تو علم آیا علمدار نہ آیا
شبیرؑ مسافر دا وفادار نہ آیا

ہون چادراں وی ہوگیاں نے رب دے حوالے
سیدانیاں دا حیدر کرّار نہ آیا

اگ بلدی دے وچ عون دی ماں ہو گئی داخل
جس ویلے نظر عابد بیمار نہ آیا

صغرا نے رکھی دیر کھڈاون دی تمنا
اصغر نوں مگر راس اوہدا پیار نہ آیا

اگ لے کے تے گھر زہرا دے کجھ آئے مسلمان
بے پالی کوئی یار و مددگار نہ آیا!

اوہ آیا نہ ہمشیر نوں سی مان جدے تے
شبیر دا اوہ جعفر طیار نہ آیا

سردار دتا حق توں مگر چین لے تک
شبیر نوں یا احمدِ مختار نہ آیا

نوحہ

بے مثل بے مثال ہے ماتم حسینؑ دا
ہر دل دے وچ آباد سدا غم حسینؑ دا

زخمی دا سجدہ دیکھ کے اے آکھیا نبیاں
اسلام نوں بچا گیا اِک دم حسینؑ دا

لٹیاں گیاں نے چادراں بھانویں جہیڑی
پر سر ہویا نہ ظالم اگے خم حسینؑ دا

یوسفؑ یعقوبؑ بے عیسیٰؑ تے موسیٰؑ ہارون وی
اُج غم منیدا ہوسی وی آدمؑ حسینؑ دا

اُجڑی زمین آکے ھواللہ جا بنائی
رنج پیہ کربلا چہ جم گیا حسینؑ دا

زخماں دے نال چور بدن شاہِ اُمم دا
خود حال ویکھ روندے نے عالم حسینؑ دا

جناب علی رضا انور علی ماؤجی (نائب صدر

نوحہ

ایسا سجدہ کیا شبیرؑ نے اپنے ربّ کو
دشت میں روتے ہوئے سارے پیغمبرؑ دیکھے

جس کو لینے نہ دیا پانی سکینہؑ کے لئے
اُس کے پاؤں میں گرے لاکھوں سمندر دیکھے

جن کی آمد کے سبب کعبہ کی تعمیر ہوئی
خون میں ڈوبے ہوئے نیزوں پہ وہ سر دیکھے

جن کے آنگن میں اُترتے تھے ستارے یارب
ہائے لُٹتے ہوئے جلتے ہوئے وہ گھر دیکھے

روتی آنکھوں سے درِ خیمہ کو ڈھونڈے ہے ربابؑ
تڑپتے باپ کے ہاتھوں پہ جو اصغرؑ دیکھے

خُلد میں جاری ہوا آلِ محمدؐ پہ درود
حرؑ کو لاتے ہوئے جب ساقیؑ کوثر دیکھے

خون روتے رہے زنداں رہے جب تک سجادؑ
بھول نا پائے جو بازاروں کے منظر دیکھے

نوحہ

خنجر تلے یہ شہ نے کہا میں حسینؑ ہوں
راضی ہے مجھ سے میرا خدا میں حسینؑ ہوں

یہ آج کا یزید ہے کیا کل کے سب یزید
لے لے کے تیغ ظلم بڑھے جس قدر یزید
مجھ کو نہ کر سکیں گے فنا میں حسینؑ ہوں

ہونے سے میرے صبح ہے ہونے سے میرے شام
بجھ جائیں گے جہاں کے آتش کدے تمام
جلتا رہے گا میرا دِیا میں حسینؑ ہوں

سُن لو کوئی بھی دور ہو میرا ہی ہے وہ دور
سُن لو کہ جیسے جیسے یہ گزرے گا وقت اور
گونجے گی اور میری صدا میں حسینؑ ہوں

سجدے میں اپنی روح کو پاتا ہوں میں تبک
او شمر تیز بڑھ میری طرف نہ رک نہ رک
خنجر گلے پہ میرے چلا میں حسینؑ ہوں

کر دے جُدا سر پسرِ نائبِ رسُولؐ
ہے تو بھی کر کے دیکھ لے یہ کوشش فضول
تجھ پہ ابھی نہیں کھلا میں حسینؑ ہوں

چاہوں ابھی میں سروں سے ٹکرا دوں آفتاب
دریا میرے اشارے سے بن جائے سیلِ آب
مٹھی میں بند کر لوں ہوا میں حسینؑ ہوں

جس نے لتو یدرو تد دیا تختِ تاج و شام
شبیرؑ کی بہن ہے جو آس پر میرا اسلام
بعدِ حسینؑ جس نے کہا میں حسینؑ ہوں

علیؑ سے پیار کرتے ہیں تیرا احسان ہے مولا
ہمارے پاس بخشش کا یہی سامان ہے مولا
درِ شاہِ نجف کو چھوڑ دیں جنت کے بدلے میں
یہ سودا ہم نہیں کرتے ہمیں نقصان ہے مولا
SAMI TAILORS (MASTER ASLAM)
SHAH ABDUL LATIF BHITAI ROAD, MOOSA
LANE, KARACHI-75660
TEL: 7525321
یہاں علم مبارک کے پٹکے سمیت تمام کام فی سبیل اللہ کیا جاتا ہے

نوحہ

کٹا کے اپنا گلا تیرا دین بچاؤں گا
میں اپنے خون سے راہِ وفا سجاؤں گا

ہزار ظلم کریں نانا چاہے اہلِ ستم
تیرے حسینؑ کو ہے تیری عظمتوں کی قسم

کٹا تو دوں گا مگر سر نہ میں جھکاؤں گا

خلیل روئیں گے ایسی عجب گھڑی ہوگی
پسِ قنات سے لیلیٰؑ بھی دیکھتی ہوگی

جوان بیٹے کا لاشہ میں جب اٹھاؤں گا

خدا گواہ ہے تیرے دین کی بقا کے لئے
بھلا نا مجھ کو پڑے نانا جو خدا کے لئے

تو خون تیری شبیہہ کا میں بھول جاؤنگا

بنیں گے لاشے میرے سامنے ہی میرے پسر
وفا کا ناز بھی سوئے گا جا کے سوئے نہر

میں پھر بھی تیرے لئے رَن میں مُسکراؤں گا

ہوئے نہ ہوں گے ابھی پورے ماں کے بھی ارماں
ابھی تو کبریٰؑ کا اترا نہ ہوگا رنگِ حنا

میں خیمہ گاہ میں قاسمؑ کی لاش لاؤں گا

بازارِ شام میں جس وقت ہوگی سنگباری
نہ دیکھی جائے گی اہلِ حرم کی لاچاری

تو پھر میں نوکِ سناں پہ قرآن سُناؤں گا

نزع کے وقت جو اکبرؑ پہ بیتتی ہوگی
قضا بھی سسکیاں لے لے کے رو رہی ہوگی

جب اسکو فاطمہؑ صغریٰؑ کا خط دکھاؤنگا

اِک ایسا وقت بھی دشتِ ستم میں آئیگا
پیاس تیر سے بے شیر بھی بجھائے گا

میں اپنے ہاتھوں سے اسکی قبر بناؤں گا

تا حشر بھول نہ پائے گا زندگی میری
جفا کے تیروں میں بے مثل بندگی میری

میں سانس سانس زمانے کو یاد آؤں گا

تو قیر پائے گا روئے گا جو میرے غم میں
خلوصِ دل سے جو آئے گا میرے ماتم میں

میں اُس کی روزِ قیامت قدر بڑھاؤں گا

نوحہ

پُرسہ شبیرؑ کا دینے جو تجھے آتے ہیں
کرکے ماتم دلِ زہراؑ سے دُعا پاتے ہیں

ہم کو شہباز ہے زینبؑ کے کھُلے سر کی قسم
چُوم کر آنکھوں سے ہم روتے ہیں غازیؑ کا علم

پڑھ کے نوحہ غمِ شبیرؑ کو دھراتے ہیں

کیسے چھ ماہ کا ننھا سا مجاھد بولا
دیکھ کے جب تیر کو حرملہ نے کماں میں تولا

ہاشمی خون تو خود موت سے ٹکراتے ہیں

کِس طرح بکھرا اگر ریت پہ قاسمؑ کا بدن
ہوگئی ٹکڑوں میں تقسیم وہ تصویرِ حسنؑ

ڈھونڈے جس کو حسین ابنِ علیؑ جاتے ہیں

ساتھ برچھی کے جو اکبرؑ کی جوانی توڑی
پیٹ کر مُنہ کو یہ کہتی ہوئی فِضہؑ دوڑی

کلمہ گو دُوجے محمدؐ پہ ظلم ڈھاتے ہیں

ہوگئے نہر پہ جو عباسؑ کے بازو قلم
اپنے ہی خون میں رنگین تھا غازیؑ کا علم

بے حیا لوٹنے خیام کو جب آتے ہیں

کیسے شبیرؑ نے سجدہ کیا تیروں پہ ادا
لازمی خُلد میں کہتا تھا دو عالم کا خدا

چاہنے والے میرے سر کو یوں کٹواتے ہیں

در سکینہؑ کے چھینے مُنہ پہ طمانچوں کے نشاں
جو ہوا سکینہؑ پہ ظلم کروں کیسے بیاں

صاحبِ اولاد کے دل سُن کے دہل جاتے ہیں

ساتھ نیزے کے ہے چھینی سرِ زینبؑ سے رِدا
مُنہ کو بالوں سے چھپا کے روئی ملکۂ حیا

چاند سورج بھی جسے دیکھ کے شرماتے ہیں

ہائے بیمار کو پہنائے گئے طوق و رسن
کس طرح لوٹا گیا دشت میں زہراؑ کا چمن

حالتِ ضعف میں بیمار کو غش آتے ہیں

ہیں وہ لعنت کے سزاوار سقیفہ کے مکیں
کیونکہ تحریرِ محمدؐ پہ نہیں اُن کو یقیں

کھا کے حقِ فاطمہ زہراؑ کا مُکر جاتے ہیں

تیرے سیہون کو سبھی آتے ہیں ہم کرب و بلا
چوم کر خاک کو ہم کہتے سب خاکِ شفاء

ہم زنجیروں سے لہو اپنا بہا آتے ہیں

تیرے غمخوار سکندر بھی ہیں سرمست بھی ہیں
آپ سردار قلندر بھی زبردست بھی ہیں

سب گناہ گار تیرے در سے جزا پاتے ہیں

نوحہ

رونا بھی عبادت ہے ماتم بھی عبادت ہے
سمجھو تو مسلمانوں یہ اجرِ رسالتؐ ہے

گھر لوٹنا کسی کا اور بے رِدا بھی کرنا
کچھ تو بتاؤ لوگو یہ کیسی شرافت ہے

بھائی کو قتل کر دے جو بہنوں کے سامنے جو
ایسے لعین پر تو اللہ کی لعنت ہے

کر کے عظیم سجدہ اسلام کو بچایا
کہتے تھے انبیاء بھی بے مثل شہادت ہے

رو کر خلیلؑ بولے زاہرؑہ کے لاڈلے نے
قربان کیا ہے کنبہ کیا خوب سخاوت ہے

کانوں سے خون جاری رخسار نیلے نیلے
سارے سفر میں ایسی معصومہؑ کی حالت ہے

کیا حال میں بتاؤں بیمارؑ کربلا کا
صحرا میں جسکے سر پہ ہائے ٹوٹی قیامت ہے

مظلوم کے غم میں یوں افضال روتے رہنا
ہے عاقبت تمہاری مخدومہؑ کی حسرت ہے

نوحہ

تیراں دی جا نماز تے سجدہ حسین دا
پڑھدے نے سارے کلمہ صدقہ حسین دا
اصغر دا خون لے کے کیتا وضو امامت
ہوئی نماز قائم رہنی اے تا قیامت
کردا طواف کعبہ ہر دم حسین دا
کیویں کراں نہ ماتم بارات رل گئی اے
مہندی حسن دے لال دی ریتاں تے ڈھل گئی اے
ہویا اے ٹکڑے ٹکڑے قاسم حسین دا
بازاراں چوں گزر کے دربار وچ کھلو کے
بابے دے جیڑے بچ گئے زینب نے بت او توڑے
خطبہ علی دی دھی دا خطبہ حسین دا
یارب خبر قضا دی نہ خیمے آج جاوے
ویرن دا سن کے زینب مقتل چ آنہ جاوے
روندا اے ویکھ منظر نانا حسین دا
سینے تے برچھی کھا کے قربان ہو رہیا اے
نانے دا کیتا وعدہ اج پورا ہو گیا اے
بھلنا نہ ابراہیم نوں اکبر حسین دا
نانے دے روضے جا کے صغرا بڑا اے روئی
ویرن او ڈیکدی رہی نہ آس پوری ہوئی
کیویں ماریا مسلماں اکبر حسین دا

نوحہ

اے ارض کربلا تیرے مہمان کیا ہوئے
ان کے حرم اسیر ہوئے بے ردا ہوئے

بیمار صغرا رہ گئی تنہا مدینے میں
آباد تھے ہمیشہ سے جو گھر تباہ ہوئے

اصغر کو لیکے گود میں خیمے سے نکلے شاہ
آئے ناماں کی گود میں ایسے جدا ہوئے

پانی نہر پہ لینے گئے لوٹ نہ سکے
کیا باوفا تھے دختر شاہ پر فدا ہوئے

برچھی جو نکلی سینۂ اکبر کو چیر کر
تکمیل کربلا ہوئی دیں پر فدا ہوئے

اس وقت یاد آئے سکینہ کو با وفا
منہ پر ستم طمانچوں کے جس دم روا ہوئے

صفدر سر حسین سے بہتا رہا لہو
قطرے ملے جو خاک میں خاک شفا ہوئے

اَلتَّقْوٰی رَئِیْسُ الْاَخْلَاقِ
تقویٰ کُل اخلاق کا سردار ہے۔

اَلْاِحْتِمَالُ زَیْنُ الرِّفَاقِ
برداشت رفاقت کی زینت ہے۔

اَلْوَرَعُ خَیْرُ قَرِیْنٍ
پرہیزگاری سب سے بہتر ہمراہی ہے۔

اَلتَّقْوٰی حِصْنٌ حَصِیْنٌ
خوفِ رب سب سے مضبوط قلعہ ہے۔

اَلطَّمَعُ رِقٌّ مُخَلَّدٌ
لالچ دائمی غلامی ہے۔

اَلشَّكُّ یُحْبِطُ الْاِیْمَانَ
شک ایمان کو زائل کر دیتا ہے۔

اَلْحِرْصُ یُفْسِدُ الْاِیْقَانَ
لالچ یقین کو خراب کر دیتا ہے۔

اَلشَّكُّ ثَمَرَةُ الْجَهْلِ
شک جہالت کا ثمر ہے۔

اَلْعُجْبُ یُفْسِدُ الْعَقْلَ
خود بینی عقل کو فاسد کر دیتی ہے۔

اَلْاِخْلَاصُ غَایَةُ الدِّیْنِ
اخلاص دین کا مقصود ہے۔

برائے ایصالِ ثواب

مرحومہ مہرونساء بنتِ محمد علی لاکھانی

نوحہ

بھولے نہیں تھے نوحے مظلوم کربلا کے
ہونے لگے ہیں ماتم زینب تیری ردا کے
باقر ہیں اتنے کمسن یا طوق اتنا بھاری
سجاد چل رہے ہیں گردن کو یوں جھکا کے

اجڑی ہوئی یہ مائیں کس دل سے شام جائیں
اصغر سے لاڈلوں کو زیر زمیں سلا کے
سجاد ناتواں کو پہنا کی طوق و بیڑی
کہتا ہے کوڑے والا چلنا قدم اٹھا کے

تطہیر کے پلے ہیں رسی میں جو گلے ہیں
اہل حرم چلے ہیں زہرہ کا گھر لٹا کے
خیموں پہ جس کے کل تک عباس کا تھا پہرہ
قیدی بنی ہوئی ہیں پہروں میں اشقیاء کے

پایا نہ شاہ کا سینہ گزرا سوا مہینہ
اور مر گئی سکینہ رو رو کے بلبلا کے

نوحہ

حسین ساری یہ کائنات تیرے دم سے ہے
یہ دین آباد حشر تک تیرے کرم سے ہے

کہا تھا کس نے یہ مولا تیری شرافت پہ
کہ ہم حسین سے اور حسین ہم سے ہے

کٹایا تو نے جو سر دین کو کیا زندہ
ہر ایک آنکھ اشک بار تیرے غم سے ہے

افق پہ آج جو سرخی ہے خون ناحق کی
زمیں اداس ابھی تک بھی تیرے غم سے ہے

نماز عشق ادا کی جو تو نے تیروں میں
نماز آج بھی قائم تیرے عزم سے ہے

تیرے ناموس جو دربار میں تھے بے پردہ
حیران عالم اسلام اس شرم سے ہے

کریں گے سینہ زنی جب تلک ہے یہ دنیا
ہمارا دین ایماں آپ کے ہی غم سے ہے

جگا بھی دے میرے سوئے ہوئے نصیبوں کو
در بتول پہ سردار آنکھ نم سے ہے

نوحہ

کرب و بلا کو شاہ کا مقتل بنا دیا ہے
شاہ بے کفن نہ رہتے ہمشیر بے ردا ہے

رخصت ہوئے حسین جو نانا کے روضے سے
صغرا کا شہر یثرب ویران ہو گیا ہے

لو خیمہ گاہ میں پھر ہوا کہرام خیر ہو
ابن حسن بھی شاید مقتل کو جا رہا ہے

دیتا تھا ساتھ بن کر بازو حسین کا
زینب کا مان دریا پہ عباس سو رہا ہے

یثرب میں رو رہی ہے سب کیلئے وہ تنہا
غربت میں جس کا کنبہ برباد ہو گیا ہے

عابد کا حال سن کر سینے پہ ہاتھ رکھ لو
جکڑا ہے بیڑیوں سے ہر بی بی بے ردا ہے

سر کو جھکائے بیٹھی تھی کھاتی رہی طمانچے
کیسا ستم معصوم سکینہ پہ ہو رہا ہے

نوحہ

لوٹا ہے ظالموں نے زہرہ کے گلستاں کو
شرم و حیا نہ آئی بے رحم مسلماں کو
کڑیل کی لاش پر یہ شبیر کہہ رہے تھے
اکبر چلے ہیں کر کے آباد بیاباں کو
پھینکوں کہاں پہ جا کے اصغر میں تیرے خوں کو
راضی نہیں زمیں بھی ہے انکار آسماں کو
روتے ہیں چاند تارے سورج بھی منہ چھپا کے
کیوں دشت نینوا میں پایا گیا مہماں کو
رخسار بھی ہیں نیلے کانوں سے خوں ہے جاری
بے جرم دی سزائیں معصوم سکینہ کو
کئی بار گر چکا ہے غش کھا کے میرا بھائی
کیوں مارتے ہو ظالم بیمار ناتواں کو
ادنی سا ہے گدا گر سردار تیرے در کا
روتا ہے پرسادے کے ہائے محسن انساں کو

علم کمیٹی حسینی باغ نمبر2
(نائب صدر)
علی رضا انور علی ماؤ جی

نوحہ

دشت غربت میں نبی کا سارا کنبہ کٹ گیا
مر گئی بے موت زینب جب چھنی سر سے ردا

مرتے دم تک ماں کی آنکھوں میں رہی تصویر یاس
شاہ کی آغوش سے اصغر کا مڑ کر دیکھنا

دفن اصغر پر صدا زہرا کی تھی غازی اٹھو
دشمنوں میں ہائے میرا لال تنہا رہ گیا

جب یتیم شاہ کو مارے طمانچے شمر نے
دیکھتی تھی ہر طرف شاید کے آجائیں چچا

جانے کیا بیمار پر گزری دیار شام میں
جب تلک زندہ رہا سجاد روتا ہی رہا

کس قدر پر ہول تھی شام غریبان حرم
پہرے پر زینب تھی اور چاروں طرف تھے اشقیاء

نوحہ

مظلوم تیرا غم ہے تیری قوم مناتی
کس جرم میں دنیا ہے پابندیاں لگاتی

یہ بات ہمیشہ ہے ہمیں لوگوں رلاتی
جس زہرا کی تعظیم نبی پاک نے کی تھی
امت ہے اسی زہرہ پہ دروازہ گراتی

دیئے عون و محمد بھی اور چادر زہرا
چپ چاپ رہی چلتی کسی کو نہ پکارا
کچھ اور نہیں بھیا اگر ہوتا لٹاتی

شبیر اگر تیغوں کے سائے میں نا سوتے
کرتے نا یوں ماتم یوں کبھی ہم بھی نا روتے
بے پردہ اگر بنت علی شام نہ جاتی

چلتی ہے وہ رک رک کے زخموں سے ستائی
ہے خون رواں کانوں سے دیتی ہے دہائی
ہوتے جو اگر چاچا میں رورو کے بتاتی

نوحہ

زہرہ کا چاند تشنہ کھڑا ہے لب فرات
قربان تیری پیاس پہ یہ ساری کائنات

گو ظالموں نے ظلم کی حدیں اخیر کیں
تھی کتنی باضمیر یہ بیٹی شبیر کی
ثابت قدم رہی ہے یہ زینب کے ساتھ ساتھ

اندھیر کر رہا ہے فضاؤں کا یہ سماں
خیامِ اہلبیت سے اٹھتا ہوا دھواں
بے وارثوں پہ آئی یہ کیسی ستم کی رات

آنکھوں میں پھر رہی ہے وصیت رسول کی
فاسق سے ہم کلام ہے بیٹی بتول کی
رنج والم میں ڈوبی ہے زینب کی بات بات

نوشاہ اس غرم پہ قربان ہو گئے
قاتل بھی کانپتے ہوئے حیران ہو گئے
کتنی ستم رسیدہ ہے قاسم تیری برات

نوحہ

داستانِ غم شبیر کہی جاتی ہے
جو بھی آواز ہے فریاد بنی جاتی ہے

قافلہ گزر گیا شام کی راہوں میں مگر
اب بھی زنجیروں کی جھنکار سنی جاتی ہے

منتظر کب سے سکینہ ہے درِ خیمہ پر
اے علمدار بہت دیر ہوئی جاتی ہے

نوکِ نیزہ پہ ہے قرآں کی تلاوت جاری
یوں کہانی بھی اسیروں کی کہی جاتی ہے

ٹوٹ جائے نہ تیری آس خدا خیر کرے
بنتِ زہرا شبِ عاشور ڈھلی جاتی ہے

اک اشارہ ہے پیمبر کا جنازہ اختر
بات کہنے کی جو ہوتی ہے کہی جاتی ہے

اَلعَفوُ اَحسَنُ الاِحسَانِ
معاف کر دینا بہترین احسان ہے۔

اَلفَقرُ زِینَةُ الاِیمَانِ
(مومن کا) فقر ایمان کے لیے زینت ہے۔

نوحہ

اے حسین ابنِ علی حق کو بچاتے دیکھا
جس نے دیکھا تمہیں قرآن سناتے دیکھا

ماں تصوّر میں نہ بھولے گی علی اصغر کو
قید خانے میں بھی جھولے کو جھلاتے دیکھا

ہیبتِ شیر الٰہی تھی عیاں چہرے سے
فوج بھاگی جو نہی عباس کو آتے دیکھا

آپ کا غم بھی عجب غم ہے حسین ابنِ علی
اک آنسو میں سمندر کو سموتے دیکھا

بڑھ کے موجوں نے لبِ نہر قدم چوم لئے
مشک پیاسوں کی جو عباس کو لاتے دیکھا

آ گئی دل کو سنبھالے ہوئے ماں در کے قریب
خون میں ڈوب کے اصغر کو جو آتے دیکھا

اَلمَعرُوفُ فَضلٌ، اَلکَرَمُ نُبلٌ
نیکی کرنا (باعثِ) برتری ہے، کرم کرنا وجہ سربلندی ہے۔

نوحہ

دین کو زندہ و جاوید بنانے کیلئے
تیرا ایثار شاہ کرب و بلا کافی ہے

حر یہ کہتا تھا سنو غور سے اے شمر شقی
کیا ہوا اگر نہ مجھے دولت و جاگیر ملی
بال کھولے گی میری لاش پہ جب بنت علی
میں گناہ گار ہوں زہرا کی دعا کافی ہے

دیکھکر فوج ستمگر کو یہ زینب نے کہا
بھائی تو بھی تو کوئی اپنا مددگار بلا
مجھے کچھ غم نہیں اس بات کا سیّد نے کہا
میری امداد کو غازی کی وفا کافی ہے

سوچا امت نے کہ احمد کی نشانی نہ رہے
زندہ مظلوم رہے ظلم کے بانی نہ رہیں
ہے یہاں کوئی آج فاتحہ دیتا بھی نہیں
دشمنِ دین پہ لعنت کی سزا کافی ہے

یہی تنویر کی ہے تجھ سے دعا شاہ زمن
وہ زمین دیکھو جہاں لٹ گیا زہرا کا چمن
لاش تیری رہی جس خاک پہ بے گور و کفن
میری بخشش کو وہی خاکِ شفا کافی ہے

علم کمیٹی کے عہدداران و ممبران

۱ جناب شبیر حسین علی محمد (صدر)
۲ جناب علی رضا انور علی ماؤجی (نائب صدر)
۳ جناب حسن علی یوسف علی چیوانی (جنرل سیکریٹری)
۴ جناب علی رضا روشن علی بھوجانی (خزانچی)
۵ جناب رضا حسین رمضان علی راجیہ (انچارج)

علیؑ سے پیار کرتے ہیں تیرا احسان ہے مولا
ہمارے پاس بخشش کا یہی سامان ہے مولا
درِ شاہ نجف کو چھوڑ دیں جنت کے بدلے میں
یہ سودا ہم نہیں کرتے ہمیں نقصان ہے مولا

SAMI TAILORS
MASTER ASLAM)
SHAH ABDUL LATIF BHITAI ROAD, MOOSA LANE, KARACHI-75660
TEL: 7525321
یہاں علم مبارک کے پنکھے سمیت تمام کام فی سبیل اللہ کیا جاتا ہے

برائے ایصالِ ثواب

نوحہ

تیر ہیں شبیر پیاسے کے بدن میں جابجا
خم کمر میں آچکا ہے اور دم اکھڑا ہوا

پی کے آنسو اور کڑا دل کر کے چنتے ہیں حسین
ریت پر باغِ حسن کا پھول ہے بکھرا ہوا

پھیرتے ہیں ریت کی ڈھیری پر مولا ہاتھ یوں
آخری بیٹے کو گویا پیار ہے یہ باپ کا

آن کر اصغر پر پوری ہوگئی فوجِ حسین
ہو گئے شبیر بے کس کوئی نہ باقی رہا

کیوں خدایا چومتے ہیں بازوئے زینب حسین
چومتی ہیں کس لیئے زینب برادر کا گلا

شاہ سجدے میں گرے ہیں غیرت ابن علی
تو خبر لینا کہ زینب آ نہ جائے بے ردا

فاطمہ کا گھر جلانے کو مسلمان آ گئے
نہ رہا پاسِ نبی اور اٹھ گیا خوفِ خدا

نوحہ

تیروں کے مصلے پر وہ سجدۂ شکرانہ
شبیر نے بتلایا اسلام پہ مر جانا

کچھ اسطرح لاش آئی اک رات کے بیاہے کی
افسوس کہ مادر نے بیٹے کو نہ پہچانا

سوچو تو مسلمانو یہ بات کوئی کم ہے
احمد کی نواسی کا دربار میں آجانا

یہ ماں کی وصیت تھی عباس دلاور کو
جب دین پہ بن آئے تم دین پہ مر جانا

دنیا کو نہ بھولے گی عباس وفا تیری
تلوار نہیں کھینچی آقا کا کہا مانا

اک تیر علی اصغر کی گردن پہ لگا آکر
معصوم کا ہنس دینا اور موت کا گھبرانا

برچھی علی اکبر کے سینے سے نکل آئی
دیکھا نہ گیا شاہ سے یوں دل کا نکل آنا

دربار میں فِضّہ نے لوگوں سے کہا رو کر
آئی نبی زادی تعظیم میں جھک جانا

بھولے گا زمانے کو منظر نہ کبھی ناصرؔ
معصوم کی میت کو شبیر کا دفنانا

میت علی اصغر کی ہاتھوں میں اٹھا بولے
اللہ تیرے آگے شبیرؔ کا نذرانہ

تا حشر رُلائے گا مولیٰ کی تیاری پہ
دلدل کی رکابوں سے بیٹی کا لپٹ جانا

ناصرؔ کا یہ دعویٰ ہے بنتا ہے حسینؑ ایسے
قرآن کے سانچے میں امامت کا ڈھل جانا

اَلْيَأْسُ عِتْقٌ مُجَدَّدٌ
(مخلوق سے) مایوسی ہر وقت تر و تازہ رہنے والی آزادی ہے۔

اَلرِّضَا ثَمَرَةُ الْيَقِيْنِ
رضا (الٰہی) دین کا ثمر ہے۔

اَلصَّبْرُ عُدَّةٌ لِلْبَلَاءِ
صبر بلاؤں کے لیے عطا کیا گیا ہے۔

اَلْعِفَّةُ شِيْمَةُ الْاَكْيَاسِ
پاکبازی ذہین لوگوں کی خصلت ہے۔

التماس سورہ فاتحہ برائے ایصال ثواب

مرحوم یوسف علی فضل بھائی

نوحہ

اک مظلوم ہوئے تن تے بارش تیراں دی
جیٹھ دی گرمی مجھاں سر تے شمشیراں دی

ترس نہ آیا تیر چلایا اصغر پیاسا مار مکایا
رہ گئی جگ وچ یاد جناب بے پیراں دی

اصغر آجا گل نال لاواں اکبر جیوے میں مر جاواں
صغرا تیر منائے اپنے ویراں دی

دین دی خاطر سر کٹوایا نیزے تے قرآن سنایا
لوک اجے دی گل کردے تفسیراں دی

عابد کیویں طوق سنبھالے رس رس ویر پیر لہو دے چھالے
رو وے زار و زار لوی زنجیراں دی

پنجتن دی جاگیر دی وارث بے پردہ تطہیر دی وارث
قیدی ہوگئی موت رولائی ویراں دی

گھر برباد بتول دا ہویا کعبہ قید رسول دا ہویا
زینب تے منزل آگئی تقدیراں دی

نوحہ

ارمان رہیا ارمان رہیا کیوں بعد حسین جہان رہیا
مظلوم دا صدقہ صلے علی ایمان رہیا قرآن رہیا

کیہ زینب آساں توڑ دیو
چادراں دی ضمانت موڑ دیو
دکھا ریو بیبیو زینب دا
غازی نہ رہیا نہ مان رہیا

کدی اکبر وار دکھایا شاہ
کدی اصغر نوں دفنایا شاہ
اکبر دی اذاں توں پیشی تک
شاہ بکھڑے کردا دان رہیا

پئے حال خلیل وی تکدے سن
نبی ذکر اے آنسو ڈھکدے سن
پیو سنیو اوبرچھی کڈدا رہیا
دم توڑ دا پتر جوان رہیا

فرمایا حر نوں زینب نے
نہیں بھولنے ویرا اے صدمے

افسوس کہ بھکیاں پیاساں دا
دو گھڑیاں تو مہمان رہیا

کسے قاری نمازی تکیانا
کسے تیر ستم دا ڈھکیا نا
وچ گودی پیو دی ہونٹاں تے
دودھ والا پھیر زبان رہیا

کدی بانگ اکبر دی روکنی نئیں
کدی پھوڑی شاہ دی موکنی نئیں
کدی ظلم کہانی روکنی نئیں
اے زینب دا احسان رہیا

تیرا وردی کوئی آیا نہ
کسے شمر توں آن چھوڑایا نہ
تیری قبر نہ داوی کول بنی
ارمان سکینہ جان رہیا

سچ بات نثار نے بول دتی
پیاسے نے حقیقت کھول دتی
وچ گرونا دے قرآن رہیا
پر دل وچ نہ ایمان رہیا

نوحہ

لاش مظلوم کی مقتل سے اٹھائی نہ گئی
حیف صد حیف ہے تربت بھی بنائی نہ گئی

کاش زینب کو کوئی بھائی کا پرسہ دیتا
اہل اسلام سے یہ ریت نبھائی نہ گئی

بابابا کی صدا گونج اٹھی زندان میں
مرتے دم تک بھی سکینہ کی رہائی نہ گئی

کیسی ویران تھی مدینے کی فضا بعد حسین
اس طرح اجڑی یہ بستی کہ بسائی نہ گئی

بڑھ کر فضہ ذرا زینب کو سہارا دینا
اب بھی دربار میں روداد سنائی نہ گئی

کر دیئے بھائی پہ قربان جگر کے ٹکڑے
عزمِ زینب ہے کہ روتے ہوئے پائی نہ گئی

لاش اکبر پہ جھکے کہتے تھے شاہِ شبیر
ہم سے افسوس تمہری پیاس بجھائی نہ گئی

جس پہ نازل ہوا قرآن نواسی اُس کی
قیدی امت کی بنی شام کے زندان گئی

نوحہ

راہوں میں ساربان کو چھاؤں ملی نہ سایہ
بے تاب دھوپ میں ہے زنجیر کا ستایا

پردیسیوں کی بستی میں تربت سکینہ
کس نے ہیں پھول ڈالے کس نے دیا جلایا

زینب کے سر میں اٹکی ہے ریت کربلا کی
رسی نے بازوؤں پہ کالا نشاں بنایا

زہرا کو یاد آیا پہلو کا کوئی صدمہ
درے کا نیل ماں کو زینب نے جب دکھایا

اجڑے گھروں میں گونجی آواز ہائے اکبر
صغرا کو جب پھوپھی نے رو کر گلے لگایا

جانا کچہریوں میں شیوہ نہ بیبیوں کا
ایسا کسی عدو نے دربار میں بلایا

کہتے تھے منزلوں پہ ماؤں سے رو کے بچے
امی وطن مدینہ کیوں اب تلک نہ آیا

حافظ [illegible] کر دکھلائے تو حافظ
نوکِ سناں پہ جس نے قرآں ہو سنایا

نوحہ

ہوکے مہمان محمد کا نواسہ آیا
دشتِ خونخوار میں لختِ دلِ زہرا آیا

شاہ نے کھینچ تو لی سینہ اکبر سے سناں
ساتھ لپٹا ہوا برچھی سے کلیجہ آیا

جو کہ گزری علی اصغر پہ وہ روداد نہ پوچھو
ہائے پیاسا لبِ دریا سے بھی پیاسا آیا

خون میں ڈوبی ہوئی اکبر کی جوانی دیکھی
ہائے آیا بھی تو کب قاصد صغرا آیا

قید خانے میں صدا گریہ وزاری کی ہے
طوق وزنجیر کو سجاد پہ رونا آیا

کوفیو شرم سے آنکھوں کو جھکائے رکھنا
ننگے سر حیدرِ کرار کا کنبہ آیا

ہائے اُس بچی کی مایوس نگاہیں شمسی
لوٹ کر جس کا چچا اور نہ بابا آیا

CAPRI CENTER

Shop C-49, 50 & 51, Ground Floor,
Karim Center, Zaibunnissa Street,
Saddar, Karachi-3.
Phone: 5218511

SPECIALIST:
Imported Jeans Pants, Coats,
Shalwar Kameez & Suits etc.,
also Tailors & Drepares
Asif Ali - Sadiq Ali

M. RAZA ELECTRIC CORNER

Deals in:
Imported & Local Electrical Goods Tube &
Bulbs, Dish Wire, Cable, Pins, Belt, Bottle
Fuse, VCR, VCD & Tape Leads etc.

NISAR HUSSAIN BHOJANI
Contact till 10:00 pm on 021-7750854 daily

**Shop #1, Falakh Numa Manzil, Next to
Lakhpati Hotel, Runchore Line, Karachi.**

نوحہ

ہم سے غمِ شبیر بھلایا نہیں جاتا
یہ داغ کلیجے سے مٹایا نہیں جاتا

لاشے تنِ شبیر پہ ہیں تیر نمایاں
بچی کو بھی سینے سے لگایا نہیں جاتا

قاسم کی نہ امید رکھو مادرِ قاسم
لاشے کی یہ حالت ہے کہ لایا نہیں جاتا

اٹھتے ہیں کبھی بیٹھتے ہیں مولا اکیلے
کیا لاشۂ فرزند اٹھایا نہیں جاتا

ہے لاشۂ اکبر پہ کھڑی پیاس کی بچی
خطِ فاطمہ صغرا کا سنایا نہیں جاتا

ماتم کے لئے اشک بہانے کے یہ دن ہیں
میلہ تو محرم میں منایا نہیں جاتا

نوحہ

خونِ حسین چادرِ زینب کی داستان
کانپی زمین سن کے جسے روئے آسمان

یا مصطفےٰ ردائیں بھی امت نے چھین لیں
اب جائے سر چھپائیں تیری بیٹیاں کہاں

زینب کے بازوؤں میں رسن کیا اندھیر ہے
عباس باوفا علی اکبر جواں کہاں

زہرا کے لاڈلے کے گلے پہ چھری چلی
زینب کے بازوؤں میں بندھی رسیاں کہاں

وحشت سے قتل گاہ میں جو بیٹے گزار رات بھر
اصغر کو جنگلوں میں پکارے گی ماں کہاں

بعدِ حسین سوئی سکینہ نہ چین سے
بھولے گی ہائے شمر کی وہ جھڑکیاں کہاں

الْاَمْرُ قَرِيْبٌ
امر (موت یا قیامت) نزدیک ہے۔

اَلْمُنَافِقُ مُرِيْبٌ
منافق ہمیشہ وسوسہ کا شکار ہے۔

نوحہ

ہائے شبیر کو مہمان نہ بنایا ہوتا
ہائے زہرا کا کلیجہ نہ دکھایا ہوتا

شاہ پہ آتا نہ بڑھاپا نہ کمر خم ہوتی
علی اکبر کا جو لاشہ نہ اٹھایا ہوتا

حرملا یہ تو بتا کیا تیرا نقصان ہوتا
پانی بے شیر کو تو نے جو پلایا ہوتا

بنتِ زہرا تیری چادر کو نہ لٹتا کوئی
سر پہ عباسِ علمدار کا سایہ ہوتا

جس کی عظمت کے کرے پورے تقاضے سورج
سر برہنہ اسے بازار نہ لایا ہوتا

اے مسلمان تیری بخشش کی وہ ضامن ہوتی
کاش تو نے دلِ زہرا نہ دکھایا ہوتا

اَلْعِلْمُ يُنْجِيكَ، اَلْجَهْلُ يُرْدِيكَ
علم تجھے نجات دلائے گا، جہل تجھے برباد کرے گا۔

اَلْمَوْتُ مُرِيحٌ
موت راحت دیتی ہے۔

نوحہ

ہائے کیوں نہ کیا لاشہ مظلوم دفن تیرا
مقتل کی خاک بن گئی شبیر کفن تیرا

اب کون بچانے کو آئے گا مدینے سے
ہے دور کربلا سے شبیر وطن تیرا

اک دن میں کئی لاشے نکلے ہیں ترے گھر سے
آباد اب نہ ہوگا زہرا یہ صحن تیرا

اجڑی ہوئی زینب نے مقتل میں تیرے آکر
پتھروں سے ہے نکالا شبیر بدن تیرا

شبیر کے لاشے سے آواز یہ آتی تھی
ہر زخم سے زیادہ ہے درد بہن تیرا

ماں کہتی تھی قاسم کی اٹھ لعل لگا مہندی
تیرے لاشے پہ لائی ہے زینب بھی شگن تیرا

اکبر کا کہیں لاشہ کہیں بازو ہیں غازی کے
اجڑا ہے برچھیوں سے ہائے باغِ عدن تیرا

سجاد مہاری کو جکڑا ہے زنجیروں سے
کعبہ چلا ہے کوفے پابندِ رسن تیرا

ہر پھول کو نیزے پہ بے جرم سجایا ہے
ملت کے بھی سر بلند ہے شبیر چمن تیرا

گو تخت نشینِ تو ہے اے قاتلِ شبیری
چلنے کبھی نہ دیں گے اب قیدی جتن تیرا

پیاسا ہوں کئی دن سے مجھے پانی پلا دینا
سُنا کیسے حُرملا نے اصغر یہ سخن تیرا

سورج بھی تڑپتا ہے جلتا ہے تیرے غم میں
ہائے زخم چومتی ہے ہر اک کرن تیرا

ہائے نہر کا ساحل اور تشنہ لبی شاہ کی
پیاسا حسین مہمان لب نہر لبن تیرا

مظلوم کے تم نوحے بے خوف لکھو عادلؔ
زہرا کرے گی بخشش انشاءاللہ یہ فن تیرا

اَلْعُمْرُ اَنْفَاسٌ مَعْدُوْدَةٌ
عمر درحقیقت چند گنے ہوئے سانسوں کا نام ہے۔

اَلْعِلْمُ مِصْبَاحُ الْعَقْلِ
علم عقل کا چراغ ہے۔

نوحہ

جب کبھی غیرتِ انسان کا سوال آتا ہے
بنت زہرا تیرے پردے کا خیال آتا ہے

درمیان لاشوں کے تنہا نظر آتے ہیں حسین
جبکہ عاشور کے سورج پہ زوال آتا ہے

موت کس سوچ میں ہے لاشۂ اکبر پہ کھڑی
کیا پیغبر کی جوانی کا خیال آتا ہے

یہ علمدار کا بیٹا ہے کہ پانی جو ملے
جا کہ بیمار کی زنجیر پہ ڈھال آتا ہے

حقِ زہرا تیرے چھن جانے کا افسوس نہیں
پر گواہوں کی شرافت کا خیال آتا ہے

نیام میں رہنے دو تلوار حسین ابنِ رسول
موت کی بات کو اصغر تیرا ٹال آتا ہے

اَلْمَوَدَّةُ اَقْرَبُ نَسَبٍ
محبت سب سے قریب کا رشتہ ہے۔

نوحہ

خونِ شبیر بہایا ہے مسلمانوں نے
پاک زہرا کو ستایا ہے مسلمانوں نے

جو سقیفہ میں بنی تھی ہے یہ تدبیر وہی
بابِ زہرا پہ لگی جو ہے یہ تحریر وہی
ہائے خیموں کو جلایا ہے مسلمانوں نے

کلمہ گو تیری وفاؤں کا ہیں چرچا کرتے
اس لئے روتے عزادار ہیں ماتم کرتے
ہائے یتیموں کو رلایا ہے مسلمانوں نے

دیا معصوم کو پانی کس زباں سے میں کہوں
پیٹ کر سر کو کہا زینب و کلثوم نے یوں
ہائے تیروں سے پلایا ہے مسلمانوں نے

آلِ احمد پہ بھلا کس نے ستم ڈھایا ہے
لالِ سجاد کی آنکھوں نے یہ بتلایا ہے
ہائے بازاروں میں پھرایا ہے مسلمانوں نے

نوحہ

سبحان رب العلیٰ و حمدہٖ
زیرِ خنجر یہ صدا تھی مولائے شبیر کی

سینہ یاسین پہ شمر ظالم ہے چڑھا
تیر و تیغ و برچھیوں میں مظلوم آقا ہے گھرا
کند خنجر اور گردنِ شاہ دینِ شبیر کی

کر دیا پامال لاشہ وارثِ کونین کا
آ گئے پھر خیمہ گاہ میں اور لوٹی ہے ردا
آلِ احمد کی مسلمانوں نے یہ توقیر کی

ہوش کر لو اے علی عابد سارے خیمے جل چکے
بھائی بھتیجے میرے ہائے اک دن میں سارے مر چکے
ایک تو ہی ہے نشانی ماں جائے شبیر کی

چادریں ہوتیں اگر تجھ کو کفن پہناتی میں
نانا کے روضے میں بھائی قبر تیری بنواتی میں
پوری یہ ہو سکی نہ حسرت تیری ہمشیر کی

نوحہ

ملتی ہی نہیں کوئی مثال ایسی دہر میں
بے گور و کفن بھائی تو ہمشیر سفر میں

حق فاطمہ زہرا کا غصب جس نے کیا ہے
وہ دوست بھلا کیا ہے پیغمبر کی نظر میں

ترستی تھیں خواتین ملاقات کو جس سے
زینب سرِ عریاں ہے اسی کوفہ شہر میں

خاموش چلی جاؤں بھلا شام میں کیسے
شبیر کا لاشہ ہے میری راہ گزر میں

عابد نے کہا خون یونہی روتا رہوں گا
پھوپھی کی اسیری نے کیے زخم جگر میں

چھ ماہ کے بیٹے کو بھی نیزے پہ چڑھایا
کیا چھوڑا ہے امت نے میرے بھائی کے گھر میں

بہتے ہیں غم شاہ میں جو آنسو وہ کہاں ہے
محشر میں ملے گا وہ تمہیں لال و گوہر میں

کیونکر نہ امیر آج کہیں غم کا یہ نوحہ
ہر ظلم کا منظر ہے میری دیدہ و تر میں

نوحہ

چلو حسین تمہیں کربلا بلاتی ہے
صدائے فاطمہ زہرا لحد سے آتی ہے

طواف کرتا تھا جس گھر کا خانہ کعبہ
کہ حاجیوں کی جماعت وہ گھر جلاتی ہے

قدم حسین اٹھاتے ہیں سوئے کربوبلا
قدم سے لپٹی ہوئی کائنات جاتی ہے

خبر ہے شام غریباں تیرے اندھیرے کو
نبی کے روضے پہ صغرا دیئے جلاتی ہے

بتا اے ماہ محرم یہ کون بی بی ہے
وہ بال کھولے کے جس چاند دیکھے جاتی ہے

یہ کون بی بی ہے اور کس کی راہ تکتی ہے
نہ موت آتی ہے اس کو نہ نیند آتی ہے

نوید کیا ہوا لبیک کیوں نہیں کہتے
صدا تو دشت سے ہل من کی اب بھی آتی ہے

علم کمیٹی کی جانب سے سالانہ مخصوص پروگرام

۱) علم کمیٹی ذوالحج کے پہلے اتوار کو کوئٹہ میں علم حضرت عباسؑ صبح کے وقت اتارتے ہیں اور اسی روز شام کو علم مبارک کو بلند کیا جاتا ہے۔

۲) علم کمیٹی ۲۸ ذوالحجہ سے پہلے آنے والے اتوار کو حسینی باغ نمبر ۲ میوہ شاہ میں علم مبارک صبح کے وقت اتارتے اور اسی روز شام کو علم مبارک کو بلند کیا جاتا ہے

۳) اسی طرح ۲۵ محرم کے آس پاس آنے والے اتوار کو حسینی باغ نمبر ۲ میں علم امام زین العابدینؑ اتارا جاتا ہے اور اسی روز شام کو علم مبارک امام زین العابدینؑ کو بلند کیا جاتا ہے۔

۴) علم کمیٹی کی جانب سے جشنِ حضرت عباسؑ ۷ رجب کے آس پاس آنے والے اتوار کو حسینی باغ نمبر ۲ میں پرچم حضرت عباسؑ لہرایا جاتا ہے۔

۵) علم کمیٹی کی جانب سے جشنِ امام حسینؑ ۳ شعبان کے آس پاس آنے والے ہفتہ کی شب کو بمقام خوجہ مسجد کے سامنے منعقد کرتی ہے۔

۶) اس کے علاوہ علم کمیٹی کی جانب سے خیرپور ناتھن شاہ سپر ہائیوے لاڑکانہ خراسان کے قریب صدائے زینب نزد چاگلہ اسٹیریٹ میں علم مبارک حضرت عباسؑ نصب کر چکے ہیں۔ الحمد اللہ

۷) علم کمیٹی کے ہر پروگرام میں الحمد اللہ نذرِ مولا کا بھی انتظام کیا جاتا ہے۔

نوحہ

جس نے سجدہ کیا چاند زہرا کا تھا خنجر تلے
جس کا کوئی نہ رہا چاند زہرا کا تھا خنجر تلے

ویران کرب وبلا آباد جس نے کیا
امت نے کیونکر بھلا کاٹا ہے اس کا گلا
نوکِ سناں جس نے قرآن پڑھا
چاند زہرا کا تھا ـــــــ

سکینہ کے ڈر لے گئے غازی کے بازو کٹے
شمر طمانچے مارے کس جرم کی سزا
ہے یہ سزا جس کا کوئی نہ رہا
چاند زہرا کا تھا ـــــــ

اصغر نے کی جان اللہ قاسم کے ٹکڑے ہوئے
عون و محمد عباس اکبر بھی مارے گئے
مارے گئے خون دختر کا تھا
چاند زہرا کا تھا ـــــــ

نوحہ

خواب ابراہیم کی تعبیر دی شبیر نے
ابتداء بھائی نے کی انتہاء ہمشیر نے

آنکھوں سے پٹی الٹا کر دیکھو لیجیے یا خلیل
سینہ اکبر سے برچھی کھینچ لی شبیر نے

کسطرح بھولے گی مادر ہائے وہ اٹھارہ سال
حسرتیں پوری نہ ہونے دی تیری تقدیر نے

آسماں کانپا تڑپ اٹھی زمیں کربلا
کیا قیامت توڑ دی تھی حرملا کے تیر نے

لاشہء اکبر پر غش کھا کے گرے ابن علی
جانے خط میں کیا لکھا تھا بھائی کو ہمشیر نے

ہو نہ یوں بے پردہ کوئی اور نہ برباد ہو
ننھے ہاتھوں سے دعا کی دخترِ شبیر نے

ہر طرف ڈھونڈا نظر آیا نہ جب لعل حسن
کسطرح ہو چاند میرے دی صدا شبیر نے

ناتواں عرفانؔ دین کو خوں بہتر (۷۲) کا دیا
اِسطرح دیں کو بقا دی ابن خیر گہر نے

نوحہ

کٹتا ہے گلا رن میں فرزندِ پیمبر کا
اب کون محافظ ہے زینب تیری چادر کا

منہ ڈھانپے ہوئے مادر بے شیر کو روتی ہے
یاد آتا ہے جھولے سے گرنا علی اصغر کا

شبیر یہ کہتے تھے عباس کہاں ہو تم
ہم سے نہیں اٹھتا ہے لاشہ علی اکبر کا

شاہ لاشہ قاسم کے ٹکڑے تو اٹھلائے
سر کھول کے بہنوں نے ماتم کیا شوہر کا

شاید کسی ظالم نے زینب کی ردا چھینی
اٹھ اٹھ کے گرا لاشہ عباس دلاور کا

ظالم کے طمانچوں سے بے حال سکینہ ہے
دم ہی نہ نکل جائے شبیر کی دختر کا

گو زخمِ اثر گہرے بیمار کے دل پہ ہے
غم کھا گیا عابد کو زینب کے کھلے سر کا

نوحہ

چھاؤں میں تیغوں کی یثرب کا مسافر سو گیا
دین بچانے کو فقط باقی ہے زینب کی ردا

کان دکھتے ہیں تو اٹھتی ہے تڑپ کر نیند سے
پوچھتی ہے ماں تیرے صدقے سکینہ کیا ہوا

کس کے سینے پہ سوؤں مجھ کو نیند آتی نہیں
رکھ کر سر بابا کے لاشے پہ سکینہ نے کہا

ہم نہیں آئیں گے اب اور تم طمانچے کھاؤ گی
چوم کر بیٹی کا سر شبیرِ بے کس نے کہا

چھوڑ کے روتی سکینہ آئے میدان میں حسین
شاہ کو بچھڑی ہوئی بیٹی کا خط بھی آ گیا

بولی زینب اب ہماری چادریں لٹ جائینگی
خون میں ڈوبا ہوا جب نظر آیا علم عباس کا

ہو خدا حافظ کہ پھر تم سے نہ ملنے پاؤں گی
بھائی کی گردن کے بوسے لے لئے زینب نے کہا

رات کو آؤ گے بابا یہ بتا کے جایئے
روئی بابا سے لپٹ کر اور سکینہ نے کہا

قتل کر دیتے محمد کو مسلمان بے دریغ
راز یہ کرب و بلا میں قتلِ اکبر سے کھلا

رہ گئیں تنہا علی کی بیٹیاں بن میں نثار
سامنے لاشے پڑے ہیں وارثوں کے جا بجا

FIVE STAR COMPUTERS

ALL KIND OF COMPUTERS
AND ACCESSORIES

MADNI HEIGHTS, JM-2/190,
AMIL COLONY, KARACHI.
MOBILE: 0300-8267635
RES: 7214996

علم کمیٹی حسینی باغ نمبر ۲

ممبر
عابد علی حسین علی

علم کمیٹی حسینی باغ نمبر 2
(صدر)
شبیر حسین علی محمد

نوحہ

وشتِ خوں خوار میں سر شاہ کٹانے آئے
بنتِ زہرا تیری غربت کے زمانے آئے

ہے کسی باپ کی ہے شبیر سے دیکھی نہ گئی
ماں کی آغوش سے پانی کے بہانے آئے

رو کے شاہ کہتے تھے اکبر میرا کوئی نہ رہا
دو صدا باپ کہاں لاش اٹھانے آئے

وارث لاشہء شبیر نہ آیا کوئی !
لوگ ہر لاش پہ حق اپنا جتانے آئے

رو کے کہتی تھی سکینہ کہ چچا آئے نہ تم
اب تو آجاؤ گھر لوگ جلانے آئے

ڈھل چکی شام یتیمی کی سکینہ سے کہو
اب کہاں بابا جو سینے پہ سلانے آئے

حشر برپا ہوا خیموں میں علمدار اٹھو
سر کھلے کیسے بہن تم کو بلانے آئے

رسم دنیا ہے مسلمانوں ذرا ساتھ چلو
شاہ اصغر کے لئے قبر بنانے آئے

چھین لی شمر نے احمد کی نواسی کی رِدا
کون عباس کو دریا پہ بتانے آئے

وقت آخر کہا اکبر نے تڑپ کر بابا
ہم کو وعدے نہیں صغرا کے نبھانے آئے

منزل کرب و بلا دیکھ کے رویا قاصد
کس کو صغرا کا وہ پیغام سنانے آئے

ہوش سجاد کو غش سے نہیں آتا ورنہ
شمر اور ہاتھ سکینہ پہ اٹھانے آئے

رو دیئے جو نہ رہے عون و محمد قاسم
تم بھی عباس مجھے چھوڑ کے جانے آئے

رات گہری ہوئی جاتی ہے صدا دو اصغر
ماں کہاں آگ کلیجے کی بجھانے آئے

شب کے سناٹے میں بکھرے ہوئے لاشے یوسف
آہ ! وہ لوگ جو اسلام بچانے آئے

اَلْغَفْلَةُ ضَلَالَةٌ ، اَلْغِرَّةُ جَهَالَةٌ
غفلت بھٹکنے کا (سبب) ہے ، خود فریبی (دراصل) نادانی ہے ۔

نوحہ

غربت میں محمد کا پسر مارا گیا ہے
زینب کا نہیں کوئی چھننے کو ردا ہے

ماں روتی ہے بے شیر کے جھولے سے لپٹ کر
اصغر کی جُدائی نے جگر چیر دیا ہے

ہے آگ کلیجہ میں لگی کیا کرے مادر
تنہائی میں بے شیر کو دل ڈھونڈ رہا ہے

شہ ٹھوکریں کھاتے ہوئے میدان کو چلے ہیں
نیزہ علی اکبر کے سینے پہ لگا ہے

اے درد ٹھہر جا کہ جوان بیٹے کا لاشہ
اک باپ ضعیفی میں اٹھانے کو چلا ہے

شہ کہتے تھے اب کس کو سنائیں خطِ صغرا
اکبر تو میرا خاک پہ دم توڑ چکا ہے

ٹکڑے دلِ شبیر کے ہیں یا لاشہ قاسم
شہ کہتے تھے پھر بھائی حسن مارا گیا ہے

عباس کے مرنے پہ کہا بنتِ علی نے
سیدانیو اب خطرے میں ہم سب کی ردا ہے

کرتے ہیں سلام آخری شہ اہلِ حرم کو
سر پیٹتی ہیں بیبیاں کہرام بپا ہے

شبیر سے لپٹی ہے سکینہ دم رخصت
اسکو بھی یقین ہے پدر مرنے کو چلا ہے

کٹنے لگا حلقوم شہ تشنہ دہن کا
آغوش میں سر فاطمہؑ زہرا نے لیا ہے

ہے کون جو اب آکے سکینہ کو بچائے
عابد ہے سو ویرانے میں بے ہوش پڑا ہے

دریا کی طرف دیکھ کے روتی ہے سکینہ
دُر چھن گئے بچی پہ طمانچوں کی جفا ہے

زہرا کی صدا آتی تھی پہرے پہ ہے زینب
عباس میرا لال کہاں سویا پڑا ہے

بے پردہ ہیں شہزادیاں مجبور ہے عابد
گردن کو جھکائے سر دربار کھڑا ہے

اسلام ابد تک ہے اثر مٹ نہیں سکتا
خونِ ابوطالب نے اسے زندہ کیا ہے

نوحہ

اے شام غریباں اے شام غریباں
سادات کے خیموں سے اٹھتا ہے کیوں دھواں

کیوں روتی ہے کیوں خاک پہ سوتی ہے سکینہ
خیام سے آتی ہے صدا ہائے مدینہ
بکھرے ہوئے لاشے ہیں کیسا ہے یہ سماں

اصغر کا نہ جھولا ہے نا اکبر کی اذاں ہے
کیوں چاندنی شب میں یہ اسیری کا سماں ہے
کیوں پہرے پہ زینب ہے عباس ہے کہاں

اے شام الم تو نے یہ کیا کر دیا بن میں
تطہیر کی وارث کو کھلے سر کیا بن میں
یہ گھر نا اگر ہوتا جاتی تو پھر کہاں

چھ ماہ کے بچے کو عدو ڈھونڈ رہے ہیں
نیزوں سے وہ کربل کی زمیں کھود رہے ہیں
مارے تو بہتر ہیں اصغر کا سر کہاں

نوحہ

ہائے زہرہ کے بھرے گھر کو جلاتے کیوں ہو
دل محمد کا لحد میں بھی دکھاتے کیوں ہو
جس کی عظمت کی قسم کھاتا ہے قرآں لوگو
اس کی بیٹی کو بازاروں میں پھراتے کیوں ہو
جن کو خالق نے کیا خلد بھی کوثر بھی عطا
بوند پانی کیلئے پیکاں چلاتے کیوں ہو
کئی راتوں کا یہ جاگا ہے ذرا سونے دو
ہائے بیمار کے زیور کو ہلاتے کیوں ہو
جن کے پردے کے لئے چادر تطہیر آئی
سر برہنہ انہیں دربار بلاتے کیوں ہو
دم جو نکلا علی اکبر کا تو قاصد نے کہا
ہائے تصویر محمد کو مٹاتے کیوں ہو
دین احمد کی ہے پہچان یہ پرچم لوگو
پھر علمدار کے پرچم کو جلاتے کیوں ہو
اس کو پہچانو مسلمانوں نبی زادی ہے
کلمہ پڑھتے ہو تو بازار سجاتے کیوں ہو
روئے سردار تو کہتے ہو کہ کافر ہے یہ
رویا جو غار میں تم اس کو بچاتے کیوں ہو

نوحہ

یہ شامِ غریباں ہے یہ شامِ غریباں ہے
جلتے ہوئے خیمے ہیں بکھرا ہوا ساماں ہے

بے جرم و خطا کس نے مارا ہے بہتر کو
جس نے یہ ستم ڈھایا کیسا وہ مسلماں ہے

شہزادی زینبؑ سے پوچھو کے ہوا کیا ہے
ہیں آپ نبی زادی سر آپ کا عریاں ہے

نہ عونؑ و محمدؑ ہیں قاسمؑ ہیں نہ اکبرؑ ہیں
نہ ابنِ مظاہر ہیں نہ بازوے سلطان ہیں

ناموسِ محمدؐ کی توقیر ذرا دیکھیں
سب خاک پہ بیٹھے ہیں کوئی نہیں پرساں ہے

رخسار طمانچوں سے نیلے ہیں سکینہؑ کے
کانوں سے لہو جاری جھلسا ہوا دامن ہے

بیواؤں کو بالوں سے کھینچا ہے لعینوں نے
یہ کیسے درندے ہیں کوئی نہیں انساں ہے

ہم کو بھی زیارت کو اک روز بلا اُس کی
اے کربوبلا تیرا جو آج بھی مہماں ہے

نوحہ اسیران شام

از قلم:۔ جناب گوہر جارچوی:۔

بین کرتا ہوا خاک اُڑاتا ہوا تشنہ لب بے ردا لو چلا قافلہ
سُن کے شورِ فغاں ایک کہرام ہے برسرِ کربلا لو چلا قافلہ

رسمِ پردہ گری جسکے گھر سے چلی شاہ زادی وہی بے ردا ہو گئی
مرنہ جائے کہیں غم سے بنتِ علیؑ ہائے اب کیا ہوگا لو چلا قافلہ

اپنی صورت دکھا دو مجھے میری جاں پھر خدا جانے آنا ہو یا کہ نہ ہو
آؤ اکبرؑ اٹھو ہم کو رخصت کرو ماں نے رو کے کہا لو چلا قافلہ

ثانیٔ فاطمہؑ بنتِ شیرِ خدا کیسے بازار میں جائے گی بے ردا
کیسے طے ہوگا وہ شام کا راستہ دور ہی ہے فضا لو چلا قافلہ

پیار سے جسکو پالا تھا شبیرؑ نے اسکو جکڑا گیا طوق و زنجیر سے
راہِ پُر خار پر پا برہنہ سفر کیسے ہوگا بھلا لو چلا قافلہ

راکھ خیمے ہوئے سب اثاثہ لٹا بے سہارا پیمبرؐ کا کنبہ ہوا
شامِ غربت کے قیدی چلے شام کو لے چلے اشقیا لو چلا قافلہ

ہیں نبی زادیاں سر کھلے بے ردا کیا غضب ہو گیا کیا ستم ہو گیا
بے کجاوہ سواری اور آلِ عبا شور ماتم اٹھا لو چلا قافلہ

جنکی چاہت پہ کونین کو ناز ہے جسکا ثانی زمانے میں کوئی نہیں
چاہنے والے وہ بھائی وہ بہن ہو رہے ہیں جدا لو چلا قافلہ

چار جانب سے یہ آ رہی ہے صدا الوداع الوداع الوداع الوداع
اپنے پیاروں کے لاشوں سے ہو کے جدا خوں رلاتا ہوا لو چلا قافلہ

حال اس وقت کا کیسے گوہر لکھے سوئے مقتل سبھی رو دیئے
سب شہیدوں کے لاشے تڑپنے لگے جب یہ آئی صدا لو چلا قافلہ

AL-ASIF FURNITURES

Specialist:

American Kitchen Office, Home Furniture,

Deco Paint and Polish Furniture

تبرکات اور ممبر چھوٹے عزاخانہ تیار کئے جاتے ہیں

کلیٹن گارڈن، نزد عزاخانہ زہرہ، عامل کالونی، کراچی

Phone: 5052680

نوحہ

قیدی بنی کھڑی ہے کربل میں زہرہ ثانی
بھولے گی کیسے زینب ہائے بعد از نبی جو کی ہے امت نے مہربانی

زہرہ بھی دعا دیتیں مولا سے اجر ملتا
اس کام کے صدقے میں فردوس میں گھر ملتا
کربل میں مسلمانوں ہائے دو گھونٹ پلا دیتے اصغر کو اگر پانی

پابند رسن زینب چادر بھی نہیں سر پہ
ٹوٹی ہے قیامت وہ زہرہ کے بھرے گھر پہ
بازو بندھے ہوئے ہیں ہائے حیدر کی بیٹیوں کے ہے شام کو روانی

کربل نہ گئی بی بی بیٹھی ہو مدینے میں
ہائے برچھی لگی کیسے تیرے بھائی کے سینے میں
مر جائے گی صغرا تو ہائے زینب نے جب سنائی اکبر کی یہ کہانی

ماتم نماز تیری قائم نماز کر لو
زہرہ کی دعاؤں سے دامن کو اپنے بھر لو
مولا کا ذکر کرنا ہائے زینب کو رونا اختر مومن کی ہے نشانی

قیدی بیمار سید آنکھوں سے لہو جاری
زینب کی اسیری پہ رویا ہے عمر ساری
بھولا نہ مرتے دم تک ہائے کر کر کے یاد رویا اکبر کی نوجوانی

سیدانیوں نے کھوئے کیسے گھروں کے تالے
جو کر گئی تھی صغرا بیمار کے حوالے
آباد پھر ہوئے نہ ہائے سادات کے گھروں کی ایسی ہوئی ویرانی

شہر نبی میں جاؤں یہ نام تک نہ لوں گی
جب تک رہوں گی زندہ زینب کے سنگ رہوں گی
فضہ نے حسب وعدہ ہائے زینب کی لحد پہ ہی چھوڑی ہے دنیا فانی

نوحہ

اٹھ توں لاہنا زینب دا معمولی گالھ نئیں
پیاچپ کر کے کھنڈ تے چابک کھانا زینب دا معمولی گالھ نئیں

مینوں کوئی نئیں دیندا میں منگ منگ تھک گئیاں
عباس دی لاش کولوں ونج برقعہ منگنا زینب دا معمولی گال نئیں

اک جا تے رک گئی اے رب جانے کیا لبدی
پتھراں دے ڈھیر وچوں شبیر نوں لبھنا زینب دا معمولی گال نئیں

متاں ای جا دفن ہووے متاں او جا دفن ہووے
مٹیاں تے بے بے کے اصغر نوں لبھنا زینب دا معمولی گال نئیں

پیا لاش بہتر اے کسے لاش دا سر کوئی نئیں
شرما کے لاشاں چوں رک رک لنگھنا زینب دا معمولی گال نئیں

علم کمیٹی حسینی باغ نمبر ۲

ممبر

ابو القاسم یوسف علی

نوحہ

بڑاارمان ہے تینوں کفن لپوا نہ سکی
شہید کربلا تیری قبر بنا نہ سکی
یتیم بالاں نوں لب لب کے میں لیاوندی ریاں
تمام رات ای ناد علی ساندی ریاں
تیری میں لاش تے تائیں حسین نہ سکی
تیرے تے بعد لعیناں نے خیمے ساڑے نے
تیری سکینہ نوں ظالم طمانچے مارے نے
میں تیری لاڈلی نوں شمر توں چھڑا نہ سکی
وطن چ مخملی مسند تے جیڑا بیندا رئیا
عباس کادے بازاراں چ کوڑے سیندا رئیا
جدوں وی گر گیا سجاد میں اٹھا نہ سکی
بیگانے دیس چ بھل گئی میں اپنے سارے ورم
بھلایا پتراں دا صدمہ حسین تیری قسم
او تیرا زین توں گرنا مگر بھلا نہ سکی
کیوں لوگ کیندے نے شیعاں دی صرف عادت اے
توقیر ماتم شبیر او دی سنت اے
جیڑی حسین دے لاشے تے وین پا نہ سکی

نوحہ

ے نانا تیرا دین بچانے میں چلی ہوں
تیرے پسر کا ساتھ نبھانے میں چلی ہوں

سر دیں پہ ہو گا قرباں دیں کے اصول کا
قربان ہو گا پردہ جناب بتول کا
مفہوم تیرے دیں کا بتانے میں چلی ہوں

باطل کے ہر ستم کو نانا میں سہوں گی
اسلام زندہ باد میں جا جا کے کہوں گی
قصر یزیدیت کو گرانے میں چلی ہوں

تفسیر ہوں میں نانا ناطق قرآن کی
زینب ہے نام بیٹی ہوں کل ایمان کی
قرآن بازاروں میں سنانے میں چلی ہوں

تیری سند کے ٹکڑے کر دوں گی میں رقم
ام البنین کے چاند علمدار کی قسم
ہزیان کا الزام مٹانے میں چلی ہوں

تا حشر زمانے میں اسلام رہے گا
سادات رہے گی تیرا قرآن رہے گا
تیرے دین پہ جاگیر لٹانے میں چلی ہوں

سنگ باری جفا ہو گی سوئے دیں کے عدو سے
رنگ لال ہو گا سر کا میرے سر کے لہو سے
یوں شمع توحید جلانے میں چلی ہوں

نوحہ

زینب ہے سر برہنہ چراغوں کو بجھاؤ
اے کلمہ پڑھنے والوں نہ بازار سجاؤ

سن لو یہ آ رہی ہیں اذانوں کے صدائیں
زہرا کی بیٹیوں کے نہیں سر پہ ردائیں
یہ اجرِ رسالت ہے مسلمانوں بتاؤ

کتنے ہی درد لے کے چلی کربوبلا سے
رنگ لال ہوا بالوں کا امت کی جفا سے
پتھروں سے نا مارو یوں ستم لوگو نا ڈھاؤ

مظلوم کی بیٹی پہ یتیمی کا یہ عالم
بہلاتے طمانچوں سے رہے ملی کو ظالم
معصومہ ہے پیاسی اسے پانی تو پلاؤ

روتا ہے لہو عابد بیمار کو دیکھو
ہائے طوق و رسن قافلہ سالار کو دیکھو
زخمی ہے زیادہ نہ یوں زنجیر ہلاؤ

مصداق پر یداللہ نواسی ہے نبی کی
حسنین کی ہمشیر ہے بیٹی ہے علی کی
کچھ خوفِ خدا لوگوں کرو پردہ تو بناؤ

نوحہ

مظلومِ کربلا کی عزادار آگئی
زینب برہنہ سر جو بازار آگئی

تلوار کے بغیر لڑوں گی میں ایسی جنگ
خطبے پڑھوں گی ایسے کہ دشمن بھی ہونگے دنگ
دیکھو حسین تم بھی ہمارے جہاد کو
زینب ہے آج بن کے علمدار آگئی

زینب نے زندگی میں نہ دیکھی کوئی خوشی
روتی ہوئی وہ شام کی راہوں میں مرگئی
تنہا لحد میں بھائی کو رونے کے واسطے
سرکار پنجتن کی وہ غمخوار آگئی

آیا سوال جب کبھی دین کے اصول کا
آیا ہے کام خون علی و بتول کا
سُنت ادا بتول کی کرنے کے واسطے
شبیر کی بہن جو دربار آگئی

جس کے حیا سے شمس نے خود کو چھپالیا
امّت شقی نے قیدی اُسی کو بنالیا
کرب و بلا کے دشت سے بازار شام میں
چادر لٹا کے قافلہ سالار آگئی

محشر کے روز آئیں گی جب نائبِ بتول
تو یہ کہیں گے خدا سے میرے رسول
زندہ رکھے ہیں جس نے ارادے حسین کے
یارب وہ میرے دین کی مددگار آگئی

AMIR ELECTRIC WORKS
(GOVT. LICENCED ELECTRICAL CONTRACTORS)

DEALS IN ALL KINDS OF
ELECTRICAL FITTINGS

PRINCESS SHIREEN BUILDING.
PARIA STREET, KHARADAR,
KARACHI.
MOBILE: 0300-8226256

نوحہ

زینب کے لٹ جانے کا جس دل میں غم نہیں
اُس دل پہ کبریا کا ہوتا کرم نہیں

ستر.. پہ قدم کا فاصلہ سیدؑ کی قتل گاہ
زینب کے حوصلے کی نہیں کوئی انتہا
رکھتی ہے دید بھائی پہ ہلتے قدم نہیں

آیا شام کا بازار تو گھبرا کے پردہ دار
پوچھا سکینہ بی بی نے زینب سے بار بار
منزل بازارِ شام کیوں ہوتی ختم نہیں

مت مارو مجھ کو کوفیوں بابا میرا علی
اماں میری بتول ہے نانا میرا نبی
باغی کی بہن کہتے ہو آتی شرم نہیں

پہنچا بازارِ شام میں شبیر کا
منظر جو دیکھا شام کا عابد نے خون بہا
کنبہ رسول پاک کا سر پہ ردا نہیں

چرچہ تھا جسکی شادی کا ہونا تھا جسکا بیاہ
ہائے ستمگروں نے دیا خاک میں ملا
قاسم کے ٹکڑے کردئے سالم بدن نہیں

نوحہ

دیارِ شام میں جب بے کسوں کی شام ہوئی
بلا کی قید نبی زادیوں کے نام ہوئی

سہارا عابدِ بیمار کو جو دینا تھا
تو بڑھ کے بنتِ علی نائب امام ہوئی

دیا نہ ساتھ کسی نے بھی راہ کوفہ میں
تمام قوم جفا ظلم کی غلام ہوئی

مجال کس کی تھی ان کے خطاب کو روکے
علی کی بیٹی جو حاکم سے ہمکلام ہوئی

نبی کی آل اسیری کی سختیاں کاٹے
یزیدوں تم سے یہ ہی حد احترام ہوئی

ہمیشہ یاد جو آتے رہے چچا بابا
سکینہ قید میں روئی ہے جب بھی شام ہوئی

کسی نے جا کے نہ صغریٰ سے حال دل پوچھا
غریب کے لئے ہر صبح ایک شام ہوئی

سفر میں اہل حرم کی نہ سختیاں پوچھو
جو زندگی تھی وہ آہ و بکا کے نام ہوئی

مجھے حسین کے غم سے ملا ہے یہ اعجاز
تیرے سخن کی صدا امامی پیام ہوئی

نوحہ

ردا ہے سر پہ نہ بھائی کا سر پہ سایا ہے
الٰہی خیر ہو بازار شام آیا ہے

وہ جسکی شادی کا سامان ہی نرالا تھا
وہ جسکو ماں نے بڑی منتوں سے پالا تھا
کہاں سے خون کی مہندی لگا کے آیا ہے

وہ جسکے پھول نشانِ رضائے نیردان تھے
وہ سہرا مادرِ قاسم میں جسکے ارمان تھے
ستمگروں نے اسے خاک میں ملایا ہے

سکینہ کہتی تھی سر پیٹ کر کوئی جاؤ
کیوں غازی روٹھ گیا ہے اسے منالاؤ
لبِ فرات سے خالی علم کیوں آیا ہے

خلیل دیکھ کے بولے زبانِ حیرت سے
نہ جانے کیسی ضعیفی میں دشتِ غیرت سے
حسین لاشہ اکبر اٹھا کے لایا ہے

اب ایسے حال میں بھائی میں کیا کروں یہ بتا
ہیں سر برہنہ اِدھر دخترانِ شرم و حیا
ادھر یزید نے دربار میں بلایا ہے

نوحہ

اے غیرتِ مریم تیرا بازار میں جانا
نہ بھول سکے گا اسے تا حشر زمانہ

آہ زینب و کلثوم کی چھنتی ہیں ردائیں
جاؤ ارے لوگوں میرے غازی کو بلانا

تو دخترِ زہرا ہے نواسی ہے نبی کی
سر ننگے تیرا شام کے بازار میں جانا

کنیز یتیماں جو گری لاش پہ رو کر
کہتا ہے شمر لاشے پہ آنسو نہ بہانا

اک خاک پہ سوئے گی سکینہ تیری کیسے
تھا تو نے سکھایا اسے سینے پہ سلانا

مر جائے جو شوہر تو پناہ دیتے ہیں بھائی
کبرا کہاں جائے نا رہا کوئی ٹھکانا

اٹھتی نہیں بابا سے تیری لاش علی اکبر
تھا تو نے ہی بیٹے میرے لاشے کو اٹھانا

جس در پہ سلامی دیا کرتے تھے شبیر
رک جاؤ مسلمانوں وہی گھر نہ جلانا

نوحہ

بنت زہرہ تیری عظمت کو بھلایا کیوں گیا
سر برہنہ تجھے بازار میں لایا کیوں گیا

اے مسلماں یہ بتا ظلم تھا کیا زینب کا
اسکے بھائی کو سر نیزا چڑھایا کیوں گیا

مانگنے اکبر دربار میں اکثر وہ گئی
ہائے اس بی بی کا دروازہ جلایا کیوں گیا

اس لئے اہل عزا پیٹ رہے ہیں لوگو
ہائے سجاد کو زنجیر پہنایا کیوں گیا

چادریں لوٹ چکے خیمے بھی جل کے خاک ہوئے
داج معصومہ کبرا کا جلایا کیوں گیا

نوحہ

میں دھی آں حیدر دی ماں فاطمہ زہرا اے
میرے نانے اتے رب نے قرآن اتارا اے
سر ننگے شام وچ آیاں میرے نال نندراں بھر جایاں
سائل ہاں چادر دی اے ملک پرایا اے

میں اوں ویلے مرگیاں جدوں گھر چوں باہر آیاں
اے میرا جنازہ اے جیہڑا شام وچ آیا ہے
جیہڑی رونق ہے ساڈے گھر دی او قید خانے وچ مرگئی
اونوں اودے چولے دا اساں کفن پوائیا اے

جس ویلے شام وچ آیاں بن قیدی زہرا جایاں
سجاد مہاری نوں ہائے خون رُلایا اے
پتھراں دے نے نذرانے ہائے فاطمہ دی جائی تے
نہ مارو مسلمانو اساں دین بچایا اے

لکھ حیدری رسن دا حال اے ملی قبر نہ ویردے نال اے
بھیناں دور بھراواں توں انج امت رلایا اے

نوحہ

تو میرے پردے دا ضامن اے شہنشاہ غازی
شمر نے سر توں میرے کھولئی ردا غازی
میں تیرے آسرے پردیس آ گئی ویرن
اسیر کیتا اے امت نے بے خطا غازی

ہائے تیری لاش تے وعدہ ہے تیرے نال میرا
تیرے علم نوں میں ہر جا دیاں گی لا غازی
نمازی ویراں دی آں بھین نہ کہو باغی
میں سارے شام نوں آواں گی اے منا غازی

ہائے باج ویراں دے بھیناں دا جیون کی ہوندا
میرے تے ویر نے ظالم دتے مکا غازی
پابند نہ کردی نہ تینوں نہ بے ردا ہوندی
میرے کلیجے نوں اے غم گیا مکا غازی

شمر نے دروی سکینہ دے ویکھ کھوے نے
یتیم رو رو کے تینوں رئی بلا غازی
بڑا ای ناز سی سردار مینوں بانہواں تے
توں بانہواں اپنی آں بیٹھا اے اج کٹا غازی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

'مولا سلامت رکھے یا علی مددؑ کہنے والوں کو'

تیری اوقات سمجھتی ہے یہ دنیا پانی
تو نے عباسؑ سے کھایا ہے طمانچہ پانی
کون کہتا ہے کہ عباسؑ کو پانی نہ ملا
در حقیقت لبِ عباسؑ کو ترسہ پانی

برائے ایصالِ ثواب

مرحومہ شریں بائی محمد فاضل
مرحوم رجب علی اللہ رکھا سومجی
مرحوم حبیب علی ماوجی
مرحومہ صغرا بائی والجی
مرحوم جعفر علی قاسم سومجی

نوحہ

کس کو منائے زینب کس کو سنبھالے زینب
حیراں و پریشاں ہے کربوبلا میں زینب

سب کو سنبھالنا ہے خیموں میں آگ پھیلی
کربل کے بن میں دُکھیا رہ گئی اکیلی
کون آئے گا مدد کو کس کو صدا دے زینب

سَر رکھ کے جو بابا کے سینے پہ سونے والی
پانی کو ترستی ہے نازوں سے پلنے والی
معصوم سکینہ کو کیسے منائے زینب

دیکر سہارا عابد بیمار کو اٹھایا
بھڑکتے ہوئے شعلوں سے سجاد کو بچایا
تنہا اٹھا رہی ہے ہر اک کا بار زینب

بانو ہوئیں ہیں گریہ اصغر جو یاد آیا
بانو کو ہے منایا سینہ سے ہے لگایا
سب کو نبھا رہی ہے وہ دل فگار زینب

زنجیر سے ہے جکڑا بیمار کربلا کو
پردہ شام لائے اولاد مصطفےٰ
منہ بالوں سے چھپائے ہے بے ردایہ زینب

عاجز وہ صبر والے قیدی بنے تھے سارے
منہ پہ نہیں تھے نالے کرتے تھے شکر سارے
کربل سے شام آئیں پڑھتی دعائیں زینب

almurtaza

Almurtaza machinery co (pvt) ltd.

Shaheen View, A-18, Block 6, P.E.C.H.S.,
Sharah-e-Faisal, Karachi – 75400 (Pakistan).
Phones: 4543060 – 65
Fax: 9221 – 4546555 – 4540558
Email: amcl@super.net.pk
Web Site: www.almurtaza.com

نوحہ

اک رات دیاں مہماناں دی مہمان نوازی کر زینب
کل ڈیگر ویلے ظالماں نے تیر الٹاں اے وسدا گھر زینب
کل ماں اصغر دی اصغر دے جھنگلے کول بہہ کے رونا ایں
ایدے پتر دے نازک گردن وچ جدوں حرمل تیر پرونا ایں
اصغر دیاں سکھیاں بلیاں نے کل ہونا اے لہو نال تر زینب
ایس خونی ریت دے ٹبیاں تے تیرے سہرے والے مرنے نے
اک رات چ وس کے اجڑی نے کج وین انوکھے کرنے نے
جدے ناسورے نا بیگے نے اونے جانا اے کہڑے گھر زینب
کل ضامن تیری چادر دا دریا اے توں واپس آونا نئیں
پر شمر توں سین سکینہ نوں تیرے غازی ویر چھڑانا نئیں
تیرے ویرن علماں والے نے دریا او تے جانا اے مر زینب
تیرے سہریاں والے بنڑے دی کل لاش لوٹی پینی ایں
دن ڈھلن توں پیلاں کبرا دے ہتھاں اتوں مہندی لینی ایں
اک رات دی بیاہی بنڑی دا کل داج وی جانا اے سڑ زینب
جدوں پتر جوان دے سینے توں شاہ برچھی نوں ہتھ پانا اے
تک بوڑھے پیو دیاں صبراں نوں نبیاں دا دل گھبراؤنا اے
جیڑھی آساں لا کے بیٹھی اے اوس بھین نے جانا اے مر زینب
جدوں بھین اٹھاراں ویراں دی کل بن چادر دے ہونا ایں
جس ویر توں جوڑی واری توں اونے خاک تے بہہ کے رووے گی
تیری ویرن پاک نمازی دا سر سانگ تے جانا اے چڑھ زینب

تیرے ویر قرآن ناطق نے ہو زخمی ریت تے لینا ایں
تیری چادر لٹ کے ظالم نے تینوں جھڑ کاں دے کے کہنا ایں
تیرے مان تے سارے ٹٹ گئے نے ہون شام تیاری کر زینب
نئیں لوڑ میںوں کوئی جنت دی سردار اے رو رو کہندا اے
وس پیندیاں اکھیاں اس ویلے جدوں نام عباس دا لیندا اے
وچ محشر دے ایدے علم تلے اساں ہونا اے نوحہ پڑھ زینب

HUSAIN ALUMINIUM FABRICATORS

Fabricators of Anodized Aluminium Doors, Window and Shop Fronts etc.

Muhammad Raza Ajani
1/115-A, Tulsi Street, Corner Sandas Road, Opp. Rajkot Memon Hospital, Ramswami, Karachi-74200.
Phone (Off) 7773585 (Res) 7221399

نوحہ

فریاد محمد صلی اللہ سر ننگے زہرا جائیاں نے
گھر آ گئی عزادار فاطمہ دا ایتھے ویکھیاں موت ستائیاں نے

خالی گھوڑا شاہ دا آیا اے
پگ پاک رسول دی لایا اے
گھیرا پٹن والیاں پایا اے
بے وارث رج کرلائیاں نے

اودا وارث کوئی آیا نئیں
اودا پلسا کسے بدتایا نئیں
اودا لاشہ کسے نے چایا نئیں
جنے سب دیاں لاشاں چائیاں نے

دو تریاں شاہ لولاک دیاں
آیت کلام پاک دیاں
پاک سر تے چدراں خاک دیاں
نانے دیاں رہن دہائیاں نے

کوفے آکھے سکینہ جاواں میں
پتہ مسلم دا جے پاواں میں
اونوں رو رو حال سناواں میں
مینوں شمر چپیڑاں لائیاں نے

لیا دوجے رسول تے گھیر لیا
کیاں بیبیاں نانا ولویلا
اساں چدراں دتیاں راہِ خدا
جاناں دتیاں ساڈے سائیاں نے

آکھے صغرا یتیمی پئی مال اے
کانوں تیتری نہ مر گئی سال اے
میرے دل دیاں دل وچ رہی سال اے
میرے ویر نہ مہندیاں لائیاں نے

روندی شام غریباں آگئی اے
کالی غم دی چادر چھا گئی اے
پیرہ دشمن دلی گھرا گئی اے
شاہ نجف نے ویراں لائیاں نے

نوحہ

کیوں حیا آتی نہیں تم کو مسلمانو
بے ردا شام چلی کون ہے پہچانو

منہ ہے سورج نے چھپایا ایسی توقیر بھی ہے
شان میں ان کو گواہ آیت تطہیر بھی ہے
جن کو بازاروں میں لے آئے ہونا دانو

سب مسلمان تھے قائم تھی مسلمانی بھی
تقویٰ و زُہد بھی پانی کی فراوانی بھی
پھر کیوں دریا پہ بھی پیاسے رہے مہمانو

وہ جو بن بابا کے سینے پہ نہ سوتی تھی کبھی
کیسے غش کھاتی تھی زندان میں صدا روتی رہی
تم ہی کہہ دو اے ذرا شام کے زندانو

لختِ حیدر کا ہے سر طشت میں لایا کیوں گیا
سر برہنہ سر دربار بلایا کیوں گیا
کس نے نیزوں پہ چڑھایا تمہیں قرآنو

پہن کے طوق و رسن کیسے سوئے شام گئی
کیسے اونٹوں سے تھی گرتی رہی اولادِ نبی
تم نے دیکھا ہی تو ہوگا ارے ویرانو

آلِ احمد کو تماشا نہ بناؤ لوگو
للہ کچھ خوف کرو پردہ تو ہٹاؤ لوگو
تم فضیلت کو نبی زادی کی کیا جانو

اَلْقَنَاعَةُ تُؤَدِّیْ اِلَی الْعِزِّ
قناعت انسان کو عزّت کی طرف لے جاتی ہے۔

برائے ایصالِ ثواب

مرحومہ رقیہ بائی بنتِ جمال بھائی
مرحومہ ساجیدہ بانو بنتِ تراب علی
مرحومہ بتول بانو زوجہ عنایت علی

نوحہ

کوفے کے رہنے والو میلہ نہ تم منالو
زہرا کی بیٹیاں ہیں اے کلمہ پڑھنے والو

ہے شام میں چراغاں اور وقتِ شام بھی ہے
زینب ہے سر برہنہ لوگو دیئے بجھالو

دکھ نہ دیو دکھی کو دکھ بانٹ لو دکھی کا
زنجیر کی بجائے شانہ ذرا ہلالو

آؤ سکینہ آؤ اکبر کا سر ملا ہے
غیور بھائی جان کو کانوں کا دکھ سنالو

اُف مار کر طمانچے کہتا تھا اک کمینہ
اے لاڈلی چچا کی عباس کو بلالو

بیمار ناتواں ہے صدموں سے نیم جاں ہے
غش آکے گر نہ جائے آکر ذرا سنبھالو

مدنی یہ تین بچے چلائے ہائے پانی
آیا جواب قطرہ کوثر سے ہی منگالو

غش کر گیا ہے شاید مارو نہ تازیانے
اب کربلا نہیں ہے پانی ذرا پلالو

نوحہ

ایہہ ہوئی بیبیاں دی ہائے شام نوں تیاری
سر ننگے ہتھ وچ رسیاں سجاد بے مہاری

مینوں معاف کر سکینہ سجاد کہہ کے رویا
نئیں انتظام میتوں تیرے کفن دا ہویا
اے دکھ نئیں اے بھلنا عابد نوں زندگی ساری

اج میں تیرے شہر وچ بن قیدی آ گیا ہاں
بابا تیری شجاعت میں ایہہ وخاں گیا ہاں
جیڑا طوق میں ہے پایا خیبر کوں ہے بھاری

آ بھین دی قبر تے سجاد رو کے آکھے
ہر روز آکھ دی ساں کدوں جاواں گے وطن تے
اٹھ ہو گئی سکینہ میری وطن نوں تیاری

شام غریباں سب نوں دیندی رئی دلاسے
پہرے تے جد ہے آئی یاد آ گیا عباس
زینب ہی جاندی اے او رات کنج گزاری

عابد دے میزباناں بازار ہیں سجائے
سر ننگے دھی علی دی سب لوگ ویکھن آئے
ہائے رو پئی سی زینب ویکھی بھیڑ جد بازاری

روندا ریا اے ہر دم عابد وطن تے آکے
کی ویکھ آیا مولا ہائے شام وچ ہے جاکے
ریا کردا زندگی تائیں سجاد عزاداری

کیتے حسن آکے زینب روضے نبی تے وین اے
تن دن پیاسا رکھ کے کیتا قتل حسین اے
جنگ بدر دے بدلے چادر میری اتاری

نوحہ

بھائی کی شہادت سے پریشان ہے زینب
خیام جلے بے سروسامان ہے زینب

اسلام کی تاریخ میں سرخی سے قلم ہے
شبیر کے افسانے کو تو جان ہے زینب

کہتا ہے لعین کون ہے بیعت سے گریزاں
آتی تھی صدا غیرتِ عمران ہے زینب

امت نے قتل ناطق قرآن کا کیا ہے
تفسیروں کی جنگل میں نگہبان ہے زینب

یہ حکم دیا شامیوں کو اہل جفا نے
نذرانے کرو پیش کہ مہمان ہے زینب

شاہ کہہ گئے ہر دور میں تبلیغ خدا ہو
ہے فرض تیرے نانا کا فرمان ہے زینب

سر ننگے تیرا شام کے بازاروں میں جانا
اسلام پہ آپ کا احسان ہے زینب

ناصر نے کہا امت نے فدک مل نہیں سکتا
[illegible] شام کا [illegible] ہے زینب

نوحہ

علی کے شہر کوفے میں سماں زینب کیا آیا
کجا برقعہ شریعت کا رداکا بھی نہیں سایا

جنازہ جس کی مادر کا اُٹھا تھا پردہ شب میں
زمانہ اس کی بیٹی کو سربازار لے آیا

کہا رو کے سکینہ نے چچا مسلم دہائی ہے
وہ دیکھے پھر مجھے ظالم طمانچے مارنے آیا

درازی منزلوں کی ریت کے تپتے ہوئے رستے
انوکھا ساربان ہے بیڑیاں پہنے ہوئے آیا

کہا سجاد سے زینب نے رو کے کچھ تو بتلاؤ
نجف سے لیکر چادر کیوں میرا بابا نہیں آیا

سجے ہیں بام و در کوفہ میں آمد ہے اسیروں کی
تماشہ آلِ احمد کا مسلمان دیکھنے آیا

وہ خطبہ تھا کہ ہیبت چھاگئی دربار سارے پر
علی کی شیر دل بیٹی کو حیدر سا جلال آیا

جہاں بابا کی شاہی تھی اسی دربار میں زینب
نثار آئی برہنہ سر پر کیسا انقلاب آیا

نوحہ

غازی دی بھیڑ زینب منگدی دعا ردادی
وچ کربلا دے لٹ گئی ملکہ شرم حیادی

تیرے حکم دی میں غازی تعمیل انج کریساں
ویراں دے شہر دے وچ پیدل میں چل کے ویساں
ہو گئی اے بھیڑ تیری پیدل ٹرن دی عا

جل دے خیام ویکھے رویاں بتول جایاں
زینب دے بازواں وچ ظالم جورسیاں پایاں
مر گئی مرن توں پہلاں ملکہ شرم حیادی

زندان آگیا اے ہن وال میں کھلے ساں
ماتم بھرادارج کے وچ شام دے کریساں
سجاد دے اجازت آکھے بتول زادی

چل تیر مسکرایا جہڑا بول وی نئی سکدا
اصغر نوں کس سکھایا انداز اے مرن دا
جگ تے مثال کوئی نئی اصغر تیری ادادی

پیاسہ شہید ہویا نواسہ رسول دا اے
تنویر گھر اے جلیا دوبارہ بتول دا اے
ہوئی کربلا دے بن وچ تکمیل حسبنادی

باقی صفحہ نمبر 219 پر

نوحہ

بازار کے منظر کو اور اپنے کھلے سر کو۔ بھولی نہیں میں
اپنے بندھے ہاتھوں کو، بیمار کے زیور کو۔ بھولی نہیں میں

اٹھتی ہوئی آندھی کو وحشت کو بیاباں کو
چھپتے ہوئے سورج کو، تاریکی کو میداں کو
جلتے ہوئے خنجر کو نیزے پہ ترے سر کو۔ بھولی نہیں میں

لہراتے ہوئے نیزہ ہائے شمر کا وہ بڑھنا
آ آکے مرے پیچھے ہر بی بی کا وہ چھپنا
شعلوں میں گھرے گھر کو چھنتی ہوئی چادر کو۔ بھولی نہیں میں

جس رات میں تنہا تھی، اس رات کے ڈھلنے کو
ٹوٹے ہوئے نیزے کو، اس رات کے پہرے کو
بچوں کے سسکنے کو اور راکھ کے بستر کو۔ بھولی نہیں میں

نوحہ

برباد ہوئی نہ کیونکر یارب تیری خدائی
بے پردہ نبی زادی دربار میں جو آئی
بولی سکینہ اصغر تیری قسم مجھکو
پانی نہیں پیا ہے تیرے واسطے میں لائی
رُخسار پر گرا خون سینے سے اُگل کے
اکبر کے لب پر ہچکی جب آخری تھی آئی
اب آبھی جاؤ بابا سینے لگا لو مجھ کو
کئی دن گزر گئے ہیں مجھے نیند ہی نہ آئی
گر تا عَلم جو دیکھا سر پیٹ شاہ بولے
زینب میری کمر کو گیا توڑ تیرا بھائی
عابد گرے تڑپ کر ہوا خون منہ سے جاری
شاید کسی ظالم نے زنجیر ہے ہلائی
عون و محمد کے ہیں بے آسرا دو لاشے
بابا نے کفن ڈالا نہ ماں نہ رونے آئی
صغرا کہے نہ روکو رونے سے مجھ کو لوگو
بچھڑے کسی بہن کا مانگو دُعا نہ بھائی
خوشیاں رہیں ادھوری اک بیوہ ماں کی ساری
خود موت بن کے مہندی قاسم کے ہاتھ آئی

نوحہ

رہائی ہو گی تو تیری قبر پہ آؤنگی
حسین حال تجھے شام کا سناؤنگی
یہ شام والے کریں چاہے صد ہزار ستم
نہ لڑکھڑائیں گے بھیا تیری بہن کے قدم
علی کی بیٹی ہوں بن کر علی دکھاؤنگی
میں بھول سکتی ہوں اپنی ردا کا لٹ جانا
یوں نسل جعفر طیار کا بھی مٹ جانا
کسی گھڑی نہ تیری بے کسی بھلاؤنگی
نظر کے سامنے ہو گا تمہارا زخمی بدن
کبھی بنوں گی علی اور کبھی بنوں گی حسن
تیرا پیام میں کچھ اسطرح پھیلاؤنگی
کچھ اسطرح سے کرونگی تلاوت قرآں
نمازی مانے گا شبیر تم کو سارا جہاں
بغیر تیغ کے میں انقلاب لاؤں گی
میرے عباس سے کہہ دو تمہیں خدا کیلئے
بہن کا وعدہ ہے غازی تیری وفا کیلئے
گلی گلی میں تیرا میں علم لگاؤں گی
حسین تیرے غموں میں جو رونے والے ہیں
تیری قسم وہ نرالی توقیر والے ہیں
گنہگار ہوں لیکن میں بخشواؤں گی

نوحہ

شہزادی آئی کوفے دی شہزادہ نال مہاری اے
صلوٰۃ کنیزاں پڑھ دیاں نے تطہیر دی پردے داری اے

اودے سر تے چھاں یاسین دی اے نال بہن امام مبین دی اے
بیبی محافظ دین دی اے پانویں قیداں وچ دکھیاری اے

کدی پردے آپ ہناندی اے بیبیاں نوں پرچاندی اے
کدی روندے بال ہواری اے اک زینب درداں ماری اے

آکھے صغرا سڑ گیا سینہ اے میرا اجڑیا شہر مدینہ اے
خوش قسمت بہن سکینہ اے جیہڑی چاچاجی نوں پیاری اے

لی لی پیڑ کتاں نوں کیندی نہیں آبلے کینوں ریندی نہیں
مینوں نام حسین دالیندی نئیں جیہڑا خوف شمر داتاری اے

اس بستی نوں کی کیندے نے جتھے ظالم شامی رہندے نے
زینب نوں غش پیندے نے کیوں روندا خون مہاری اے

اسلام تے ویلا چین دا اے اے کرم نثار حسین دا اے
احسان حسین دی بہن دا اے جینے روندیاں عمر گزاری اے

نوحہ

توحید کی ہر بات بتاتی رہی زینب
ظلمت میں شمع دین کی جلاتی رہی زینب

نو ٹکڑے تیری لاش کے ہمشیر نے دیکھے
پھر اپنے تخیل سے ملاتی رہی زینب

اللہ کی توحید پیمبر کی رسالت
قرآن و امامت کو بچاتی رہی زینب

قرآن پہ جو اہل سقیفہ نے لگائی
خطبوں سے وہی آگ بجھاتی رہی زینب

ناصر جو نبی پاک پہ ہذیاں نے لگایا
ہر چوک پہ وہ داغ مٹاتی رہی زینب

علم کمیٹی کے عہدہ داران و ممبران

جناب شبیر حسین علی محمد (صدر)
جناب علی رضا انور علی ماؤجی (نائب صدر)

علم کمیٹی کے عہدداران و ممبران

۱	جناب شبیر حُسین علی محمد	(صدر)
۲	جناب علی رضا انور علی ماؤجی	(نائب صدر)
۳	جناب حسن علی یوسف علی جیوانی	(جنرل سیکریڑی)
۴	جناب علی رضا روشن علی بھوجانی	(خزانچی)
۵	جناب رضا حسین رمضان علی راجیہ	(انچارج)
۶	جناب رضوان علی انور علی ماؤجی	(ممبر)
۷	جناب صفدر رضا رضا حسین راجیہ	(ممبر)
۸	جناب عباس علی محمد حُسین بھوجانی	(ممبر)
۹	جناب غلام عباس حیدر علی لیلانی	(ممبر)
۱۰	جناب انور علی حبیب علی ماؤجی	(ممبر)
۱۱	جناب ابو القاسم یوسف علی	(ممبر)
۱۲	جناب عابد علی حسین علی	(ممبر)

نوحہ

پردیسی ہاں اللہ راسی ہاں کوئی مدد کوں آووہا
مینڈھی ماں زہرادی پاک ردا کوئی لٹ توں بچاووہا
مینڈھا غازی ویرن ٹر گیا ہے نہ اکبر ہے نہ قاسم ہے
کلارہ گیاہاں پردیس دے وچ اسوار کراو وہ ہا
رَت مُنّہ تے مَل کے اصغر دی شبیر ہے رورد کے آکے
جیڑ اماں وی کھہ نہیں سگدا اے اُودا جرم ڈساو وہ ہا
مینڈھا مگ گیا چانڑ اکھیاں دا آیا اٹھد ا بہند الاغ اُتے
مقتل چوں خیمے وچ جانواں مبکوں راہ ڈِکھلاووہ ہا
پیا قصدا بیٹھ خنجر بابا روسینڑ سکینہ وین کرے
بابے دے وال کمینے توں کوئی آن چھڑاو وہ ہا
ہتھ بچ گئے رسیاں نال میرے لٹی چادر میری ظالماں نے
بیگور و کفن پیا ویر مینڈھا کوئی کفن پواووہ ہا
چُن حیدر دامیں ہاں لوکو نالے پاک بتول دا جایا ہاں
میں دین بچا نڑاں نانے دالکھ تیر چلاو وہ ہا

یاد آتا ہے اک ماں کا، وہ خاک میں دھنس جانا
اور آگ کے شعلوں میں اک ماں کا جھلس جانا
جلتے ہوئے جھولے سے لپٹی ہوئی مادر کو۔ بھولی نہیں میں

فضہؑ کو مرا بھائی ماں کہہ کے بلاتا تھا
دم اس کا مرے بھائی کے نام پہ جاتا تھا
رتبے میں جو ماں بن کر آئی اسی مادر کو۔ بھولی نہیں میں

معصوم سکینہؑ کو بڑھتے ہوئے نیزوں کو
رستے ہوئے گالوں کو، بے رحم طمانچوں کو
رستے ہوئے کانوں کو کھنچتے ہوئے گوہر کو۔ بھولی نہیں میں

اک چاند تھا بدلی میں چھپتا تھا نکلتا تھا
پردہ درِ خیمہ کا اٹھتا کبھی گرتا تھا
وہ خیمۂ لیلیٰؑ سے ہائے رخصتِ اکبرؑ کو۔ بھولی نہیں میں

آتی ہے نوید اب بھی آواز یہ زینبؑ کی
ہے مجھ کو قسم صدیوں سے سوکھے ہوئے لب کی
پیاسے علی اصغرؑ کو سوکھے ہوئے ساغر کو۔ بھولی نہیں میں

صفحہ 211 دیم شروع
کا نوحہ ہے
بازار کے منظر کو بعد اپنے کھلے سر کو
بھولی ہیں
اپنے بندھے ہاتھوں کو بیمار کے زیور کو بھولی ہیں

نوحہ

غازی دے بعد زینب سر دی ردالٹا کے بڑی دیر تائیں روئی
جدوں خیمے جل گئے سینے علم نوں لا کے بڑی دیر تائیں روئی
لکھیا اے راویاں نے گم ہو گئی سکینہ
ریا مار دا طمانچے رخسار تے کمینہ
زینب بھرا دی دھی دے چوے دی پھا بجھا کے بڑی دیر تائیں روئی

نیزے دے نال ظالم چادر جدوں لہائی
جیڑھی سین اپنے سر وچ کربل دی خاک پائی
عباس باوفا دی گل نال مشک لا کے بڑی دیر تائیں روئی
جدوں غش توں ہوش کیتا ویکھی عجب لاچاری
مظلوم کربلا دا پچھیا جدوں مہاری
احوال کربلا دا سجاد نوں سنا کے بڑی دیر تائیں روئی

اجڑی رباب دامیں اج حال کی سناواں
جدوں گودیاں چ چا کے بچڑے کھڈائے ماواں
اے بی بی لاڈے دی جھولی چ چوے پا کے بڑی دیر تائیں روئی
لاشہ حسن دے چن دا جس وقت خیمے آیا
کبرا نوں سینے لا کے رویا بتول جایا
گٹھڑی بتول جائی فروا دی گود پا کے بڑی دیر تائیں روئی

ضامن ہے ماتمی دی محشر چ زہرا جائی
دین خدا دی جس نے توقیر ہے ودھائی
باغی نہیں نمازی شبیر نوں منا کے بڑی دیر تائیں روئی

نوحہ

نیزہ سوار بھائی ایسے قرآن پڑھ
کوئی نا دیکھ پائے مجھ کو برہنہ سر

میں دیکھتی رہی ہوں تیری جنگ کربلا
اب میرا مرحلا ہے آنکھیں نا بند کر

برسات پتھروں کی سر ننگے بیبیاں
کتنا کٹھن ہے بھائی سادات کا سفر

تیری یاد میں ہے روتی سکینہ بازار میں
بہلائے اس کو کیسے جائے بہن کدھر

توقیر روز محشر گر چاہئے نجات
دل میں بسائے اپنے شبیر کی قبر

جناب حسن علی یوسف علی جیوانی (جنرل سیکریٹری)
جناب علی رضا روشن علی بھوجانی (خزانچی)
جناب رضا حسین رمضان علی راجیہ (انچارج)
جناب رضوان علی انور علی ماؤجی (ممبر)

نوحہ

آگئی شام شام کا وہ شہر
سر پہ زینب کے کیوں نہیں چادر

سج گئی شام شام کی گلیاں باغ احمد کی باحیا کلیاں
منہ کو بالوں سے کیوں چھپاتی ہیں خطبے رو رو کے کیوں سناتی ہیں
کس طرح شام تیری راہوں میں کر کے پہنچی ہیں کربلا کا سفر

کوئی نیزے پہ پڑھ رہا ہے قرآں آل پر کیسا قیامت کا سماں
آبلا پا کوئی پابند رسن خون روتے ہوئے کہتا ہے سخن
بے رداؤں کو نبی زادی ہے پردہ کرتے تھے جن سے شمس و قمر

سر دیا دین کی بقا کے لئے گھر لٹایا ہے اللہ کے لئے
میرا شبیر بے مثال ہوا پر نہ امت کو کچھ خیال ہوا
چاند تارے زمین روتی رہی میرے شبیر کا ہے دیکھ صبر

کلمہ گو کیوں حیا نہیں کرتے ظلم کرتے ہیں کیوں نہیں ڈرتے
روز محشر یہ رو بروئے رسول جرم اپنا کریں گے کیسے قبول
ساتھ زہرہ کے آئیں گی زینب لے کے جھولی میں اپنے بھائی کا سر

ہائے دربار ہے لعینوں کا کس قدر شور ہے کمینوں کا
سر برہنہ ہیں زینب و کلثوم بے حیا قوم اشقیاء کا ہجوم
رو کے فضہ یہ کہہ رہی ہے سنو پھٹ نہ جائے کہیں عابد کا جگر

رکھ کے کانوں پہ ہاتھ روتی ہے کس طرح خاک پر وہ سوتی ہے
جس کو سینے پہ نیند آتی تھی رو کے بابا کو وہ بلاتی تھی
کیسے سردار مر گئی تنہا جس کا بابا ہے ساقی کوثر

نوحہ

زینب ہے سفر میں ہائے خاک ہے سر میں
کب ہو گی رہا قید سے کب جائیگی گھر میں

بکھرے ہوئے بالوں سے منہ ڈھانپ لو بی بی
ماحول شرابی ہے تیری راہ گزر میں

تھے تن پہ پھٹے کپڑے اور کان بھی زخمی
عابد نے اتارا جو سکینہ کو قبر میں

ایک وقت تھا شہزادی تھی ہائے کوفہ کی زینب
کس حال میں آئی ہے بابا کے شہر میں

تاریخ تیری جنگ کو دہراتی رہے گی
اصغر جو لڑی تو نے ننھی سی عمر میں

جس پردے کا ضامن تھا عباس دلاور
ہے زخم اسی پردے کا عابد کے جگر میں

شبیر کے ماتم سے ہائے روکنے والو
زینب کی یہ سنت ہے مومن کی نظر میں

نوحہ

شام ہائے شام ۔ شام ہائے شام
تیری امت کے زیور پہن کر دیکھو نانا چلی ہوں میں شام

تیرے بچوں کو لیکر گئی میں شب بھر ساری روتی رہی ہوں
کبھی غازی کا لہجہ بدل کر میں پہرے بھی دیتی رہی ہوں
ان بیوہ بہو بیٹیوں سے کیوں کرتے نہیں ہو کلام

میں دیتی کفن تجھ کو بھیا گر سر پہ ردا میرے ہوتی
گر ہوتے کھلے ہاتھ میرے تیرے زخموں کو ہاتھوں سے دھوتی
پابند رسن سر برہنہ دیکھو بھیا چلی میں ہوں شام

تیرے عابد پہ طاری غشی تھی اور کلثوم سہمی کھڑی تھی
کبھی دیکھوں میں زخمی سکینہ جسکے دامن میں آگ لگی تھی
کبھی روؤں میں اپنی ردا کو کبھی دیکھوں میں جلتے خیام

میری زینب کو تم نے برادر کبھی نظریں اٹھا کر نہ دیکھا
ہاتھ رسی سے میرے بندھے ہیں اور سر پہ نہیں میرے چادر
کیسے کوفے میں جاؤں گی غازی جب مجمع میں آئے گا نام

اَلْمُنْصِفُ کَرِیْمٌ ، اَلظَّالِمُ لَئِیْمٌ
انصاف کرنے والا کریم کہلاتا ہے ، ظلم کرنے والا (ہمیشہ)
ملامت کا شکار رہتا ہے ۔

اَلْمَعْرُوْفُ رِقٌّ
نیکی ہمدردی کرنے کا نام ہے، نیکی (لوگوں کو) غلام بنا لیتی ہے۔

اَلْعَقْلُ قُرْبَۃٌ ، اَلْحُمْقُ غُرْبَۃٌ
عقل (وجہ) قربت ہے ، حماقت (وجہ) دوری ہے۔

اَلْاِیْثَارُ فَضِیْلَۃٌ ، اَلْاِحْتِکَارُ رَذِیْلَۃٌ
ایثار ایک فضیلت ہے ، ذخیرہ اندوزی کمینہ پن ہے۔

HI-Tex Clothing Co.

MUHAMMAD HADI MITHANI

70, Jinnah Co-operative
Housiing Society,
Karachi - Pakistan.
Tel: 4315139

نوحہ

زینبؑ کو ماں کا فرمان پردیس میں رُلائے
پیاسے کو کیسے پانی پیاسی بہن پلائے

بابا تو کربلا میں اُسکے شہید ہو گئے
بازو کٹا کے چاچا دریا پہ وہ بھی سو گئے
اَب کون جو سکینہؑ کو شمر سے بچائے

یارب کسی کی بیٹی نہ ایسے ہو ستائی
نہ سامنے بہن کے ہو قتل کوئی بھائی
پیاسی کا گھر نہ کوئی پردیس میں جلائے

احمدؐ کی بیٹیوں کے بلوے میں سر کھلے ہیں
سر کو جھکائے عابد خاموش چل رہے ہیں
سجاد کی اسیری کائنات کو رُلائے

ڈھونڈا بہت ہے شاہ نے صحرا میں ابنِ شبرؑ
قاسم کو جب سمیٹا بولے حسینؑ رو کر
یہ لاش لیکے خیمے شبیرؑ کیسے جائے

نوحہ

آ گئی بنت علیؑ بے ردا ہاتھ بندھے بھرے بازاروں میں
جس نے سورج نہ کبھی دیکھا تھا رو رہی ہے وہ گنہگاروں میں

کون جانے کہ یہ ہیں کون رسن پہنے ہوئے
بے ردا روتی ہے سجاد کے پیچھے چھپ کے
سسکیاں ڈوبی ہیں جس بی بی کی ہائے زنجیر کی جھنکاروں میں

ہائے زہراؑ تیری قیمت نہ ملا حق تجھ کو
ایسی تعظیم تیری کی ہے مسلمانوں نے
تیرا حق مانگنے آئی زینبؑ ایک مہ نوش کے دربادوں میں

کہاں زینبؑ اور کہاں شام میں لوگوں کا ہجوم
سر برہنہ اونچی آواز میں خطبے پڑھتا
ذکرِ مرسل کا حوالہ دے کر چادر مانگنا بدکاروں میں

آگ خیموں کو لگی اور تھے سجاد بے ہوش
رو رو عباسؑ کو دیتی تھی صدائیں زینبؑ
لوٹ لو چادریں سیدانیوں کی شور برپا تھا ستمگاروں میں

کس طرح پائی سکینہؑ آج بابا کے بغیر
سو گئی چین سے تنہائی میں روتے روتے
ہچکیاں دب گئیں معصومہ کی ہائے زنداں کی دیواروں میں

جس جگہ مجلسِ شبیرؑ ہو برپا اختر
چھوڑ کر بقیہ وہاں روتی ہے زہراؑ آکر
بال کھولے ہوئے سر پیٹتی ہے اپنے پیاروں کے عزاداروں میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یَااللہ یَا محمدؐ یَا علیؑ یَا فاطمہؑ یَا حسنؑ یَا حسینؑ

مُشکل کُشا دوجگ دا مُشکل کُشائی کر
ہر اِک مُحب مولائی دی حاجت روائی کر

برائے ایصالِ ثواب

محمد رمضان (مرحوم)

محمد یونس (مرحوم)

محمد اشرف (مرحوم)

محمد مشتاق احمد چینا (مرحوم)

نوحہ

ہائے پیاری ماں دس میں کی کراں
نہ توں دنیا تے نہ بابا اے نہ ویراں دی چھاواں

میں شرم دی ملکہ میرے ٹر گئے سارے
مینوں امڑی دیوے ہن کون سہارے
پیراں تے کھڑیاں دریاں دے سُنیا میری چادر دا منگاں

زہراؑ دا آیا پاسے لوں وِس سے
تیرا دکھڑا اَستن کے امڑی بے جی اے
مینوں مار گئے نے ویراں دے صدمے میں کیڑے پاسے جاں

میں بنتِ علیؑ آں عصمت دی کلی آں
صحراواں اندر بے پردہ کھڑی آں
میں کیوں نہ روواں مینوں دس دی اے اکبرؑ دتے قتل دی تھاں

ہے بھیڑ بازاری وَد گئی بیماری
کھڑا عابد روے ہائے زار و زاری
اونوں مار گئے نے پھپھیاں دے صدمے کڑیاں دے روون نشان

بے غیرت مجمع ہے چار دے پاسے
زینبؑ نوں امڑی دے آن دلاسے
نیزے تے روئے میری حالت تک کے امڑی ناطق قراں

لُوٹ قیصر ہے رہنا شبیرؑ دا ماتم
ناطق قراں دی تفسیر دا ماتم
جینا سے ملکے اسلام دی خاطر کر چھڈیا گھر قربان

علم کمیٹی کے عُہد اداران و ممبران

علم کمیٹی حسینی باغ نمبر 2

(ممبر)

رضوان علی انور علی ماؤجی

علم کمیٹی حسینی باغ نمبر 2

(ممبر)

صفدر رضا رضا حسین راجپہ

علم کمیٹی حسینی باغ نمبر 2

(ممبر)

عباس علی محمد حُسین بھوجانی

نوحہ

میں قید ہو کر کبھی گر کربلا سے جاؤں گی
یزیدیت کی عمارت گرا کے آؤں گی

خُدا کے شیر کی بیٹی بہن ہوں غازی کی
ہلا کے رکھ دوں گی بنیاد ظلم سازی کی
جنہوں نے کاٹا ہے سر اُن کے سر جھکاؤنگی

مجھے قسم ہے تری تشنہ لب شجاعت کی
مجھے قسم ہے بھائی تیری غربت کی
امیرِ شام کو برباد کر کے آؤں گی

کبھی حسینؑ نظر آؤں گی کبھی عباسؑ
یتیم بچوں کو ہونے نہ دوں گی کچھ احساس
ہر ایک ظلم وستم سے انہیں بچاؤں گی

جنھوں نے لاشے مرے بھیا تجھے کفن نہ دیا
جنھوں نے چھینی ہے اے بھائی میرے سر سے ردا
میں اُن کے رُخ سے نقابوں کو نوچ لاؤنگی

مٹا کے چھوڑوں گی بھیا میں تیرے قاتل کو
ہر اک محاذ پہ ہوگی شکست باطل کو
ہر اک محاذ پہ تیرا علم لگاؤں گی

جو تیرے قتل کا مجرم ہے اُس شقی کیلئے
جسے غرور ہے طاقت پہ اُس بدی کے لئے
سزائے موت کا اعلان کر کے آؤں گی

میں اہلِ ظلم کا جینا حرام کر دوں گی
جہاں سے کفر کا قصہ تمام کر دوں گی
جو وعدہ تو نے کیا تھا وہ میں نبھاؤں گی

جو تخت و تاج کو تاراج کر کے رکھ دے گا
جو بادشاہ کو محتاج کر کے رکھ دے گا
جو خطبہ برسرِ دربار میں سناؤں گی

پکاری دیکھ کے مقتل کی سمت بنتِ علیؑ
سلام لے میرے بھائی میں سوئے شام چلی
میں واپس آؤں گی اور غازی بنکے آؤں گی

چلی یہ کہتے ہوئے کربلا سے وہ گوہر
خطاب میرے پدر کا ہے فاتح خیبر
جو آج میں نے کہا ہے وہ کر دکھاؤنگی

نوحہ

شاعر اہلبیت: احمد نوید

گذرا تھا بیبیوں کو لے کر کہاں کہاں سے
آئے کھلے سروں پر پتھر کہاں کہاں سے

پوچھو نہ ساربان سے

یا سیلیاں لگی تھیں یا رسیاں بندھی تھیں
زینبؑ کے بازوؤں پر آئے نشان کہاں سے

پوچھو نہ ساربان سے

باندھی گئی تھی بیڑی طوقِ گلوں سے کیسے
آتی تھی سانس کیسے کھنچتی تھی جاں کہاں سے

پوچھو نہ ساربان سے

چلتی تھیں قید ہو کر جھک جھک کے بیبیاں کیوں
باندھی گئی سکینہؑ کے ریسماں کہاں سے

پوچھو نہ ساربان سے

کھاتی رہی طمانچے کالوں سے خوں جاری
رُخسار سے مٹیں گے یہ نیل اب کہاں سے

پُوچھو نہ سار بان سے

یہ کلمہ گو شرابی ہر اِک قدم پہ ہوں گے
گذرے گی کیسے زینبؑ بے پردہ وہاں سے

پُوچھو نہ ساربان سے

بس دیکھ لو سروں پر یہ خاک رہگزر کی
کس کا ہے اور چلا تھا یہ کارواں کہاں سے

پُوچھو نہ ساربان سے

لائی تھی جو وطن سے دامن میں پھول زینبؑ
بکھرے وہ پھول کیسے آئی خزاں کہاں سے

پُوچھو نہ ساربان سے

سب پر لُٹو یدر کی تھی جس بار نے گرانی
وہ بار کھینچ لایا یہ ناتواں کہاں سے

پُوچھو نہ ساربان سے

اَلْکَیِّسُ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ وَاَخْلَصَ اَعْمَالَهٗ
ہوشیار وہ ہے جس نے اپنے نفس کی معرفت
حاصل کی اور اپنے عمل کو خالص کیا۔

With Best Compliments

Prompt Engineers & Builders

We are the Spacialists

In the construction of Multi-Storied buildings,
Factory Buildings, Banglows and Multi-Purpose Complexes
and Experts in the making of classical & oriental designs.

(Main contractors for Muslim Gymkhana Complex)

for all your Construction Requirements

Contact : Baqar Ali Hemani

201, Khayyam Chambers, P.E.C.H.S., Nursery, Shorea Faisal, Karachi-75350
Phone : 4536635, Fax : 4543525, Res : 4941845, Cable : PROMPTEXPO, Karachi.
E-mail : hemanis @ cyber . net . pk

نوحہ

روکے زینبؑ نے شہ کو پکارا کوئی بھی اب نہیں ہے ہمارا
لُٹ گیا بن میں اسباب سارا ہو کے لاچار اور بے سہارا

زخم ہی زخم ہیں میرے دل پر خون میں ڈوبی ہے لاش برادر
ہو گیا راکھ جل کر میرا گھر سر پہ سایہ ہے نہ کوئی چادر

تشنہ لب غم کے ماروں کے لاشے خون میں تر دین داروں کے لاشے
دو جہاں کے دلاروں کے لاشے چھوڑ کر اپنے پیاروں کے لاشے

ہائے گو ہر یہ کیا ہو گیا ہے رن میں ایک شور ماتم بپا ہے
خاندان نبیؐ بے ردا ہے ہر مسافر [illegible] رو رہا ہے

علم کمیٹی حسینی باغ نمبر 2

(ممبر)

غلام عباس حیدر علی لیلانی

جناب شبیر حسین علی محمد

نوحہ

از قلم توقیر کمالوی

لٹیاں ہویاں رداواں کوئی موڑ جاویں آکے
سفراں تے جان بہناں ویراں نوں کفن پا کے

لاشے حسینؑ تے ہائے کردی اے وین زینبؑ
کہندے نے مینوں نہ روا اکبرؑ دا سر وکھا کے

ویراں دے درد لے کے پتراں دے زخم سہ کے
مستوراں بیٹھیاں نے کائنات نوں لٹا کے

بچیا نہ لعل تیرا کیتے قتل بتھیرے
دکھیا میں ہر نظر توں اکبرؑ بچا بچا کے

آنی نہیں ساڈی منزل لگدا اے ویر مینوں
اینا نے مار دینا عابدؑ نوں ٹرا ٹرا کے

آکھے سکینہؑ کیویں سینہ دے نال لاویں
اصغرؑ دے نرم تن توں ریتا گرم ہٹا کے

احسان کیتا زینبؑ امت تے مصطفیٰؐ دی
ہائے سڑ دیا خیمیاں چوں سجادؑ نوں بچا کے

چپ مار گئی اے اونوں زینبؑ تیرے بھرا دا
دریا تے جیہڑا لتھیا بازو قلم کرا کے

توقیر نیوں لبھنا سجادؑ تیرا آونا
ہائے کالی کوٹھری چوں چھوٹی جئی لاش چا کے

نوحہ

اللہ جانیں کدوں مڑکے آؤنے زہراؑ جائیاں شام چلیاں لوکوں
ویردی لاش اتوں کھاکے جھڑکیاں آکھیاں بھیناں عباسؑ دیاں

روون کھلیاں لوکوں

زہرہ بازاراں دے وچ رو رو آکھے شامیاں نوں
بارشاں پتھراں دیاں ظالموں روک لوو لئے نبی زادیاں تے

ناراں پلیاں لوکوں

رو وے باقر دا بابا چیتے کر کر غازی نوں
انکھیاں بیمار دیا خون رون لگیاں آیا جد شام دیاں

تنگ گلیاں لوکوں

خیمیں کی منظر ہووے زینبؑ دسیاں جد بائیاں
نال قاسم وی نئیں نائیوں اکبرؑ بچیا کیویں ستوراں گیا

شام کلیاں لوکوں

کج کے منہ والاں دے وچ درد سنائیاں روندیاں نے
کھڑی نامحرماں وچ دیوے خطبے زینبؑ ایک ایک موڑاتے

عابدؑ جدوں شمر نے کوڑے کھا کھا غش کر جاندا سی
دیر بیمار کولے آ سکینہؑ بیندی زخمی پیراں دیاں

چومے تلیاں لوکوں

رو رو پچھدا اے اختر جھوٹیاں والاں والیاں نوں
باپ دے سینے تے سون کی عادی نے سختیاں صبراں دیاں

کیویں جھلیاں لوکوں

علم کمیٹی حسینی باغ نمبر 2

(جنرل سیکریٹری)

حسن علی یوسف علی جیوانی

جناب انور علی حبیب علی ماوجی	(ممبر)
جناب ابو القاسم یوسف علی	(ممبر)
جناب ماجد علی حسین علی	(ممبر)
جناب صفدر رضا رضا حسین راجیہ	(ممبر)
جناب عباس علی محمد حسین بھوجانی	(ممبر)

کیارہاخیموں میں شہ بے اِک اُداسی رہے گئی
صرف رونے کو محمدؐ کی نواسی رہے گئی

قید میں بالی سکینہؑ کو ملا بابا کا سر
منہ پہ منہ رکھ کر جو سوئی ماں جگاتی رہ گئی

اے مسلمانوں تمھاری غیرتیں کیا ہو گئی
تم تماشائی تھے زینبؑ منہ چھُپاتی رہ گئی

چھینتا تھا شمر چادر اور زینبؑ بار بار
اپنی چادر کے محافض کو ملاتی رہ گئی

ہر تمانچوں پر سکینہؑ منہ پہ رکھ کر ننھے سے ہاتھ
نیل رُخساروں کے غازی کو دکھاتی رہے گی

خون دل عباسؑ کا سب بہہ رن میں مگر
دل میں اِک بات زینبؑ کی رِدا کی رہ گئی

علم کمیٹی حسینی باغ نمبر 2
(خزانچی)
علی رضا روشن علی بھوجانی

علم کمیٹی حسینی باغ نمبر 2
(انچارج)
رضا حسین رمضان علی راجیہ

مقتل کی طرف لاشہ شبیرؑ کو دیکھا
لُٹتے ہوئے جب چادر تطہیر کو دیکھا

زینبؑ کو نہ کچھ اپنی اسیری کا رہا غم
جب عابدؑ بیمار کی زنجیر کو دیکھا

رسّی میں گلہ منہ پہ طمانچوں کے نشان تھے
سجادؑ جب لاشہ ہمشیر کو دیکھا

حُرملہ نے کئی بار کماں کھینچ کے رُوکی
دیکھا کبھی بچّے کو کبھی تیر کو دیکھا

راہوں نے فوجوں میں علمدار کو ڈھونڈا
جب تیروں کی برسات میں شبیرؑ کو دیکھا

اختر ہے نگاہوں میں پیغمبرؐ کا جنازہ
کربلا میں اسی خواب کی تعبیر کو دیکھا

نوحہ

رہائی قید سے زینب کو جب ملی ہو گی
بنا حسین کے وہ کیسے گھر گئی ہو گی

پڑے تھے لاشے جوانوں کے دشت کربل میں
پڑا تھا غازی کا لاشہ بغیر شانوں کے
جوان بھائی کے شانوں کو ڈھونڈتی ہو گی

اے نانا تیرے نواسے کو تیری امت نے
دفن کیا ہے یا عریاں ہی بن میں چھوڑ دیا
بتول زادی یہی بات سوچتی ہو گی

گئی تھی ساتھ تمہارے سکینہ کربل میں
کہاں ہے بھیا مجھے کیوں نظر نہیں آتی
بیمار صغرا یہ عابد سے پوچھتی ہو گی

لٹیں تھیں دشت میں جو چادریں سیدانیوں کی
لوٹائیں عابد بیمار کو لعینوں نے
علی کی لاڈلی حسرت سے دیکھتی ہو گی

وہ چھ ماہ کے بچے کو تیر مارا تھا
وہ شیر خوار کا لاشہ سناں پہ آیا تھا
بتول لحد میں منہ اپنا پیٹتی ہو گی

دیار غیر سے لوٹی تو ماں کی تربت پہ
سنایا حال جو دربار اور بازاروں کا
بتول قبر میں ہائے منہ کو پیٹتی ہو گی

گیا جو قافلہ مقتل میں آل احمد کا
ویران دشت میں ہر بی بی اپنے پیاروں کا
کڑکتی دھوپ میں رو رو کے ڈھونڈتی ہو گی

سنا جو ہو گا سکینہ نے قبر میں اختر
کہ سب چلے ہیں مجھے چھوڑ کر مدینے کو
معصومہ قبر میں تنہا ہی رو رہی ہو گی

نوحہ

ملک آصف

کربلا والے شام جاتے ہیں
دینِ حق کا بیاں سناتے ہیں

اٹھو غازی ہم پہ دیکھو یہ ستم
ہم زیادہ ہیں رسیاں ہیں کم
لوٹ کر ہم پہ مسکراتے ہیں

ہم گئے کوفے میں جو بے پردہ
کنبہ احمد کا وہ مجمع بے حیا
باغی کہہ کر ہمیں بلاتے ہیں

ہائے کیوں کر دی تنگ اپنا پہ زمیں
تیروں نیزوں پہ تھی مولا کی جبیں
نیزوں پہ سر قرآں سناتے ہیں

دیکھیں نانا نہیں اٹھتے ہیں قدم
طوق اور بیڑیوں سے آ گیا غم
ہو کے مجرم سزا سناتے ہیں

چچا غازی یہ سکینہؑ کے ہیں غم
بالیاں کھینچیں شمر کے ہیں ستم
آگ دامن سے ہم بجھاتے ہیں

میں نبی زادی ہوں سن شمر و زیاد
زہرہ کی بیٹی نے یوں کی فریاد
آصف امت کو ہم بتاتے ہیں

تیر بھاری ہے یا اصغرؑ کا گلا
رو کے سر پیٹنے لگی تھی قضا و
پیاس اصغر کی ہم بجھاتے ہیں

نوحہ

ملک آصف

پابندِ رسن ہاتھ ہیں زخموں سے بھرا دل
تھیں ننگے سر وہ سیداں ہنستے رہے قاتل

کنبہ نبیؐ کا ریت پہ بیٹھا تھا یوں پیاسا
فرات بھی روتا رہا یوں تھام کے کاسا
خطبہ دیا زینبؑ نے گیا عرش خدا ہل

ماں کہتی تھی بے شیر سے تیرے جھولے پہ آکے
ڈھونڈوں کہاں جا کے آ سے اے پالنے والے
قرآن کی وہ تفسیر گئی خاک میں کیوں مل گئی

آؤ تم علمدار سنو بہن کے نالے
اکبرؑ ہے پڑا ریت پر کوئی اس کو سنبھالے
میرے بندھے ہیں ہاتھ اور لوٹا ہوا محمل

یا علیؑ مدد

نوحہ

(ویر نہ آئے مڑ کے میرے)

ملک آصف

ویر نہ آئے مڑ کے میرے رو رو آکھے زہرہ جائی
ریت تے لاشاں چھڈ آیاں میں کوئی نئیں سنڑ دا میری دہائی

پاک نبیؐ دا اے فرمان اے پاک حسینؑ تے ربّ دی شان اے
سر نیزے تے پڑھ دا قرآن نے دیندی رئی زینبؑ اے گواہی

جانجی اک اک کر کے مڑ گئے قاسمؑ دے سہرے وی رُل گئے
گھڑی جد قاسم دی آئی رو رو آکھے حسینؑ دی جائی

شام دے ویلے شام چہ گیاں سر تے چادراں وی نہ رہیاں
بانج ویراں دے میں مر گیا ظلم دی بدلی سر تے چھائی

رسیاں وچ زینبؑ کرلاوے انج کُنبہ نہ کسے دا آوے
ہنسدے ظالم دل گھبراوے جد امت دربار لیائی

اکبرؑ تے قاسمؑ نئیں آئے غازیؑ نوں ہنڑ کون بلائے
آصفؑ اے غم خون رلائے رب نہ پاوے ایسی جدائی

ویر نہ آئے مڑ کے میرے رو رو آکھے زہرہ جائی
ریت تے لاشاں چھڈ آیاں میں کوئی نئیں سنڑ دا میری دہائی

نوحہ

فضہ تیری عظمت نوں ساڈا اسلام اے
حسنین دی ماں آکھن کیسا مقام ہے

حبشہ دی تو شہزادی سفراں چہ رُل کے موتی
سیّداں دے ناوئیں لائی زندگی تمام ہے

بھک پیاس کٹ دی رہی زینب دے پیار کیتے
حاضر تیرے لئی بی بی ہنجواں دا جام اے

فضہ دی کنڈ دے اولے زینب اے وین پایا
آویکھو ذرا غازی کنج بلوائے عام ہے

پتھراں دے مین چہ فضہ شامیاں نو آکھے
جنہڑا سانگ تے چڑھیا اے حق دا امام ہے

فضہ دے سر دا جس دم پتھراں طواف کیتا
بسم اللہ پڑھدی رہ گئی کیسی غلام ہے

سب قیدیاں دا ناواں اک وار بولیا ہے
زینب دے نال ہر جاہ فضہ دا نام ہے

باقر سجاد قاسم ہتھیں کھڈائے سارے
زینب دے نال رُل کے ہائے دیکھی شام ہے

شاہی نوں وار چھڈیا زینب دی نب کے نوکر
ملیانہ ساری زندگی پل وی آرام ہے

سجاد آکھے دادی زہرا نے بہن صدیا
کئی مرتبے اے تیرے کیتا احترام ہے

اختر سجاد رو رو ڈگیا بے ہوش ہو کے
فضہ دے جدوں دا ملیا پیغام ہے

اَلعَقلُ صَدِیقٌ مَقطُوعٌ
عقل ایک متروک دوست ہے۔

اَلجَاھِلُ یَمِیلُ اِلٰی شَکلِہٖ
جاہل اپنے ہمشکل کی طرف ہی مائل ہوتا ہے۔

اَلھَوٰی عَدُوٌّ مُتبُوعٌ
خواہش ایک اطاعت کردہ دشمن ہے۔

اَلعَاقِلُ یَألَفُ مِثلَہٗ
صاحبِ عقل اپنے جیسے ہی کو پسند کرتا ہے۔

سورہ فاتحہ برائے ایصالِ ثواب

کل مومنین و مومنات

نوحہ

کہاں کہاں نہیں ڈھونڈا ہو تم کہاں بابا
آواز دے کے بلاؤ ہو تم جہاں بابا
تو بانہیں کھول کے اک بار تو بلا مجھ کو
لٹا کے سینے پہ اپنے قرآں سا مجھ کو
کہ نیند آتی نہیں تیرے بنا بابا
ہمیشہ تیرے ہی سینے پہ بابا سوتی ہوں
کھڑی ہوں موت کے صحرا میں تنہا روتی ہوں
ہے میرے کانوں سے تیرا لہو رواں بابا
وہ جس کے پاس میرے دونوں گوشوارے ہیں
تیری سکینہ کو اس نے طمانچے مارے ہیں
یہ دیکھ چہرے پہ میرے پڑے نشاں بابا
یہ سوچتی ہوں پلٹ کر میں کیسے جاؤں گی
بہت اندھیرا ہے رستہ میں بھول جاؤں گی
بچھڑ گیا ہے سکینہ سے کارواں بابا
خلوص دل سے جو غم میں تمہارے آئے گا
تیری قسم وہ نرالی توقیر پائے گا
وہ ماتمی ہو کوئی ہو گا نوحہ خواں بابا

اے دست اجل رک جا بیمار کو آنے دے
بابا کیلئے کوئی پیغام سنانے دے
شاید میری تربت پہ وہ آئے کبھی نہ
ہائے موت بھی حیراں تھی معصوم کی میت پہ
افسوس رہی کرتی احمد کی رعیت پہ
تھا موت کے چہرے پہ غیرت کا پسینہ
سردار سکینہ کو زنداں میں دفن کر کے
سجاد یہ کہتے تھے نہ کفن ملا کر کے
تاحشر رلائے گی تیری موت سکینہ

جناب رضوان علی انور علی ماوجی (ممبر)
جناب صفدر رضا رضا حسین راجپیہ (ممبر)
جناب صفدر رضا رضا حسین راجپیہ (ممبر)
جناب عباس علی محمد حسین بھوجانی (ممبر)
جناب غلام عباس حیدر علی لیلانی (ممبر)
جناب انور علی حبیب علی ماوجی (ممبر)
جناب ابوالقاسم یوسف علی (ممبر)
جناب عابد علی حسین علی (ممبر)

UNITED ESTATE AGENCY

Flats, Shops, Banglows, Plots, Godowns, Town House & Booking Agents of any area.

Timings:
10:00 AM to 01:00 PM
04:00 PM to 09:00 PM
SUNDAY EVENING CLOSED

MURTAZA ALI - KOKAB

Near Jawed Bakery, Shop No.4,
Shabbir Manzil, Soldier Bazar No.1,
Karachi.
Phone: 7224258
Mobile: 0300 - 9224232

نوحہ

زنداں میں سکینہ کو یاد آیا وہ سینہ
جس سینے پہ سوتی تھی معصوم سکینہ

کر ترس زرا ظالم بابا کو نہ روؤں گی
میں گود میں مادر کی آرام سے سوؤں گی
بے رحم لعینوں نے فریاد سنی نہ

ہے موت کی خاموشی تاریکی یہ زنداں میں
کیا جرم کیا تو کو معصوم سی مہماں نے
کوئی اور تو معصومہ یوں قید ہوئی نہ

سجاد جو زنداں سے ہو قید ختم تیری
جا کہنا یہ صغرا سے تم کو ہے قسم میری
میں دفن ہوں زنداں میں آباد مدینہ

ہر وقت چمکتا تھا کربل میں مدینے میں
تعویز کی مانند تھا شبیر کے سینے میں
گم ہو گیا وہ کیسے زنداں میں نگینہ

پھٹ جائے نہ غیرت سے سجاد جگر تیرا
میرے گھر کی یہ رونق ہے کہتا تھا پدر تیرا
یہ سوچ کے عابد کو کچھ ہوش رہی نہ

رخسار میں نانا کو محشر میں دکھاؤں گی
روداد میں زنداں کی رو رو کے سناؤں گی
پابندی ہے رونے پہ کہتا ہے کمینہ

نوحہ ۲۵۲

اج ے گیا رقیہ تیرے پاک سر توں سایہ
تیرے موہنے لال رل گئے ڈھلیا اے سر توں سایہ

ڈھلیا عقیل جایا کوفے دی صدر چھت توں
دو لال رات ساری پھدے رئے پیو دی رت توں
کیوں چالیا ای بابا بالاں دے سر توں سایہ

مسلم دے لال دوویں اک وقت مردے رئے نے
ساکاں دی چالنی توں ڈرڈر کے ٹردے رئے نے
ہر جا تے رئے لکاندے حارث دے ڈر توں سایہ

ام البنین دی جائی پھدی اے زہرہ جایا
سفراں دے وچ ڈبامیں کیندی موت ہوئی اے نازاں
آکھے حسین اٹھیا۔ تیرے ہر پلسر توں سایہ

بچڑی علی دے وانگوں عباس بن گئی اے
شام غریباں اس نوں وددو کے رو کدی اے
جا ویکھدی اے قیداں کہرا گزر توں سایہ

نوحہ ۲۵۳

اے شام کے زنداں تیری مہمان سکینہ
بکھرے ہیں ہزاروں تیرے ارمان سکینہ
دیکھا نہیں جاتا تھا حرم سے تیرا رونا
وہ نوحہ وہ ماتم وہ تیرا خاک پہ سونا
تھی کتنی ہراساں وہ پریشان سکینہ

بابا کی جدائی کالیا داغ جگر پہ
عباس ہیں نہ اکبر ہیں نہ قاسم ہیں نہ اصغر
اس عالم غربت پہ تھی حیران سکینہ

ہونٹوں کی خموشی سے عیاں آہوں فغاں بھی
رخسار پہ باقی تھے طمانچوں کے نشاں بھی
کانوں کا لہو ہے تیری پہچان سکینہ

نظروں سے مناظر وہ ہٹائے بھی تو کیسے
مقتل کو نگاہوں سے بھلائے بھی تو کیسے
مقتل کی کہانی کا ہے عنوان سکینہ

قسمت میں نہ لکھی تھی جو زنداں سے رہائی
زخمی ہے ابھی تک تیری ننھی سی کلائی
دربان بھی ہے آج پشیمان سکینہ

اعجاز یہ نوحہ میرے اشکوں کی زباں ہے
ہر لفظ میں بی بی کی مصیبت کا بیاں ہے
نوحہ یہ زباں پہ ہے ہر اک آن سکینہ

نوحہ

معصومہ کا لاشہ ہائے زنداں سے اٹھایا ہے
بیمار کی آنکھوں میں یہ درد سمایا ہے

ڈالو نہ میرے منہ پر اے اماں فضہ پانی
بھولے گی نہ تا محشر اصغر کی وہ قربانی
پانی میرے بھیّا کو پیکان سے پلایا ہے

کوفے سے اٹھی تھی جو کربل میں چلی آئی
ہاتھوں سے مسلماں نے خیموں میں ہے پہنچائی
اس آگ نے کرتے کے دامن کو جلایا ہے

شبیر کے سینے پر نازوں سے پلی لوگو
کرتا ہی کفن لے کر دنیا سے چلی لوگو
ہائے لال کفن زخمی گردن نے بنایا ہے

بھائی سے کہہ رہی تھی حسرت یہ کرو پوری
لاشہ تو نہیں قیدی ہے کون سی مجبوری
دفنانا جہاں تم نے اصغر کو سلایا ہے

زینب نے کہا کہہ دو عابد یہ سکینہ سے
فریاد کرے جا کر سرکارِ مدینہ سے
کانوں سے لہو نا امت نے بہایا ہے

نوحہ

یارب کوئی معصومہ زنداں میں نہ تنہا ہو
پابند نہ ہوں آہیں رونے پہ نہ پہرا ہو

تھی جسکو نیند آتی شبیر کے سینے پر
زنداں در زنداں جس کے لئے قضا ہو

ٹکرائے نہ وہ کیوں کر زنداں کی دیواروں سے
بھائی اور پھوپھی سے جسکو جدا کیا ہو

زندانوں سے آتی تھی آواز سکینے کی
جیسے کہ سکینہ کو ہر زنداں رو رہا ہو

ہائے شام کی گلیوں میں روتی ہے قضا جسکو
جیسے کہ سکینہ کا کوئی نہ جنازہ ہو

بے کفن اسے عابد تنہا ہی اٹھا لائے
کونین کا وارث ہائے جس بی بی کا دادا ہو

دُر شمر لعین نے چھینے ہیں مارے طمانچے بھی
پیغام مدینے میں لے جائے جو جاتا ہو

زنداں میں اے نجفی یاد آئی سکینہ کی
دل رو رو کہہ رہا ہے اب نہ اجالا ہو

نوحہ

بابا یہ مسلماں مجھے رونے نہیں دیتے
ماتم تیرا زنداں میں ہونے نہیں دیتے

بستر تیرا سینہ تھا جسے چھین لیا ہے
اب گود میں مادر کی بھی سونے نہیں دیتے

احساس یتیمی مجھے زنداں میں ہوا ہے
میں خاک پہ سوتی ہوں تو سونے نہیں دیتے

تھک جاتے ہیں سجاد تو بابا تیرے قاتل
بیمار میرے بھائی کو سونے نہیں دیتے

مر جاؤں گی زندان کے اندھیروں میں سسکتی
اک کرن اجالے کی یہ ہونے نہیں دیتے

غش آتے ہیں سجاد کو پاؤں میں ہیں چھالے
بیمار کو چھاؤں میں یہ ہونے نہیں دیتے

ہائے آگ کی مانند ہیں سجاد کے زیور
زنجیر جدا تن سے یہ ہونے نہیں دیتے

بے پردہ نبی زادی ہیں بازار کھلے ہیں
کیوں بند بازاروں کو یہ ہونے نہیں دیتے

سردار چلے لے کے جو سجاد جنازہ
شامل یہ جنازے میں بھی ہونے نہیں دیتے

نوحہ

سجاد سے سکینہ کرتی ہے التجا
لے کے نہ جانا مجھکو زندان میں تنہا

لوٹ آتے ہیں پرندے اپنے گھروں کو بھیا
کب جائیں گے وطن کو اتنا مجھے بتا

اے کلمہ گو سکینہ کیا قید کے قابل تھی
رونے پہ نہیں ملتی اتنی بڑی سزا

ڈالو نہ منہ پہ پانی پیاسے گئے ہیں بھیا
معصوم کی میت سے آتی رہی صدا

رو کر یہ کہہ رہی تھی زندان میں سکینہ
کس کو صدائیں دوں گی گر شمر آگیا

برائے ایصال ثواب

روقیہ بائی بنت جمال بھائی

بتول بانو زوجہ عنایت علی

نوحہ

جب یاد سکینہ کو تیری آتی ہے بابا
سرِ زنداں کی دیواروں سے ٹکراتی ہے بابا

دربارِ یزیدی میں بھلا کیسے میں جاؤں
ہے چاک گریباں حیا آتی ہے بابا

کانوں سے ٹپکتا ہے لہو شانوں پہ دیکھو
ظالم کی اذیت مجھے تڑپاتی ہے بابا

یاد آتے ہیں جب شمر کے وہ ظلم و تشدد
یہ ننھی سی دختر تیری گھبراتی ہے بابا

مر جاؤنگی پیاسی نہ کبھی مانگوں گی پانی
اصغر کی مجھے جو یاد آتی ہے بابا

ہے کون میرے پاس جیوں کس کے سہارے
تنہائی میری موت بنی جاتی ہے بابا

گھر راہِ خدا میں لٹا دیتے ہیں صابرؔ
دنیا نہیں مجرم یہاں ٹھہراتی ہے بابا

نوحہ

اک بچی کائنات پہ احسان کر گئی
ننھی سی جان دین پہ قربان کر گئی

دانشوروں نے لکھا ہے دربارِ شام میں
خطبہ سنا کے معصومہ مجمعِ عام میں
سارے لعین ذہنوں کو ہذیان کر گئی

احمدؐ سے رو کے کہتے تھے یہ سارے انبیاء
اللہ کے حبیبؐ اے سلطانِ دوسرا
چھوٹی بتولؑ دین کو ذیشان کر گئی

دنیا سے ایسے گذری ہے ایک بچی بے وطن
جسکا لباس بن گیا پردیس میں کفن
عابدؑ کے خون رونے کا سامان کر گئی

رخسار پہ طمانچوں کے صدموں کو پال کر
عابدؑ کے پاک تلوؤں سے کانٹے نکال کر
باطل کی ساری سرحدیں ویران کر گئی

دربار میں یزید ممبر کے رُوبرُو
بن کر بتولؑ آگئیں معصومہ ہوبہو
روئی تو دردمندوں کو بے جان کر گئی

توقیر اُن کے در کو نظریں جُھکا کے جا
پلکوں پہ اپنے اشکوں کے گوہر سجا کے جا
تبلیغِ دین جا کے جو زندان کر گئی

برائے ایصالِ ثواب

قاسم علی نذر علی نایانی

فاطمہ بائی زوجہ قاسم علی نایانی

تراب علی قاسم علی نایانی

زرینہ بائی زوجہ تراب علی نایانی

امینہ بائی بنتِ تھاور

نوحہ

ہائے سکینہؑ : ہائے سکینہؑ
زندان کی دکھیاری پردیس کی لاچاری
کرتی ہے یہ ماں زاری : میں صدقے تیرے واری
ہائے سکینہؑ : ہائے سکینہؑ

کھینچے جو گئے بندے : تڑپے ہیں بہت لاشہ
غربت میں یہ دن دیکھے : سہتے ہیں سبھی بچے
ہائے سکینہؑ : ہائے سکینہؑ

اے اہلِ جہاں سوچو : ماتم کو نہیں روکو
سچ بات کو مت بھولو : دل تھام کے یہ بولو
ہائے سکینہؑ : ہائے سکینہؑ

قسمت نے کہاں چھوڑا : دوں گا میں ساتھ تیرا
چھٹتا ہے یہ اندھیرا : ہوتا نہیں سویرا
ہائے سکینہؑ : ہائے سکینہؑ

رونے کی صدا آئے : دربان بھی شرمائے
ظالم نے ستم ڈھائے : دل ماں کا بھی گھبرائے
ہائے سکینہؑ : ہائے سکینہؑ

ہے زہر جفا پینا : کیا خاک ہے اب جینا
بابا کا نہیں سینہ : دل زخموں کا خزینہ
ہائے سکینہؑ : ہائے سکینہؑ

یاد آئے علی اصغرؑ ، قاسمؑ و علی اکبرؑ
عباسؑ وفا پیکر : ہر دم ہے یہی لب پر
ہائے سکینہؑ : ہائے سکینہؑ

دل پھپھیوں کا گھبرایا : ماضی بھی جو یاد آیا
کوئی نہ رہا سایا : ہر چہرہ بھی مرجھایا
ہائے سکینہؑ : ہائے سکینہؑ

زنداں میں غم پا کے : وہ مر گئی تھرا کے
سجادؑ بھی غم کھا کے : چپ ہو گئے دفنا کے
ہائے سکینہؑ : ہائے سکینہؑ

صغراؑ کی بھی یاد آئی : روتی رہی تنہائی
اکبرؑ سا کہاں بھائی : سینے پہ سناں کھائی
ہائے سکینہؑ : ہائے سکینہؑ

بابا کا جو سر آیا : دل بیٹی کا گھبرایا
وہ غم کا اثر چھایا : اک شور و فغاں پایا
ہائے سکینہؑ : ہائے سکینہؑ

عمو نہ بچے بھائی : تنہائی فقط پائی
زنداں میں قضا آئی : یوں موت بھی شرمائی
ہائے سکینہؑ : ہائے سکینہؑ

اعجاز میں کیا لکھوں : رکتے ہی نہیں آنسو
جب تک ہے جہاں باقی : روتا رہے گا زنداں
ہائے سکینہؑ : ہائے سکینہؑ

زنداں میں نہیں آتی کیوں تازہ ہوا بھیا
سجادؑ سکینہؑ کو مرنے سے بچا بھیا

دیواروں سے زنداں کی ٹکرا کے میں گرتی ہوں
پھر دیر تک بھیا تنہائی میں سسکتی ہوں
آ ریت کے بستر سے بہنا کو اٹھا بھیا

جیتی تھی امامت کے میں پاک سویروں میں
اب میری گذرتی ہے زنداں کے اندھیروں میں
اس وقت بھی رسی میں ہے میرا گلا بھیا

پانی نہیں مانگوں گی بچوں کو سنبھالوں گی
ان چھوٹے سے ہاتھوں سے تیرے کانٹے نکالوں گی
اک بار سکینہؑ کو تو پاس بلا بھیا

جس نے مجھے مارا تھا وہ خواب میں آتا ہے
میں سو بھی نہیں سکتی کچھ ایسے ڈراتا ہے
سجادؑ مجھے دے دو بانہوں میں پناہ بھیا

سجادؑ تیرے غم میں جو اشک بہائے گا
جو حلقۂ ماتم میں سر پیٹتا آئے گا
توقیر دلاؤں گی وعدہ ہے میرا بھیا

زور باطل میں جو تھا وہ گھٹ رہا ہے اے نوید
ظلم کا بادل جو تھا وہ چھٹ رہا ہے اے نوید
اور بڑھتا جا رہا ہے قافلہ سجادؑ کا

نوحہ

اختر لاہوری

زنداں چہ رو رو کے پچھدی سکینہؑ ویر نوں
کدوں مکنیاں اے قیداں اُمت نے کدوں لانا تیرے پیراں دے زنجیر نوں

کئی دِن لنگھ گئے میں ترسی آں ہائے بابے دے سینے نوں
فیر بھاویں میں مرجاواں اِک وار ملا جا آکے روندے ہوئے بے شیر نوں

سجاد کولے رو رو اے شام دیاں کو
میں حشر دا ضامن آں جے قبر دی تھاں مل جائے دفنانا اے ہمشیر نوں

مرجانڑاں اے زینبؑ نے جے لگیا نہ توں شہرا
غازی دی بھتیجی نوں نہ مار طمانچے توں قصہ کہیا اے بے پیر نوں

معصومہؑ دی میت تے رو رو دی ماں آکھے
تیرا کفن بنا دیندی کدی شمر جے نہ کھڑا ہائے چادر تطہیر نوں

کتھے زہراؑ دیاں پلیاں کتھے مجمع لعیناں دا
او خطبے سی زینبؑ دے رنگ لایا جناب اختر اسلام دی جاگیر نوں

برائے ایصالِ ثواب

خدیجہ بائی بنتِ عبداللہ نایانی

نوحہ

اے شام کے زنداں تیری مہمان سکینہ
بکھرے ہیں ہزاروں تیرے ارمان سکینہ
دیکھا نہیں جاتا تھا حرم سے تیرا رونا
وہ نوحہ وہ ماتم وہ تیرا خاک پہ سونا
تھی کتنی ہراساں وہ پریشان سکینہ
بابا کی جدائی کا لیا داغ جگر پہ
عباس ہیں نہ اکبر ہیں نہ قاسم ہیں نہ اصغر
اس عالم غربت پہ تھی حیران سکینہ
ہونٹوں کی خموشی سے عیاں آہوں فغاں بھی
رخسار پہ باقی تھے طمانچوں کے نشاں بھی
کانوں کا لہو ہے تیری پہچان سکینہ
نظروں سے مناظر وہ ہٹائے بھی تو کیسے
مقتل کو نگاہوں سے بھلائے بھی تو کیسے
مقتل کی کہانی کا ہے عنوان سکینہ
قسمت میں نہ لکھی تھی جو زنداں سے رہائی
زخمی ہے ابھی تک تیری ننھی سی کلائی
دربان بھی ہے آج پشیمان سکینہ
اعجاز یہ نوحہ میرے اشکوں کی زباں ہے
ہر لفظ میں بی بی کی مصیبت کا بیاں ہے
نوحہ یہ زباں پہ ہے ہر اک آن سکینہ

نوحہ

آ ہوش میں سجادؑ کے گھر جل گئے سارے
سب ٹوٹ گئے زینب مضطر کے سہارے

یہ تیرا ہی دل ہے کہ سناں کھینچی ہے تو نے
صدقے تیرے شبیر ابراہیم پکارے

شبیر لحد کھود کے یہ سوچ رہے ہیں
اب کس کو کہوں قبر میں اصغر کو اتارے

بیٹھی ہے یتیموں کو جلے خیمے میں لے کر
سیدانیاں تنہا ہیں کہ وارث گئے مارے

میں آخری رخصت کیلئے آئی ہوں بھیا
غازی کو بلاؤ ہمیں محمل سے اتارے

خط لکھتی ہے شکووں کے اُسے کون بتائے
تو لٹ گئی صغرا تیرا بھیا گئے مارے

بابا مجھے اک پل کو ہی سینے سے لگا لو
دن بھر سے ہوں بے چین بہت درد کے مارے

امت نے دیا خوب ہمیں اجرِ رسالت
دستارِ نبی لوٹی ہیں بُرقعے بھی اتارے

نوحہ

سجاد نوں دیندے نے بے جرم سزاواں
دکھ سہہ کے دی سیدؑ نے منگیاں نے دعاواں

بیمار ہے مدت توں کیویں ٹریا خدا جانے
نہیں طوق ٹرن دیندے تنگ کیتا ہے زخماں نے
پیراں چوں لہو وگدا پتھر پلیاں راہواں

کر ترس شمر ظالم میری بھین سکینہ تے
اج لوک نہیں کردے کدی ظلم یتیماں تے
کیویں تیریاں انگلاں چوں ایدے وال چھڑاواں

نہیں خون اجے رکیا کناں چوں سکینہ دا
آکھے لاڈلی بابل دی دربار لعیناں دا
دسو نامے خدا ایدے کیویں زخم لکاواں

چک لاشہ سکینہ دا ہر موڑ تے ڈکدا اے
سب جاندیاں راہیاں توں بیمار اے پچھدا اے
کیہڑی جاہ تے مسلمانو ایدی قبر بناواں

سجاد دی غربت تے بازار وی روندا اے
تک حال یتیماں دا سردار وی رولندا اے
غش آندے نے سیدؑ نوں رک جاندیاں ساواں

نوحہ

منزلِ شام کہاں غیرتِ شبیر کہاں
ہائے سجاد کو لے آئی ہے تقدیر کہاں

خیر ہو اصغرِ معصوم کا دل ڈرتا ہے
کوئی للہ بتادو کہ چلے تیر کہاں

ڈھونڈے جائے گی کس کس جگہ ماں اصغر کو
دشتِ خونخوار میں ہے تربتِ بے شیر کہاں

چین سے سوئے گی زندان میں سکینہ کیسے
اب وہ گھربار کہاں سینۂ شبیر کہاں

دربدر خاک بسر حال پریشان زینب
مجمعِ عام میں یوں وارثِ تطہیر کہاں

آج کوفے میں ہے بے پردہ علی کی بیٹی
ہائے شہزادئ کونین کی تشہیر کہاں

آج شاید کہ زمانے میں علمدار نہیں
ورنہ دربار میں عباس کی ہمشیر کہاں

قتل شبیر ہوئے لٹ گیا گھر زہرا کا
ننگے سر دلن کی خاطر گئی ہمشیر کہاں

نوحہ

رونے کیلئے کافی ہے سجاد تیرا نام
تو شہنشاہِ درد ہے بتلا رہی ہے شام

چلا ہے کسوں کا کارواں بیمار لوگوں ساربان
ہے سنگ سر عریاں شہہ لافتح کی بیٹیاں
کرب وبلا کے دشت میں برپا ہوا کہرام

مشکل تھی بڑی وہ گھڑی دربار میں زینب کھڑی
شبیر کے لب پر چھڑی سجاد نے پہنی کڑی
دربارِ یزیدی کے لرزے تھے در و بام

زینب پکارے بے وطن بھائی میرا ہے بے کفن
کردے اسے کوئی دفن میرے ہاتھوں میں باندھی رسن
ہائے کیسے سنا ہوگا سجاد نے پیغام

زندان سیاہ پوش ہے تنہائی آغوش ہے
عابد کے نہ ہوش ہے دل ٹوٹا ہے خاموش ہے
اُمت نے سکینہ کو دیا موت کا انعام

زندان کی سویا خاک پر عادل لہو پوشاک پر
چرچے ہوئے افلاک پر سلطانی لولاک پر
ہیں حد و ملائک بھی سجاد کے خدام

نوحہ

سجاد کو یہ امت ایسے ستا رہی ہے
زینب کو سر برہنہ بازار لا رہی ہے

خیمے سے نکلی رو کر کہتی ہوئی سکینہ
ہو گئی ہے شام بابا مجھے نیند آ رہی ہے

عباس تم بھی آؤ اکبر میرا جواں ہے
شبیر سے اٹھائی نہیں لاش جا رہی ہے

سجاد مر نہ جائے دربار میں جو زینب
بالوں سے منہ چھپائے خطبے سنا رہی ہے

زینب نہیں بھولے گی یہ بات حشر تک کہ
شبیر بے کفن ہے وہ شام جا رہی ہے

سجاد ہوش میں آ نانا کی دیکھ امت
قتل حسین کر کے خیمے جلا رہی ہے

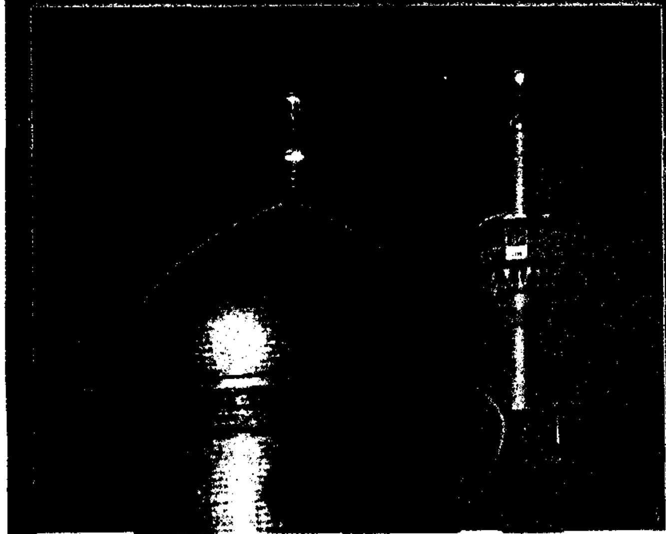

RETURN TICKET FOR
MASHAD
15,500.
INCLUSIVE OF TAXES
KARACHI-TEHRAN-MASHAD-TEHRAN-KARACHI
FREE
"A GUIDE TO MASHAD"
For details call
Yawar Mamdani / M. Hussain
PH : 2421956, 2421957, 2426980, 2420850
FAX: 2414203 E-mail: agt@cyber.net.pk
AIR GUIDE TRAVELS
IATA APPROVED AGENT
12-13, CHAMBER OF COMMERCE BUILDING,
AIWAN-E-TIJARAT ROAD KARACHI

بھیّا تیرے بازو مجھے رستے میں ملے ہیں
یہ کیا ہے یہاں تم ہو وہاں بازو تمہارے

ہاتھوں پر اٹھا کر کہا شبیر نے لوگو
بچہ میرا دم توڑتا ہے پیاس کے مارے

گھوڑے کے قدم تھام کے کہتی ہے سکینہ
بابا او مجھے چھوڑ چلے کس کے سہارے

مارے ہیں طمانچے مجھے بالوں سے پکڑ کر
دُر کھینچ کے ظالم نے ہیں کانوں سے اتارے

دیکھے تو نثار آج کوئی حرؔ کا مقدر
دوزخ سے چلا آ گیا کوثر کے کنارے

برائے ایصالِ ثواب

علی محمد قاسم علی چھاپہ والا

نوحہ

ایہو غم مُکا گیا ہے سجاد دی جوانی
رُلیاں نے وچ بازاراں کیوں آیتاں قرآنی

ماں عون دی پکارے دے وے چا کوئی چادر
مشکل اِچ کوئی کردے سیّداں تے مہربانی

اصغر نو یاد کردی ہر اُجڑی گود ماں دی
روندے قتل تے چھا گئی اے کائنات تے حیرانی

ڈیکھلا زمین تے دوڑن او نتھاں نوں پے پلاون
سیّداں دے بال پیاسے رہ گئے نہ ملیا پانی

گل چوں نہ لاوے باواں ردرو سکینہ آکھے
چن ویر مار دیسی مینو قیدی دی ویرانی

سجادؔ دے جگر نوں گل چیر گئی اے عادل
تاریخ دے وچ آسی دربار دی کہانی

رسیاں چوں ہتھ دیکھے کبرٰا دے مہندی والے
اکھیاں چوں جاری ہوئی تانیوں دی روانی

نوحہ

سجاد جو قیدی کی طرح ہائے شام چلا ہے
ہر حلقۂ زنجیر میں ماتم کی صدا ہے

کہتا ہے مہاری نا ہمیں دیکھنے آؤ
مخدومۂ کونین پہ بالوں کی ردا ہے

چکرا کے گرا جب بھی لگنے لگے کوڑے
بیمار کے زخموں کی کیسی یہ دوا ہے

بدلی ہے ضعیفی میں عابد کی جوانی
امت نے یہ مظلوم پہ کیا ظلم کیا ہے

زینب بھرے دربار میں اب جائے گی کیسے
بیمار سر شام کھڑا سوچ رہا ہے

التماس سورۃ فاتحہ برائے ایصالِ ثواب

بتول بانو زوجہ عنایت علی

سجاد کی آنکھوں سے ریستا رہا برسوں
اک شام کا منظر تھا جو زخم بنا ہے

دفناؤں میں زنجیروں میں جکڑا ہوا کیسے
لاشوں کی طرف یاس سے وہ دیکھ رہا ہے

اس صبر کا مالک کوئی امت بھی دکھائے
خوں زخموں سے جاری ہے اور لب پہ دعا ہے

برائے ایصالِ ثواب

روقیہ بائی بنتِ جمال بھائی

خدیجہ بائی بنتِ عبداللہ تایانی

۲۷۶ نوحہ

اجڑا ہوا ہے قافلہ اور شام کا زندان
بیٹھا جو قیدی خاک پہ سجاد ہے دربان

بے ہوش در پہ ساجد مِن طوق و سلاسل پہ جبیں
گھبرا گئیں پردہ نشین مر جائے نہ لاغر کہیں
سجاد تیرے درد و غم کیسے کروں بیاں

زینب کے سر میں ہے لہو سجاد نے کی گفتگو
مشکلکشا کی آبرو لے کے نہ جا دربار تو
بھولا بتا اے شمر کیوں شہزادیوں کی شان

رویا لہو بازار میں ہیبت در و دیوار میں
آیا علی دربار میں زنجیروں کی جھنکار میں
گھبرایا بیٹھا تخت پہ ہائے شام کا سلطان

میں دخترِ مشکلکشا مادر میری خیر النساء
بھائی شہید کربلا جس نے لٹایا گھر بھرا
باغی نہیں امام ہے ہے وارثِ قرآن

تاریک زندان کی فضا روشن نہ تھا کوئی دِیا
زینب نے رو کے کی دعا اے وارثِ ارض و سما
جس حال میں بھی تو رکھے تیرا احسان

یہ وقت کا امام ہے اور فاتحِ شام ہے
یہ مجسّمِ اسلام ہے سجاد اس کا نام ہے
زینبؑ کہے تعظیم کرا اے ثانی سفیاں

دربار میں تھی مہکشی سجاد پہ چھائی غشی
فِضّہ نے توڑی خاموشی بیدار ہو گئے حبشی
افسوس کلمہ گوؤں نے کھولی نہیں زبان

زیرِ تخت جو ہے سر پڑا ابھی بوسہ گاہِ مصطفےٰ
میں ہوں اِنمایرید اللہ مجھے کر دیا بے ردا
جو بہہ رہا ہے طشت سے ہے خونِ عمران

چھینوں سکینہ سے نہ سر آرام آیا لمحہ بھر
روتی رہی پورے سفر کہتی رہی ہائے پدر
مجبور قیدی کی بہن دو پل کی ہے مہمان

مرجھا گئے چہرے کھلے صحرا کی تپشوں پہ پلے
تحت الثری کیوں نہ ملے زینب کے پاؤں بھی جلے
پُر درد عادلؔ ہے زمیں روتا ہے آسمان

نوحہ

دین نبی کابار اٹھائے اجڑے گھروں کا وارث آیا
ساتھ حرم کو بازاروں میں بے پردہ سجاد ہے لایا

شام سے نکلے تو عابد کو ایک زمانہ بیت گیا تھا
خون رہا آنکھوں سے جاری کیا امت نے روگ لگایا

دیں کیلئے تشہیر ردا کی آئی بیٹی یوں زہرہ کی
عریاں سر ہر گام پہ پتھر غازی کی ہمشیر نے کھایا

ہائے سکینہ کو زنداں میں شمر طمانچے مار رہا تھا
وہ معصوم جسے بابا نے سینے پر دن رات سلایا

کٹ ہی گئی آخر کو الٰہی منزل سخت سکینہ والی
روتے چپ چاپ سے عابد زنداں ہے خاموش خدایا

یاد آیا بابا کا زمانہ سورج کا وہ چھپ چھپ جانا
شمر لعیں جب باندھ کے بازو زینب کو دربار میں لایا

شام مدینے میں ہوتی ہے اک بیمار بڑا روتی ہے
ہائے وہ صغرا لوٹ کے جس کا بھائی چچا نہ بابا آیا

سجدے میں سر شہ نے کٹایا زینب نے گھر بار لٹایا
طوق گلے میں ڈال پسر نے یوسف یہ اسلام بچایا

نوحہ

بیڑیاں پہنے ہوئے قافلہ سالار چلا ہائے بیمار چلا
آرہی ہے درو دیوار سے رونے کی صدا ہائے بیمار چلا

ہائے جلتی ہے زمیں آگ اگلتی ہے زمیں کوئی سایہ بھی نہیں
آبلے پڑ گئے پیروں میں بدن جلنے لگا ہائے بیمار چلا

پیر کیا ہاتھوں پہ گردن پہ پڑے ہیں چھالے کوئی پانی ڈالے
تپتے ہیں طوق و سلاسل ہیں بہت گرم ہوا ہائے بیمار چلا

کانٹے چبھاتے ہیں چھالے کبھی چھل جاتے ہیں یوں تڑپاتے ہیں
ہائے کس حال میں ہے ابنِ شہِ کرب و بلا ہائے بیمار چلا

آگاہ کرتے ہیں تو دُرّوں کی سزا پاتے ہیں ہائے دکھ پاتے ہیں
پابرہنہ یہ اذیت کا سفر اور یہ جفا ہائے بیمار چلا

لوریاں دے کے سلاتے تھے جسے شاہِ اُمم ہو گیا کیا ستم
اب وہی نازوں کا پالا ہے گرفتارِ بلا ہائے بیمار چلا

تازیانے کبھی مارے کبھی پتھر مارے ہائے شہ کے پیارے
کس قدر زخمی مسافر پہ ہوئی جور و جفا ہائے بیمار چلا

بستہ ظلم ہیں ہیں ماں بہنیں ردا بھی نہیں ظلم کرتے ہیں لعین
پھر ستم یہ کہ کوئی پوچھنے والا نہ رہا ہائے بیمار چلا

شمر سے بالی سکینہؑ کو چھڑائے کیسے جان بچائے کیسے
ہتھکڑی ہاتھوں میں ہے طوق میں جکڑا ہے گلا ہائے بیمار چلا

خستہ تن لاغر و بیمار پہ یہ ظلم و جفا ہائے یہ ظلم و جفا
کانپ اٹھا فرش زمیں عرش بریں کانپ اٹھا ہائے بیمار چلا

ٹیس اٹھتی ہے جو زخموں سے لہو بہتا ہے ہر ستم سہتا ہے
کس سے فریاد کرے بھائی نہ بابا نہ چچا ہائے بیمار چلا

گماں
دیکھ کے بیٹے کی حالت کو تڑپ اٹھتی ہے ماں یہ بھی ہوتا ہے
آ نہ جائے کہیں بیمار کو رستے میں قضا ہائے بیمار چلا

سر کھلے مائیں رہیں بہنیں رہیں ستم گاروں میں ہائے بازاروں میں
سر جھکائے ہوئے روتا ہوا خوددار چلا ہائے بیمار چلا

ہائے کس حال میں ہے سبطِ پیمبر کا پسر خاک اڑاؤ گو ھر
پیٹ کر سینہ و سر بین کرو اہلِ عزا ہائے بیمار چلا

اَلْاِعْتِبَارُ یَقُوْدُ اِلَی الرُّشْدِ
عبرت حاصل کرنا راہ رشد کی طرف لے جاتا ہے۔

اَلتَّزَهُّدُ يُؤَدِّي اِلَى الزُّهْدِ
زہد کی طرف میلان زہد تک پہنچا دیتا ہے۔

نوحہ

دکھدائیں اکھیاں چوں ہائے خون مہاری دا
غیرت ہے سبب بنیا عابد دی بیماری دا
کردی رہی تو منتائیں وطن تے پہنچا ما
مجبور اینج میں ہویا تینوں کفن وی نئیں پایا
مُچک لاشہ بہت رویا او بھین پیاری دا

اہلِ حرم نوں ظالم دربار وچ بلا کے
او آنتاں قرآنی نیزے آتے چڑھا کے
ہلیا نہ دل کسے وی حافظ کسے قاری دا

ایسے شاہوں میں زینبؑ ہاں میں بتول جائی
سر ننگے ہتھ وچ رسیاں ہو قید شام آئی
ویکھو نہ اینج تماشہ ہائے میری لاچاری دا

زینبؑ اے وین کردی نہ شمر مار کوڑے
بیمار ہے او لاغر بڑی دیر دا بے ہوش اے
مک جاوے نہ ساہ ظالم، سجاد مہاری دا

اَلْحِيْلَةُ فَائِدَةُ الْفِكْرِ
چارہ سازی فکر کا فائدہ مند نتیجہ ہے۔

نوحہ

قیدی نہ کوئی لوگو سجادؑ سا ہوگا
بیمار ہے زنجیروں سے آزاد نہ ہوگا

رو کر کہے یہ زینبؑ اے وقت کے شہنشاہ
جاتا ہے سر برہنہ بازارِ شام کو

کنبہ کسی کا ایسے برباد نہ ہوگا

بولی سکینہؑ بھیا زخموں سے خوں رواں ہے
بابا ہیں میرے تنہا میرے چاچا کہاں ہے

جب تک نہیں ملوں گی دل شاد نہ ہوگا

ہر اک قدم پہ مڑ کے زینبؑ کو دیکھتا ہے
اہلِ حرم کے غم سے دل خون رو رہا ہے

ان کی ردا کا ضامن میرے بعد نہ ہوگا

بے حال ہے غموں سے سبطِ نبیؐ کا پیارا
پیروں میں آبلے ہیں زخمی بدن سارا
اس غم میں رونے والا برباد نہ ہوگا
طوقِ گراں گلے میں ہاتھوں میں ہتھکڑی ہے
زنجیر پاؤں چھوٹے پیروں گر پڑتی ہے
ایسا کوئی جہاں میں ناشاد نہ ہوگا

نوحہ

سجاد دی زندگی مک گئی اے ہر دکھ گیا صبر دے نال نبھا
نئیں اُف کیتی بازاراں ویکھی پیدل ٹُر دی دھی زہراؑ

سجاد علاج توں کرا پناں اے رت انکھیاں دی رک جاوے
توں بھین سکینہؑ کرائے دعا تیرے ویر دی زندگی مک جاوے
جدوں موت آئی رت رک جانا ایس مرض دی نئیں کوئی ہور دوا

تیرے سینے باج نئیں چین آندا او خاک تے سوندی رہی اے
مر یاد اصغرؑ تے غازی نوں وچ قیداں رو کے مر گئی اے
ہیں قبرستان مسافراں وچ آیا بھین سکینہؑ نوں دفنا

ایدھے درد جہاں توں وکھرے نے غم دل وچ موت بہتر دا
گل طوق تے پیری بیڑیاں نے نال درد زینبؑ دی چادر دا
گیا بدل شباب ضعیفی وچ پیا ٹُر دا عابدؑ کمر جھکا

تنویر رو کے آکھے عبداللہ دھی زہراؑ دی کوئی حال سنا
کیویں مارے زینبؑ ویر تیرے دربار گئی کیویں باج ردا
مینوں خبر اے قیدن رہئے توں نہ رسیاں والے داغ چھپا

نوحہ

دیارِ شام میں سجادؑ آرہا ہوگا
اُڑی ہے خاک اسیروں کا قافلہ ہوگا

علیؑ کے کوفے میں کوئی سروں کو ڈھانپے گا
ہر ایک چہرے کو سجادؑ دیکھتا ہوگا

گئی جو کوفے میں زینبؑ بغیر غازیؑ کے
قدم قدم پہ اُسے یاد تو کیا ہوگا

جب آیا بزمِ شرابی میں نام زینبؑ کا
پسر حسینؑ کا بے موت مر گیا ہوگا

بلند نیزے پہ عباسؑ کے نہ سر کو کرو
برہنہ سر نظر آئی بہن تو کیا ہوگا

کسی نے پُرسہ نہ سجادؑ کو دیا یوسفؔ
یہ لوگ کیسے مسلماں ہیں سوچتا ہوگا

اَلدُّنیا ضُحکَةُ مُستَعبِرٍ
دنیا روتے ہوئے انسان کا قہقہہ ہے

اَلعَقلُ مُصلِحُ کُلِّ اَمرٍ
عقل ہر کام کی اصلاح کر دیتی ہے۔

نوحہ

نبیؐ کی آلؑ پر غربت میں یہ کیسا مقام آیا
کھلے سر زینبؑ و کلثومؑ کو لے کر امامؑ آیا

خدا معلوم کیا عباسؑ پر گذری ترائی میں
بندھے ہاتھوں سے دریا پر جو زینبؑ کا سلام آیا

طمانچے کھا کے دریا کی طرف دیکھا سکینہؑ نے
نہیں معصوم کے ہونٹوں پہ پھر بابا کا نام آیا

خدایا آخر اُس بیمار صغراؑ کی خطا کیا ہے
نہ بابا دیکھنے آئے نہ اکبرؑ کا پیام آیا

جو گذری مقتلِ شہداءؑ سے پابندِ رسن زینبؑ
زمینِ کربلا سے جانے کس کس کا سلام آیا

کسی نے بھی علی عابدؑ کا مر جانا نہیں دیکھا
نبیؐ کا قافلہ جب بر سرِ دربارِ عام آیا

در و دیوار سے تھرا کے سر غازیؑ کا ٹکرایا
لبِ ظالم پہ جب دربار میں زینبؑ کا نام آیا

رسن بستہ سکینہؑ شام تک آئی تو تھی یوسفؔ
رہائی پانے والوں میں کہیں اُس کا نہ نام آیا

نوحہ

روئی زنجیر، روئی زنجیر، روئی سجادؑ کے قدموں سے لپٹ کر روئی
جب ہٹائی گئی قدموں سے تو ہٹ کر روئی، روئی زنجیر

ساتھ عابدؑ کے رہی بن کے عزادارِ حسینؑ
طارِ اشکِ غمِ سرور میں سمٹ کر روئی زنجیر
سر کھلے دیکھ کے بلوے میں نبی کی عترت
خون میں ڈوب گئی خاک میں اٹ کر روئی زنجیر
دے کے پیغام شہیدوں کا لہو دیتی ہوئی
اک اک حلقۂ زنجیر میں بٹ کر روئی زنجیر
دیکھنے والا نہ تھا کوئی جہاد عابدؑ کا
کوفہ و شام کا دربار الٹ کر روئی زنجیر
تھر تھرانے لگا عباسؑ جری کا لاشہ
جاتے جاتے جو سوئے نہر پلٹ کر روئی زنجیر
جب ہٹانے لگا بیمار بہن کی تربت
تھر تھرائی کبھی قدموں سے لپٹ کر روئی زنجیر

نوحہ

قید ہو کر جا رہا ہے قافلہ سجادؑ کا
تازیانے کھا رہا ہے قافلہ سجادؑ کا
جشن ہے کیسا لوگو کیوں سجے ہیں راستے
شامیوں کے ہاتھ میں پتھر ہیں کس واسطے
کہا کھلے سر آ رہا ہے قافلہ سجادؑ کا
رسیاں ہیں بیڑیاں ہیں طوق ہیں لنگر بھی ہیں
راہ میں کوڑے بھی ہیں کانٹے بھی ہیں پتھر بھی ہیں
پھر بھی چلتا جا رہا ہے قافلہ سجادؑ کا
انبیاءؑ جاتے ہوئے دیکھے ہیں میں نے اُس طرف
اولیاء جاتے ہوئے دیکھے ہیں میں نے اُس طرف
جس طرف سے آ رہا ہے قافلہ سجادؑ کا
شرم سے زینبؑ کے پاؤں دھنس رہے ہیں کیا کرے
اور ستم یہ ہے کہ شامی ہنس رہے ہیں کیا کرے
خون روتا جا رہا ہے قافلہ سجادؑ کا
بہہ رہا زینبؑ و کلثومؑ کے سر سے لہو
جم رہا ہے ایڑیوں پر بہہ کے لنگر سے لہو
ہائے پتھر کھا رہا ہے قافلہ سجادؑ کا

نوحہ

تنویر کرلی بادا

ڈُکدا نئیں اکھیاں چوں ہائے خون مہاری دا
غیرت ہے سبب بنیا عابد دی بیماری دا

کردی رہی توں منتا نئیں وطن تے پہنچایا
مجبور ا ینج میں ہویا تینوں کفن وی نئیں پایا
چُک لاشہ بہت رویا او بھینڑ پیاری دا

سر ننگے دھی علیؑ دی بازاراں دے وِچ ٹُرنا
شبیرؑ دے قاتل توں زینبؑ دا رِدا منگنا
سجاّدؑ توں پچھ منظر زینبؑ دی لاچاری دا

اے شامیوں میں زینبؑ ہاں میں بتولؑ جائی
سر ننگے ہتھ چہ رسیاں ہو قیدی شام آئی
ویکھو نہ اینج تماشہ ہائے میری لاچاری دا

اہل حرم نوں ظالم دربار وِچ بُلا کے
او آیتاں قرآنی نیزے اُتے چڑھا کے
ہلیا نہ دل کسے وی حافظ کسے قاری دا

اج تک نئیں اے سمجھے تنویر مسلمان اے
شبیرؑ دا غم کرنا ہے دین تے ایمان والے
جنت ہے صلہ ادنیٰ ایدی ماتم داری دا

نوحہ

زنداں سے چھٹکر جو وطن جائیو زینب
صغرا کو میری سینے سے لپٹائیو زینب
معصوم جو بچے ہوں اُنھیں دودھ کے کوزے
اصغر کے میرے نام پہ پلوائیو زینب

مادر کے عوض بالوں سے منہ چھپا کر
دربار میں حاکم کے چلی جائیں رقیب
مانگے جو سکینہ کو کنیزی میں ستمگر
سو منتیں کر کے اُسے چھڑائیو زینب

ظالم جو سکینہ کو کفن دے تو نہ لینا
معصومہ کو کرتے میں ہی دفنائیو زینب
سقائے حرم تشنہ دہن قتل ہوا ہے
یہ قبر پہ عباس کی لکھوائیو زینب

ہے مجھ کو یقین قید میں روئیگی سکینہ
آتے ہیں پدر کہکر یہ بہلائیو زینب

نوحہ

رہائی قید سے زینب کو جب ملی ہو گی
بنا حسین کے وہ کیسے گھر گئی ہو گی

پڑے تھے لاشے جوانوں کے دشت کربل میں
پڑا تھا غازی کا لاشہ بغیر شانوں کے
جوان بھائی کے شانوں کو ڈھونڈتی ہو گی

اے نانا تیرے نواسے کو تیری امت نے
دفن کیا ہے یا عریاں ہی بن میں چھوڑ دیا
بتول زادی یہی بات سوچتی ہو گی

گئی تھی ساتھ تمہارے سکینہ کربل میں
کہاں ہے بھیا مجھے کیوں نظر نہیں آتی
بیمار صغرا یہ عابد سے پوچھتی ہو گی

لٹیں تھیں دشت میں جو چادریں سیدانیوں کی
لوٹائیں عابد بیمار کو لعینوں نے
علی کی لاڈلی حسرت سے دیکھتی ہو گی

وہ چھ ماہ کے بچے کو تیر مارا تھا
وہ شیر خوار کا لاشہ سناں پہ آیا تھا
بتول لحد میں منہ اپنا پیٹتی ہو گی

دیا رغیر سے لوٹی تو ماں کی تربت پہ
سنایا حال جو دربار اور بازاروں کا
بتول قبر میں ہائے منہ کو پیٹتی ہو گی

گیا جو قافلہ مقتل میں آل احمد کا
ویران دشت میں ہر بی بی اپنے پیاروں کا
کو کتنی دھوپ میں روزو کے ڈھونڈتی ہو گی

سنا جو ہو گا سکینہ نے قبر میں اختر
کہ سب چلے ہیں مجھے چھوڑ کر مدینے کو
معصومہ قبر میں تنہا ہی رو رہی ہو گی

علم کمیٹی کے عہدیداران و ممبران

۱	جناب شبیر حسین علی محمد	(صدر)
۲	جناب علی رضا انور علی ماؤجی	(نائب صدر
۳	جناب حسن علی یوسف علی جیوانی	(جنرل سیکریٹری
۴	جناب علی رضا روشن علی بھوجانی	(خزانچی)
۵	جناب رضا حسین رمضان علی راجیہ	(انچارج)
۶	جناب رضوان علی انور علی ماؤجی	(ممبر)

نوحہ

ئے موسیٰ کاظم کی میت کو رلایا کیوں
ست نے محمد کی بیٹی کو ستایا کیوں

میرے لال میں زہرہ ہوں تیری لاش پہ آئی ہوں
میں تنہا نہیں آئی زینب کو بھی لائی ہوں
میں لوگوں سے پوچھوں گی یہ ظلم کمایا کیوں

کیا خوف خدا نہ تھا ظلمت کے خداؤں میں
جب طوق تھے گردن میں زنجیر تھی پاؤں میں
پھر اتنی بلندی سے لاشے کو گرایا کیوں

بغداد میں کیا سارے اہل ایمان نہ تھے
وہ لوگ درندے تھے یا پھر انسان نہ تھے
ایوب نے تنہا ہی لاشے کو اٹھایا کیوں

نوحہ

کاظم امام نوں ملی کس جرم دی سزا
بابا رضا دا قید گیا ظلم دی نبھا

میت تے وین کیتے جناب بتول نے
ہن تاں کوئی غریب دے زنجیر دو لوہا

تنگ اتنا قید خانہ تاریخ ہے گواہ
کروٹ بدل نئی سکدا وارث بتول دا

ہائے امام دی زیارت دے واسطے
بغداد والے پل تے جنازہ رکھاریا

تنویر ہو یا مر کے رہا بے وطن اسیر
ظلم و ستم دی ہو گئی سید تے انتہا

نوحہ

کس نے زہر امام رضا کو پلادیا
ہائے آٹھواں چراغ ولایت بجھادیا

ٹکڑے کیا کلیجہ زہر نے غریب کا
بچھڑی بہن سے ملنے کا لمحہ قریب تھا
بھائی کی موت نے جسے رستہ بھلادیا

ہائے ترس کیوں نہ آیا تھا مامون کو ذرا
دے کے زہر رضا کو کیا خون بے وجہ
ماتم کدہ ہے زہرہ کے گھر کو بنادیا

طے کر کے سفر شام کا اک بی بی ہے آئی
اک چھوٹی سی معصومہ کو بھی ساتھ ہے لائی
ہائے بین کر کے جس نے رضا کو رلادیا

بابا نے تیرہ چودہ برس کیسے گزارے
مرنے کے بعد زیور نہ امت نے اتارے
تیری موت نے اس زخم کو پھر سے جگادیا

جنت البقیع کو چھوڑ کے آئی ہے خود بتول
آئے ہیں ساتھ روتے علی حسن اور رسول
کس نے ہے در بتول کو پھر سے گرادیا

دن رات پرسہ دیتے ہیں جن و ملائک تمام
سردار رو کے کہتا ہے کہ آپ نے امام
ایران کی زمیں کا مقدر جگا دیا

نوحہ

مظلوم بے وطن یہ میرا مولا رضا ہے
ہائے جس کو زہر لوگو مسلماں نے دیا ہے

سب آنکھیں کرو بند دہائی ہے دہائی
اک بی بی عزاداروں یہاں شام سے آئی
لپٹی ہے جنازے سے نہیں سر پر ردا ہے

آئے ہیں جنازے پہ نبیؐ شاہِ اُمم بھی
کلثومؑ رقیہؑ بھی ہے معصومۂ قمؑ بھی
وہ بی بیؑ ہے کربل میں جلی جسکی عبا ہے

مامون عباسی کی عنایت ہے یہ لوگو
ہائے آلِ پیمبرؐ کی اطاعت ہے یہ لوگو
سیدوں سے ذرا پوچھو یہ اُمت کی وفا ہے

روتے ہیں فرشتے بھی زمیں اور زماں بھی
ہائے لوح و قلم عرشِ بریں کون و مکاں بھی
خیر النساء کے لعل کے ماتم کی صدا ہے

سلامِ آخر

سلام خاک نشینوں پہ سوگواروں کا
غریب دیتے ہیں پرسا تمہارے پیاروں کا

سلام ان پہ جنہیں غم کھائے جاتی ہے
کھلے سروں پہ اسیری کی خاک آتی ہے

سلام بھیجتے ہیں اپنی شہزادی پر
کہ جن کو سونپ گئے مرتے وقت گھر سرور

مسافرت نے جسے بے بسی یہ دکھلائی
نثار کردیئے بچے نہ بچ سکا بھائی

اسیر ہو کے جسے شامیوں کے نرغے میں
حسینیت ہے سکھانا علی کے لہجے میں

سکینہ بی بی تمہارے غلام حاضر ہیں
تجھے جو پیاس تو اشکوں کے جام حاضر ہیں

یہ سن یہ حشر یہ صدمے بڑے بی بی
کہاں پہ بیٹھی ہو خیمے تو جل گئے بی بی

رسن گرمی یتیمی کی سختیاں بی بی
وہ سینہ جس پہ کہ سوتی تھی اب کہاں بی بی

جنابِ مادرِ اصغر کو بھی ہمارا سلام
عجیب وقت ہے کیا دیں تسلیوں کا پیام

ابھی تو سینہ میں اک آگ سی لگی ہوگی
ابھی تو گود کی گرمی نہ کم ہوئی ہوگی

نہیں اندھیرے میں کچھ سوجھتا کہاں ڈھونڈیں
تمہارا چاند کہاں چھپ گیا کہاں ڈھونڈیں

نہ اس طرح کوئی کھیتی ہری بھری اجڑی
تمہاری مانگ بھی اجڑی ہے کوکھ بھی اجڑی

نہیں لعینوں میں انساں کوئی خدا حافظ
درندے اور یہ بے وارثی خدا حافظ

سلام محسنِ اسلام خستہ تن لاشو
سلام تم پہ شہیدوں کے بے کفن لاشو

دُعا

اے ربِ جہاں پنجتنؑ پاک کا صدقہ
اِس قوم کا دامن غمِ شبیرؑ سے بھر دے

بچوں کو عطا کر علیؑ اصغر کا تبسم
بوڑھوں کو حبیبؑ ابنِ مظاہر کی نظر دے

کمسن کو ملے ولولہ عونؑ و محمدؑ
ہر ایک جواں کو علیؑ اکبر کا جگر دے

ماؤں کو سکھا ثانیِ زہراؑ کا سلیقہ
بہنوں کو سکینہؑ کی دعاؤں کا اثر دے

مولا تجھے زینبؑ کی اسیری کی قسم ہے
بے جرم اسیروں کو رہائی کی خبر دے

جو چادرِ زینبؑ کی عزادار ہیں مولا
محفوظ رہیں ایسی خواتین کے پردے

جو دین کے کام آئے وہ اولاد عطا کر
جو مجلسِ شبیرؑ کی خاطر ہو وہ گھر دے

مفلس پہ ہو زر و لعل و جواہر کی بارش
مقروض کا ہر قرض ادا غیب سے کر دے

غم کوئی نہ دے ہم کو سوائے غمِ شبیرؑ
شبیرؑ کا غم بانٹ رہا ہے تو اُدھر دے

علیؑ سے پیار کرتے ہیں تیرا احسان ہے مولا
ہمارے پاس بخشش کا یہی سامان ہے مولا
درِ شاہِ نجف کو چھوڑ دیں جنت کے بدلے میں
یہ سودا ہم نہیں کرتے ہمیں نقصان ہے مولا

SAMI TAILORS
MASTER ASLAM)
SHAH ABDUL LATIF BHITAI ROAD, MOOSA
LANE, KARACHI-75660
TEL: 7525321
یہاں علم مبارک کے پٹکے سمیت تمام کام فی سبیل اللہ کیا جاتا ہے
برائے ایصالِ ثواب

علم کمیٹی کے عہدداران و ممبران

۱	جناب شبیر حسین علی محمد	(صدر)
۲	جناب علی رضا انور علی ماؤجی	(نائب صدر)
۳	جناب حسن علی یوسف علی جیوانی	(جنرل سیکریٹری)
۴	جناب علی رضا روشن علی بھوجانی	(خزانچی)
۵	جناب رضا حسین رمضان علی راجیہ	(انچارج)
۶	جناب رضوان علی انور علی ماؤجی	(ممبر)

مناجات

نامِ عباس وسیلہ ہے ہر دُعا کے لیے
اسمِ اعظم ہے یہ مومن کی التجا کے لیے

منشاءِ زہرا ارادہ علی حکم جلی
ثانی جعفرِ طیّار ہے غیرت کا ذلی
خود چنا خالقِ اکبر نے ہے وفا کے لیے

خونِ اسد اللہ کا جوہر ہے یہ عباس علی
کعبۂ صدف کا گوہر ہے یہ عباس علی
خاص تحفہ ہے خدا کا یہ مرتضیٰ کے لیے

باب پہ شیرِ شہادت کے جو بھی آئے گا
جو بھی مانگے گا قسم حق کی مل جائے گا
چشمۂ فیض ہے یہ گھر ہر اک عطا کے لیے

کوئی مانے یا نہ مانے یہ ہے ایمان میرا
نامِ عباس تو بخشش کا ہے سامان میرا
نسخۂ کیمیا ہے نام پہ اک شفا کے لیے

دید کرتی یوں علم پر تو سانس رکتا ہے
یاد آ جاتا ہے غازی مجھے یوں لگتا ہے
اب بھی روتا ہے یہ زینبؑ تیری ردا کیلئے

مناجات

دربار ہے کاظم کا جو مانگنا ہے مانگو
رحمت کا ہے خزانہ جو مانگنا ہے مانگو

اُمید لے کے آئے مہمان بن کے آئے
جعفر کے ہیں دلارے جو مانگنا ہے مانگو

دل کی تمنّا پوری رہ جائے نہ اُدھوری
پھیلا کے ہاتھ دونوں جو مانگنا ہے مانگو

محتاج فقیر آئے کوئی غریب آئے
بھر دی ہے سب کی جھولی جو مانگنا ہے مانگو

جگمگاتی یہ زری ہے پروانہ ہیں شمع پر
دکھیوں کی یہ جگہ ہے جو مانگنا ہے مانگو

روضہ دکھاؤ مولا ہم کاظمین آئے
زوّارِ لقب دے دو جو مانگنا ہے مانگو

سائل تمہارے در پہ آئے ہیں موسیٰ کاظم
خوش ہو کے در سے لوٹے جو مانگنا ہے مانگو

مناجات

سب نے یہی کہا ہے اللہ بہت بڑا ہے
قرآن میں لکھا ہے اللہ بہت بڑا ہے

اتنا کریم ہے وہ   اتنا رحیم ہے وہ
اے بدنصیب بندے   تجھ کو خبر نہیں ہے
اس کے کرم پہ گویا تیری نظر نہیں ہے
انسان ہوش میں آ   نادان ہوش میں آ
کرلے خطا سے توبہ   وہ تجھ کو بخش دے گا
مایوس کیوں کھڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے
باندھے کفن یہ لے کے   شبیر گھر سے نکلے
بیمار بچی اُن کی   دامن پکڑ کے بولی
میں صدقے جاواں بابا   چھوڑو نہ مجھ کو تنہا
مظلوم ابنِ حیدر   بولے یہ اشک پی کر
جاتا ہے کون کے کربلا کو سفر میں
اے میری بچی تجھ کو   راحت ملے گی گھر سے
چاروں طرف ہے صحرا   چھایا ہوا اندھیرا
میں جانتا ہوں بیٹی کوئی نہیں ہے تیرا
لیکن مجھے پتہ ہے   اللہ بہت بڑا ہے
گو ہوا ہے ایسا   اِس آرزو میں سکینہ
کب آئے گا بلاوا   کب جاؤں گی مدینے
جب ہجر میں نبی کے دشوار ہوگا جینا
طوفاں میں چھوڑ دوں گی یہ کہہ کے میں سفینہ
ارشادِ مصطفیٰ ہے   اللہ بہت بڑا ہے

مناجات

فریاد کو پہنچوں پہ، امداد کو پہنچوں
یا موسیٰ کاظم
حسنین کا صدقہ میری بگڑی کو بناؤ
یا موسیٰ کاظم
جو نکر دمصیبت میں پریشان ہو ہر حال
ہر چشم میں رُسوا
صدقہ شہہ مظلوم کا روزی پہ لگاؤ
یا موسیٰ کاظم
ہر اک کی اولاد پھلے پھولے رہے شاد
اور ہوئے نیک وکار
شاد عمر و دولت و اقبال بڑھاؤ
یا موسیٰ کاظم
اولاد نہ ہو جن کے وہ ہو صاحبِ اولاد
گودی بھی ہو آباد
پھر سایۂ ماں باپ میں پروان چڑھاؤ
یا موسیٰ کاظم
ہوں لڑکے یا لڑکیاں جو بن بیاہ کے آقا
ہوں شادیاں سب کی
قاسم کی قسم اِن کو دُلہن و دولہا بناؤ
یا موسیٰ کاظم

ہر اک سہاگن کا سلامت رہے والی
ناصر و عالی
زینب کے تصدق سے سہاگ اس کا بچاؤ
یا موسیٰ کاظم

کل مومنوں کی عقدہ کشائی کرو پیہم
اے حافظ و عالم
ہر اک مصیبت سے ہیں آ کے چھڑاؤ
یا موسیٰ کاظم

ہم گھرے ہیں طوفان میں اور رنج والم میں
دُکھ درد و ستم میں
صدقہ علی اکبر کی جوانی کا بچاؤ
یا موسیٰ کاظم

ہے التجا یہ آپ سے مولا کنیز کی
زوّار بناؤ
تُربت دکھاؤ فاطمہ کے نورِ عین کی
یا موسیٰ کاظم

مُحتاج تنگ دستی سے دل تنگ ہے مولا
پھیلاتی ہوں دامن
درگاہِ خُدا سے درِ اُمید دلاؤ
یا موسیٰ کاظم

جتنے ہیں مریض مومنوں کو جلد شفا دو
دُکھ درد مٹاؤ

سجاد کا ہے واسطہ اعجاز دکھاؤ
یا موسیٰ کاظم

مسلم بیچارے قید میں ہے اُن پہ نظر ہو
لِلّٰہ کرم ہو
فرزند علی آ کے تم زنجیر کو چھوڑ آؤ
یا موسیٰ کاظم

تکلیف مسافر کو بھی ہو نہ سفر میں
ہر شام و سحر میں
گھر خیر سے پھر آ کے عزیزوں سے ملاؤ
یا موسیٰ کاظم

بارگاہِ الٰہی میں

کرم مانگتی ہوں دُعا مانگتی ہوں
الٰہی میں تجھ سے دُعا مانگتی ہوں
عطا کر تُو شانِ کریمی کا صدقہ
دلا دے الٰہی رحیمی کا صدقہ
نہ مانگوں گی تجھ سے تو مانگوں گی کس سے
تیری ہوں تجھ ہی سے دُعا مانگتی ہوں

الٰہی تجھے واسطہ پنجتنؑ کا
ہو شاداب غنچہ دلوں کے چمن کا
یہ دامن ہمارے مُرادوں سے بھر دے
کرم کی نظر سے دُعا مانگتی ہوں

جو مفلس ہیں ان کو تو دولت عطا کر
جو بیمار ہیں اُن کو صحت عطا کر
غریبوں پہ تو رحم کر یا الٰہی
مریضوں کی خاطر شفا مانگتی ہوں

الٰہی ہمیں شاد و مسرور رکھنا
بلاؤں سے ہم کو صدا دُور رکھنا
پریشانیاں ہم کو گھیرے ہوئے ہیں
پریشانیوں سے پناہ مانگتی ہوں

ہُوا ہے نہ مایوس تیرا سوالی
نہیں تیرے در سے پھرا کوئی خالی
نہیں التجا ایک میری ہی خاطر
میں سب کے لیے یہ دُعا مانگتی ہوں

بہ حقِ علی و بہ حقِ پیغمبر
بہ حقِ بتول اور شبیر و شبر
قسم تجھ سے دِلی مُدعا مانگتی ہوں
قسم چودہ معصوم کی دے کے یارب
کرم مانگتی ہوں دُعا مانگتی ہوں
الٰہی میں تجھ سے دُعا مانگتی ہوں

مناجات

اے مولا علی اے شیرِ خدا میری کشتی پار لگا دینا
تم نے سنی فریاد سبھی کی تم نے مدد کی بندوں کی
اب میری بھی سُن لو بہرِ خُدا میری کشتی پار لگا دینا

تم نے درِ خیبر کو اکھاڑا دین کا جھنڈا گاڑ دیا
اسلام کو روشن تم نے کیا میری کشتی پار لگا دینا

پیدا ہوئے اللہ کے گھر میں پائی شہادت مسجد میں
کیا شان تمہاری صلِّ علیٰ میری کشتی پار لگا دینا

حق نے تمہیں تلوار عطا کی دختر دی پیغمبر نے
ہم تم پہ فدا محبوبِ خدا میری کشتی پار لگا دینا

جان بڑی مشکل میں پڑی ہے آؤ مدد کو شیرِ خُدا
کہتے ہیں سب مشکل کشاء میری کشتی پار لگا دینا

ولیوں کے سردار تمہیں ہو دینِ نبی کے حامی ہو
اللہ کے پیارے شیرِ خُدا میری کشتی پار لگا دینا

یا علی مدد کیجئے

ے شہہ دُلدل سوار جلد مدد کیجئے
ئی ہُوں اُمیدوار جلد مدد کیجئے

قومِ نومیری کے رب کیجئے جلدی مدد
سہتی ہوں رنج و تعب کیجئے جلدی مدد

پ ہیں مشکل کُشا آپ کا ہے آسرا
س سے کہوں حالِ زار جلد مدد کیجئے

خاصۂ غفار ہو، خلق کے مختار ہو
اے شہہ خیبر کُشا، جلد مدد کیجئے

آپ ہیں شاہِ عرب آپ سے راضی ہے ربّ
پ کو ہے اختیار جلد مدد کیجئے

واسطہ اُس شاہ کا شام میں جو قید تھا
دوشِ نبی پہ سوار جلد مدد کیجئے

خت یہ مشکل پڑی آپ سے حضرت علیؑ
ل ہے بہت بے قرار جلد مدد کیجئے

یا علیؑ فریاد ہے، یا نبیؐ فریاد ہے
دیجئے جلدی مُراد جلد مدد کیجئے

بارگاہِ مولا علیؑ

فریاد در پہ آپ کے لائی ہُوں یا علی
سُن لیجئے فلک کی ستائی ہُوں یا علی

اندوہ و غم کی چار طرف چھائی ہے گھٹا
شکوہ یہ کرنے آپ سے آئی ہُوں یا علی

عباس کے ہیں دستِ بُریداں کی دوں قسم
رنج و غم والم کی ستائی ہُوں یا علی

مشکل میں آپ سُنتے ہیں اکثر کنیزوں کی
اس واسطے میں آپ تک آئی ہُوں یا علی

دل کی مُراد لیکے میں جاؤں گی شاد شاد
ارمان اپنے دِل میں یہ لائی ہُوں یا علی

دے دے کے خُونِ شاہِ شہیداں کا واسطہ
آؤ مدد کو کہنے یہ آئی ہُوں یا علی

بارگاہِ جنابِ فاطمہؑ

یا بنتِ نبی فاطمہ تشریف لے آؤ
بیٹھے ہیں عزا دار عزا خانہ میں آؤ
وقت ہو چکا مجلس کا تشریف لے آؤ
عرض قبول کیجئے تشریف لے آؤ

کہتے ہیں عزا دار یہاں آئیں گی زہرا
ممبر پہ خطبہ ہو گا شہیدوں کا تذکرہ
جنّت یہ گھر ہو جائے گا اور فرش حریرا
آئیں گے ملائک یہاں سننے کو تذکرہ

ہم نے دھری ہے سامنے شبیر کے نظر
ہو دیر نہ آنے میں پئے اکبر و اصغر
اور وہ زری ہے سامنے فرزندِ پیغمبر
بحق حسنؑ، حسینؑ، کرو لطف کی نظر

عباس کے علم سے لپٹ کر کے روئیں گے
مل کر کے یا حسین کی آواز دیویں گے
ماتم کی صف بچھائیں گے اور خوب روئیں گے
یادِ حسین سے کبھی غافل نہ ہوئیں گے

پیاسے تھے کربلا میں جو سہ روز تک امام
اس یاد میں شربت کا کیا ہم نے انتظام
در پہ سبیل کا ہے کیا پورا اہتمام
پیاسا نہ گزرے کوئی بھی اس در سے خاص و عام

یا مادرِ شبیر نہ اب دیر لگاؤ
بیٹھے ہیں انتظار میں تشریف لے آؤ
ہے تم کو قسم قاسم و عباس کی آؤ
زینب کا واسطہ ہمیں دیدار دکھاؤ

ہم واسطہ دیتے ہیں شہِ مشرقین کا
اور واسطہ ہے فاتحِ بدر و حنین کا
کر دو سبب محبّوں کے آرام و چین کا
مل جائے ہم کو صدقہ حسن و حسین کا

زینب کا واسطہ ہمیں کچھ درد و غم نہ ہو
جو جو کہ ہیں بیمار انھیں جلد شفا ہو
لا ولد کو اولاد ہو اور رفع بلا ہو
بس اِک غمِ حسین سے دل سب کا بھرا ہو

مانگا جو کچھ حضور سے مقبول ہو دُعا
ہم واسطہ دیتے ہیں شہہ کرب و بلا کا
جو بانیٔ مجلس ہے رہے سُرخرو سدا
سرور کے عزا داروں کو بس دیجئے دُعا

جو ماتم شبیر کرے ہو نہ غمزدہ
سر پہ رہے چادرِ تطہیر کا سایہ
تقصیر گر ہو جائے تو سب معاف ہو خطا
لطف و کرم کنیزوں پہ ہو بنتِ مصطفیٰ ہو

آفت میں پھنسی آپ کی لونڈی یہ عزادار
پردیس میں ہے بےکس و بے یار و مددگار
دشمن بنے ہیں میرے یہاں سب یہ شرربار
کوئی نہیں جو ہو آپ سوا میرا مددگار
یا فاطمہ زہرا اب تشریف لے آؤ
لبیک کی آواز ابھی بی بی سناؤ
مجلس قبول کیجئے تشریف لے آؤ
لینے کو پرسا جلد سے تشریف لے آؤ

یا حسینؑ

بن کر سائل آئے ہیں در پر تمہارے یا حسینؑ
آج پورے کیجئے ارماں ہمارے یا حسینؑ
فاطمہ کے دل کے چین اور مرتضیٰ کے نورِ عین
ہو رسول اللہ کی آنکھوں کے تارے یا حسینؑ

بےکسوں کے دستگیر حق نے بنایا آپؑ کو
کیوں نہ پھر کوئی مصیبت میں پکارے یا حسینؑ
مالکِ کل نے بنایا ہے تمہیں مختارِ کل
آپ مخلوقِ خدا کے ہو سہارے یا حسینؑ

گود ہاں بھر دیجئے سرکارِ نجرِ فاطمہ
منتظر ہیں دیر سے دامن پسارے یا حسینؑ
آپ کا در چھوڑ کر جائیے کہاں فرمائیے
ہیں یہ خادم آپ کے مولا ہمارے یا حسینؑ

آپ جو فرمائیں گے مقبولِ حق ہوگا وہی
جسد۲

مناجات

زوار بن کے جاؤں عباسؑ کی ضریح پر
اے قمرِ بنی ہاشم مقبول میری دعا ہو
مولا لگا لوں بستر مولا حسین کے در پر
لگا لوں بستر مولا حسین کے در پہ
روضہ تمہارا دیکھوں مقبول میری دعا ہو

آنکھوں میں دوں سُرمہ خاکِ شفا کا مولا
زوار نام لکھوں مقبول میری دعا ہو
میری زبان پہ ہو نادِ علیؑ کا ذکر
اے فاطمہؑ کے جانی مقبول میری دعا ہو

بالی سکینہ تم کو ہے واسطہ چچا کا
عمو کو جلد بھیجوں مقبول میری دعا ہو
احسنیت میرے مولا زوار نے کہا ہے
جب ہاتھ تم نے تھام لیا مقبول میری دعا ہو
محشر میں جب تم آنا ہم کو نہ بھول جانا
پانی ہمیں پلانا مقبول میری دعا ہو

اَلدُّنیَا تَضُرُّ، اَلاٰخِرَۃُ تَسُرُّ

دنیا ضرر رساں ہے، آخرت (باعثِ) مسرت ہے۔

اَلاَمَلُ یَغُرُّ، اَلعَیشُ یَمُرُّ

اُمید دھوکہ (بھی) دیتی ہے، زندگی پیہم گزرتی (رہی) چلی جاتی ہے۔

مناجات

جو مانگنا ہے تجھ کو قمر نبی سے مانگ
عباسؑ دلاور ہے مشکل کشا سے مانگ

شیرِ خدا کا شیر ہے بھائی حسینؑ کا
زینب کا سہارا ہے اُمّ البنین کا چاند
فرزند فاطمہ ہے رسولِ خدا کی جان
سقائے سکینہؑ کا وہ سب کا مددگار

مانگی مُراد ملتی ہے قمر نبی سے مانگ
بابل مُراد وہ ہے جو مانگنا ہے مانگ

فریاد سب کی سنتے ہو میری بھی تم سنو
کوئی نہیں ہے میرا مشکل کشا سنو
پھیری نگاہ سب نے ہے مشکل کشا سنو
مشکل کشا کے لال ہو مشکل کو حل کرو

مانگی مُراد ملتی ہے قمر نبی سے مانگ
بابل مُراد وہ ہے جو مانگنا ہے مانگ

یہ وہ در ہے اس در سے خالی نہیں پھرا
اُونٹوں کی قطاریں ملی اور کسی کو زر ملا
پوشاک تن پہ ملتی اور سائل کو روٹیاں
مجھ کو بھی دے صدقہ حسنؑ اور حسینؑ کا

مانگی مُراد ملتی ہے قمر نبی سے مانگ
بابل مُراد وہ ہے جو مانگنا ہے مانگ

ہاتھوں کو اُٹھا کریں دُعا کرتی ہوں مولا
روضے پہ بلا لو میں پریشان ہوں مولا
مدّت سے زیارت کی طلبگار ہوں مولا
جو دل میں بھرا ہے تمہیں سناؤنگی مولا

مانگی مُراد ملتی ہے قمر نبی سے مانگ
بابل مُراد وہ ہے جو مانگنا ہے مانگ

میری بھی طرف دیکھنا مشکل کشا کے لال
کیسا زمانہ مجھ سے پھر اکیسا ہے میرا حال
کوئی نہیں ہے میرا کہوں جا کے کس کو حال
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا کے لال

مانگی مُراد ملتی ہے قمرِ نبی سے مانگ
بابل مُراد وہ ہے جو مانگنا ہے مانگ

بی بی کی تھالی

مالِ فاطمہ زہرہؑ کا یہاں سفرا سجا ہے

بی بی تمھاری نذر بھی دل سے کرتے ہیں
خوش ہو کے کنیزیں یہاں حاضر بھی ہوتی ہیں
کیا کیا اُمیدیں لے کے کنیزیں یہاں آئیں
بہتر خدا ہی جانتا ہے کیا راز لائی ہیں
ماں فاطمہ زہرا کا یہاں سفرا سجا ہے
جو مانگنا ہے مانگ لو جو دل میں بھرا ہے

یہاں فاطمہ زہراؑ بھی تشریف لائی ہیں
بابا رسولؐ ساتھ علیؑ کو بھی لائی ہیں
نورِ نظر حسنؑ حسینؑ کو بھی لائی ہیں
عباس علمدار کو ہمراہ لائی ہیں
مانگو مُراد مانگنے والو اُٹھا کے ھاتھ
ہے پنجتن پاک ہمارے تمہارے ساتھ

اے فاطمہ زہرہؓ میرا حال ہے تباہ
دنیا کی گردشوں نے مجھے کر دیا تباہ
بی بی مجھے بتاؤ نہیں سوجھتی ہے راہ
بے کس ہوں بے نوا ہوں نہیں سوجھتی ہے راہ
اب آپ کے سوا نہیں ہے کوئی بھی میرا
میں دل جلی ہوں بی بی نہیں کوئی بھی میرا

سُنتی ہوں غریبوں کی مدد کرتی ہو بی بی
سائل کو کبھی در سے نہیں پھیرتے بی بی
دامن میرا پھیلا ہے میں بیٹھی ہوں لے بی بی
کچھ نظرِ کرم مجھ پہ کر دو اے میری بی بی

خالی نہیں اُٹھوں گی کبھی در سے تمہارے
رو رو کے میں مانگا کرونگی در سے تمہارے

ذاکر کنیز ہے بی بی خالی نہ پھیرنا
جھولی میری بھر دینا مگر خالی نہ پھیرنا
لاکھوں کی بگڑی پل میں تم نے بنائی ہیں
مُراد دلہن کو پل میں تم نے جلائی ہیں
تم کو قسم ہے پنجتن پاک کی بی بی
اُمید سب کی پوری کر دو اے میری بی بی

جنابہ سیّدہ

ہم ہاتھ اُٹھا کے مانگتے ہیں سیدہ کے پاس
اُمید لے کے آئے ہیں ہم سیدہ کے پاس
تمہیں بتاؤ کون جہاں میں ہمارا ہے
قسمت کے ماروں کا نہیں کوئی ٹھکانہ ہے
دنیا میری نظر میں ہمیشہ اندھیرا ہے
کوئی نہیں ہے آس مجھے کوئی بھروسہ ہے
ہم ہاتھ اُٹھا کے مانگتے ہیں سیّدہ کے پاس
اُمید لے کے آئے ہیں ہم سیّدہ کے پاس
مجھ کو بتاؤ کوئی خطا مجھ سے ہوئی ہے
در در کی کھاؤں ٹھوکریں کیا مجھ سے ہوا ہے
گردش میں گرفتا ہوں کیا حال ہوا ہے
سب مشکلیں تم حل کرو بس یہی دعا ہے

(۵۸)

ہم ہاتھ اُٹھا کے مانگتے ہیں سیّدہ کے پاس
اُمید لے کے آئے ہیں ہم سیّدہ کے پاس

مشکل کو سب کو دُور کردیا فاطمہ زہرہ
بے اولادی تم گود بھرو فاطمہ زہرہ
بے زباں ہیں جتنے بچّے بات کریں فاطمہ زہرہ
جو مریض ہیں ان کو شفا دو یا فاطمہ زہرہ

ہم ہاتھ اُٹھا کے مانگتے ہیں سیّدہ کے پاس
اُمید لے کے آئے ہیں ہم سیّدہ کے پاس

زوجہ علیؑ کی ہو تم بیٹی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی
کیا آن بان شان تمہارے گھرانے کی
زیارت ہمیں نصیب ہو اس آستانے کی
تم کو قسم ہے حضرت عباس کی بی بی

ہم ہاتھ اُٹھا کے مانگتے ہیں سیّدہ کے پاس
اُمید لے کے آئے ہیں ہم سیّدہ کے پاس

بیٹھے ہیں در پہ مانگنے والے اُٹھا کے ہاتھ
کوئی مانگتا ہے روزی اور کوئی مانگتا اولاد
بیمار بھی صحت کے لیے مانگتے ہیں آج
ماں فاطمہ زہراؑ تم جس پہ پھیر دو گی ہاتھ

ہم ہاتھ اُٹھا کے مانگتے ہیں سیّدہ کے پاس
اُمید لے کے آئے ہیں ہم سیّدہ کے پاس

یا سیّدہ یا فاطمہ زہرہؓ تم اب آؤ
دکھلا دو معجزہ تم مدد کرنے کو آؤ

(۵۹)

سب کی مشکلیں آسان کرو فردوس سے آؤ
ذاکر کی مشکل دُور کرو مشکل کشا آؤ
ہم ہاتھ اُٹھا کے مانگتے ہیں ....

مناجات مولا علیؑ

یا علی مشکل کشا آپ سے فریاد ہے
آیئے بہرِ خدا آپ سے فریاد ہے
سخت ہے مشکل پڑی آیئے حق کے ولی
میرے رسولؐ خدا آپ سے فریاد ہے
سخت ہے مشکل پڑی آیئے حضرت علیؑ
سنیئے میری التجا آپ سے فریاد ہے
دل ہے ہمارے ملول بہرِ جناب بتول
بہرے حسن مجتبیٰ آپ سے فریاد ہے
دیتی ہوں میں واسطہ حضرتِ شبیر کا
بہرے اسیرِ کربلا آپ سے فریاد ہے
باقر و جعفرؑ کی ہے آپ کو مولا قسم
از پئے کاظمؑ رضاؑ آپ سے فریاد ہے
بہرے تقی اور نقی بہرے حسنؑ عسکری
مہدیؑ دین جلد صحت عطا آپ سے فریاد ہے
از پئے مہدیؑ دین جتنے ہیں سب مومنین
غم نہ ہو ان کو ذرا آپ سے فریاد ہے

آبرو عباسؑ واسطہ تم کو شہداء
آپ ہیں شبیر خدا آپ سے فریاد ہے
زینب و کلثوم کا اصغرؑ معصوم کا
دیتی ہوں میں واسطہ آپ سے فریاد ہے
عونؑ و محمدؑ کا بھی قاسمؑ ناشاد کا
کیجئے صدقہ عطا آپ سے فریاد ہے
دیتی ہوں واسطہ بالی سکینہؑ کا بھی
بچپنے کی قید کا آپ سے فریاد ہے
آپ کے در سے شہہ کوئی نہ خالی پھرا
مجھے بھی ہو کچھ عطا آپ سے فریاد ہے
معجزے سے سب میرے بنا دیجئے
آپ ہیں دستِ خدا آپ سے فریاد ہے
کنیزوں کے حال پر رحم کی کیجئے نظر
آپ ہیں معجز نما آپ سے فریاد ہے

شادی کے دن مناجات زہراؑ

اے بیٹی محمدؐ کی مدد کرنے کو آؤ
یا فاطمہ زہراؑ
شادی ہے رچی گھر میں نہ اب دیر لگاؤ
یا فاطمہ زہراؑ
ہمراہ لیے شبر و شبیرؑ کو آنا !
دیر نہ لگانا
زینت کو بڑھانا۔

اور ساتھ لیے زینب و کلثوم کو آنا
یا فاطمہ زہراؑ
آباد ~~رہیں~~ سرو سبز رہیں دولہا دلہن یہ
اے مادر حسنینؑ
ہر رنج و مصیبت سے انھیں آکے بچانا
یا فاطمہ زہراؑ
ضامن رہے یہ وقت مدد کیجئے اُن کی
اے بی بی علیؑ کی
اور خوش یہ رہے صاحبِ اولاد بنانا
یا فاطمہ زہراؑ
ہے آپ کے بیٹے کی عزادار یہ بی بی
ہیں آپ کے فدوی
اے حشر کی مختار انھیں دکھ نہ دکھاؤ
یا فاطمہ زہراؑ
اس عقد کے قربان جو ہوا کرب و بلا میں
کبھی رنج و محن میں
اب قاسم و اکبر کے لیے شاد انھیں رکھنا
یا فاطمہ زہراؑ
سردار بنے واسطہ دیتی ہوں علی کا
یہ خوش رہے جوڑا
اور روضۂ اقدس پہ انھیں جلد بلانا
یا فاطمہ زہراؑ

حاضری حضرت عباس

کرتے ہیں لوگ بازوئے سرور کی حاضری
کی کربلا میں کس نے دلاور کی حاضری

جو عاشقانِ شاہ ہیں ان کو ضرور ہے
حضرت کے اس غریب برادر کی حاضری

آتی ہیں بے کسیٔ علم دار اُس کو یاد !
خالی ثواب سے نہیں صفدر کی حاضری

کرتے ہیں عرض باپ سے جنت میں شاہِ دیں
چلیئے حضور ہے میرے یاور کی حاضری

کہتے ہیں فاطمہ سے یہ جنت میں مصطفٰےؐ
ہر گھر میں ہوتی ہے تیرے دلبر کی حاضری

آتی ہے فکر و فاقۂ آلِ عبا کی یاد
ہوتی ہے جبکہ میرے دل میں حیدر کی حاضری

گر ہم نہ زندگی میں گئے وہاں تو بعد مرگ
ہو گی نصیب روضۂ انور کی حاضری

قمرِ بنی ہاشم کے روضہ پہ جا کر
میں آنکھوں میں آنسو بہایا کروں گی

نہ چھوڑوں گی اُن کے روضہ کی جالی
جو کچھ مجھ کو لینا ہے لے کر رہوں گی

فاطمہؑ بی بی نے بیٹا بنایا
نبیؐ بھی خوش ہو علیؑ بھی خوش ہو
اُمّ البنین کا چاند ہو پیارا
گھر پر انھیں کے میں مانگا کروں گی

PARSA CENTRE

DEALS IN PRIZE BONDS

ALI RAZA
M. ARSHAD

Shop No.A-1, Parsa Trade Centre, Opp. Boulton Market, Karachi
Phone: 2401785 Fax: 2412239

SUPER STAR

Deals in Prize Bonds and Wining Prize

Murtaza Ali
Ghulam Abbas

Shop #35, Ruby Center, Opp. City Post Office, Boulton Market, Karachi
Phone: 2428297

PARSA GARMENTS

DEALS IN ALL KINDS OF
EXPORT QUALITY GARMENTS

PA

ALI RAZA - IMRAN ALI
KAZIM PUNJWANI

Godown: ZC-8, Sector 1, Basement Datagir Center, M.A. Jinnah Road, Behind Bandu Khan Restauarnt Karachi
Mobile: 0300-246329 - 0300-8264629
Phone: 7782788
Email: parsagarments@hotmail.com

مشکِ سکینہ لے کر چلے جب
نہر پہ پہرہ بیٹھ گیا جب
تیور بدل کر بولے عباس
دریا سے پانی میں لے کر رہوں گا

نہر فرات ہے فاطمہ کی
آل پیاسی ہے سب انہی کی
بازو کٹا کر جان دے کر
حشر تک میں دریا پہ قبضہ کروں گا

بارگاہِ حضرت عباسؑ

طوفان کی خطرناک ہواؤں سے بچانا — عباس علمدار
میرا بیڑا ڈوبے نہ کہیں پار لگانا — عباس علمدار

موجوں کے تھپیڑوں نے پریشان کیا ہے — طوفان بپا ہے
تم کو مگر آسان ہے کشتی کا بچانا — عباس علمدار
جھولی میری بھر دو شہ کونین کا صدقہ — حسنین کا صدقہ
ورنہ میری حالت پہ ہنسے گا یہ زمانہ — عباس علمدار
تم آلِ نبیؐ ہو اور اولادِ علیؑ بھی — ولیوں کے ولی بھی
کیا بات گھرانے کی ہے کیا پاک گھرانہ — عباس علمدار
سُن لیجیو فریاد پیمبر کا تصدق — حیدر کا تصدق
رکھ لیجیو میری لاج کہ دُشمن ہے زمانہ — عباس علمدار
میں بھی ہوں بھکاری میری جھولی کو تو بھر دو — رحم اتنا تو کر دو
میری طرف بھی دستِ کرم اپنا بڑھانا — عباس علمدار
دو باتوں میں سے ایک بھی پوری ہو جو آقا — تو پار ہے بیڑا
یا در پہ بُلانا مجھے یا خواب میں آنا! — عباس علمدار

شبیرؑ کا صدقہ

یا حضرتِ عباسؑ مدد کے لیے آؤ — شبیرؑ کا صدقہ
شبیرؑ کا تصدق میری حاجت کو دلاؤ — شبیرؑ کا صدقہ
میں پنجتنِ پاک کی دیتی ہوں قسم اب — شبیرؑ کا صدقہ
مطلب میرے دل کا میرے خالق سے دلاؤ — شبیرؑ کا صدقہ
میں پیاسِ سکینہؑ کی قسم دیتی ہوں عباسؑ — جلد آؤ میرے پاس
یہ وقت نہیں دیر کا اعجاز دکھاؤ — شبیرؑ کا صدقہ
بے پردگیٔ زینبؑ و کلثومؑ کا صدقہ — کبریٰ کا تصدق
اعجاز دکھاؤ لبِ اعجاز ہلاؤ — شبیرؑ کا صدقہ
جو لا بلد آفاق میں ہو مضطر و نالہ۔ ان کو شہِ ذیشاں
اصغر کے لیے دولتِ اولاد دلاؤ۔ شبیرؑ کا صدقہ
فریاد کناں بندی ہوں بحرِ زیارت۔ باسطرِ غم و حسرت
مولا ہمیں اب روضۂ انور پہ بلاؤ۔ شبیرؑ کا صدقہ
یا حضرتِ عباسؑ ہو تم لشکرِ عالم۔ سلطانِ مکرّم
منجدار میں کشتی ہے میری پار لگاؤ۔ شبیرؑ کا صدقہ
آنکھوں میں ملوں چہار دہ معصوم کے در پہ حج بھی ہو میسّر
للہ میری رہبری کرنے کو تم آؤ۔ شبیرؑ کا صدقہ
کب سے یہ کنیز آپ کی چلّائی ہے آقا۔ تم دیر نہ کیجیو
اب، جلدی سے لبیک کی آواز سنا دو۔ شبیرؑ کا صدقہ
صدقہ علی اکبر کی جوانی کا تصدق۔ اصغرؑ کا تصدق
جو بھی ہیں بیمار انھیں جلد شفا دو۔ شبیرؑ کا صدقہ

اَلصَّبرُ یُمَحِّصُ الرَّزِیَّۃَ
صبر پریشانی کو ہلکا کر دیتا ہے۔

اَلعَجزُ شَرُّ مَطِیَّۃٍ
عجز و ناتوانی شر کی سرکش سواری ہے۔

اَلبِشرُ شِیمَۃُ الحُرِّ
شگفتہ روئی مردانِ آزاد کی خصلت ہے۔

اَلعَقلُ یَنبُوعُ الخَیرِ
عقل چشمۂ خیر ہے۔

اَلاَنَاۃُ حُسنٌ
بُردباری اور وقار ایک حُسن ہے۔

اَلسَّخَاءُ خُلقٌ
سخاوت ایک اچھی خو ہے۔

اَلعُجبُ حُمقٌ
خود پسندی حماقت ہے۔

اَلسَّفَہُ خُرقٌ
کم ظرفی چھچھوراپن ہے۔

برائے ایصالِ ثواب

مرحوم حبیب علی ماؤجی

علیؑ سے پیار کرتے ہیں تیرا احسان ہے مولا
ہمارے پاس بخشش کا یہی سامان ہے مولا
درِ شاہِ نجف کو چھوڑ دیں جنت کے بدلے میں
یہ سودا ہم نہیں کرتے ہمیں نقصان ہے مولا

یا ضامن و ثامن

یا شاہِ خراسان میری امداد کو پہنچو یا ضامن وثامن
دنیا کے ہمیں رنج و مصیبت سے بچاؤ یا ضامن وثامن

وہ آپ کی مظلومی و تنہائی کے قرباں اے فاطمہ کی جان
مومن کی حمایت کے لیے طوس سے آؤ یا ضامن وثامن

ہم واسطہ دیتے ہیں حسینؑ ابن علیؑ کا اور تشنہ لبی کا
ہر ایک بلا سے ہمیں اب آکے بچاؤ یا ضامن وثامن

سجاد و باقرؑ کے تصدق کرو احساں اے دین کے سلطان
اور قرض ادا کرنے کا سامان بتاؤ یا ضامن وثامن

مولا یہ غریب ہے یہ غریبوں کی تمنا حاجت کو دلانا
جو روزی کا طالب ہے اسے روزی دلاؤ یا ضامن وثامن

از بہرِ حسینؑ ابنِ علیؑ کیجیو امداد فریاد ہے فریاد
بیماروں کو صحت کی دوا لا کے پلاؤ یا ضامن وثامن

از بہرِ محمدؐ و علیؑ از پئے زہراؑ و سید و آقا
ہو جائے ترقی ابھی مطلب کو دلاؤ یا ضامن وثامن

اور جعفر و صادق کے لیے اے شہِ دالاشُن لیجئے آقا
مومن کی مدد کیجیو مقصد کو دلاؤ یا ضامن و ثامن

اور موسیٰ کاظم کے لیے داد کو پہنچو فریاد کو پہنچو
از بہرِ تقیؑ اور نقیؑ دکھ نہ دکھاؤ یا ضامن و ثامن

عرضی پہ میری دستخط یا شاہ کیجئے مقصد بھی دیجئے
یا شاہ خراسان مدد کرنے کو آؤ یا ضامن و ثامن

از بہرِ عسکریؑ بیٹے مہدیؑ بچائیے دیر اب نہ کیجئے
سب مومنوں کے مقصد دل آپ دلاؤ یا ضامن و ثامن

بارگاہِ مولا علی

ہوا نجف کو اگر ہو جانا
علیؑ سے میرا سلام کہنا
کہتی تھی ایک کنیز تمھاری
علیؑ سے میرا سلام کہنا
روضہ کے در پر نظریں اُٹھا کر
آنکھوں کو مل کر اشک بہا کر
طواف کر کے جالی پکڑ کے
علیؑ سے مر[illegible]سلام کہنا
نجف کے والی جھولی ہے خالی
میں د[illegible]نا بن کے سوالی
قدموں میں اُن کے پھیلا کے جھولی
علیؑ سے میرا سلام کہنا
قربان ہونا تربت پہ جا کر
پروانہ جیسے ہو دئے شمع پر

کربلا کا واسطہ

اے خُدا تجھ کو رسولِ دوسرا کا واسطہ
دور کر دے اس بلا کو مرتضیٰ کا واسطہ

شبّر و شبیّر کا ہے واسطہ یا رب تجھے
اور سجّادِ علیل و مبتلا کا واسطہ

باقر و جعفر کا تجھ کو واسطہ ہے اے خُدا
موسیٰ کاظم کا تجھ کو رضا کا واسطہ

واسطہ تجھ کو تقی کا اور نقی کا اے رحیم
اور جنابِ عسکری با خدا کا واسطہ

مہدی ہادی کا تجھ کو واسطہ ہے کردگار
تجھ کو یا رب حضرتِ خیر النساءؑ کا واسطہ

جس جگہ بیمار ہوں تو بخش دے انکو شفا
اے خدا تجھ کو مریضِ کربلا کا واسطہ

جان ہم سب کی بچالے اِس بلا سے اے خدا
تجھ کو خونِ ناحق شاہِ ہدیٰ کا واسطہ

تیر سے عاشور کو جس کا گلا چھیدا گیا
اے خدا دیتا ہوں اس ماہِ لقا کا واسطہ

ایک شب کا جو بنا مقتل میں تھا مارا گیا
تجھ کو یا رب اس شہیدِ باوفا کا واسطہ

حضرتِ عباس کے دستِ بریدہ کی قسم
تجھ کو یا رب اکبرِ گوہر گراں کا واسطہ

فوق کی عُسرت مبدل کر تو عشرت سے کریم
تجھ کو دیتا ہوں شبیہہِ مصطفٰے کا واسطہ

علیؑ سے پیار کرتے ہیں تیرا احسان ہے مولا
ہمارے پاس بخشش کا یہی سامان ہے مولا
درِ شاہِ نجف کو چھوڑ دیں جنت کے بدلے میں
یہ سودا ہم نہیں کرتے ہمیں نقصان ہے مولا

مناجات

مشکل کشائی کیجئے یا صاحب الزماں
جو مانگتی ہوں دیجئے یا صاحب الزماں
جلدی سے مریضہ کو صحت نصیب ہو
تاخیر اب نہ کیجئے یا صاحب الزماں

بیماری اس مریضہ کی عابد کا واسطہ
فی الفور دور کیجئے یا صاحب الزماں
غسلِ صحت کے بعد میں شکرِ خدا کروں
قوّت بدن میں دیجئے یا صاحب الزماں

ساری دوائیں چھوڑ کے مولا یہ دل میں ہے
الفت کا جام دیجئے یا صاحبِ الزماں
رد کیجئے نہ بہرِ خدا اب سوالے کو
عرضی یہ صاد کیجئے یا صاحب الزماں

فکرِ معاش سے بھی بچئے مرتضےٰ علیؑ
آزاد مجھ کو کیجئے یا صاحب الزماں
بیشک حضور آپ [illegible] ہیں
پھر کیوں خبر نہ لیجئے یا صاحبِ الزماں

مولا کی بارگاہ میں

مولا کی بارگاہ میں گنہگار آئے ہیں
امیدوار بر سرِ دربار آئے ہیں
قاسم کا واسطہ علی اکبر کا واسطہ
جن سے لعین بر سرِ پیکار آئے ہیں
اُن دونوں لاڈلوں کا ہے زینب کے واسطہ
جو ان میں مثلِ جعفرِ طیار آئے ہیں
ان پیاسے ننھے بچوں کا مولا ہے واسطہ
جن کے لیے نہر پہ علمدار آئے ہیں
ان منزلوں کا واسطہ اہلِ حرم کے ساتھ
جن منزلوں سے عابدِ بیمار آئے ہیں
کل مشکلات حل ہو کر مشکل کشا ہو تم
آقا تیری زیارت کے طلب گار آئے ہیں
دامنِ گلِ مراد سے بھرنے کو یاحسینؑ
روضے پہ تیرے اب یہ گنہگار آئے ہیں

مناجات

لحد میں روشنی کے واسطے سامان لائی ہوں
اندھیرا گھر سُونا تھا شمع ایمان لائی ہوں

میرے ماتھے پہ سجدے کی نشانی دیکھ لے رضوان
میں اپنے جنتی ہونے کی یہ پہچان لائی ہوں

خدا محشر میں پوچھے گا کہ ہے دنیا سے کیا لائی
کہوں گی تیرے ہی دیدار کا ارمان لائی ہوں

خدایا بخش دینا حشر میں میرے گناہوں کو
میں دنیا میں تیرے محبوب پر ایمان لائی ہوں

بنایا ہے مجھے جس گیسوؤں والے نے دیوانہ
اسی پر نذر کرنے کو میں اپنی جان لائی ہوں

یہ دل مانگے تو دل حاضر یہ جان مانگے تو جاں حاضر
جو سر مانگے تو سر حاضر یہ سب سامان لائی ہوں

نکیرین چھیڑتے کیا ہو یہ سینہ چیر کر دیکھو!
میں اپنے دل میں ہیں محبوب پر ایمان لائی ہوں

فاطمہ زہرا ؑ

یا فاطمہ زہرا ؑ میری امداد کو آؤ — فریاد کو پہنچو
اے بنتِ پیمبر دُرِ مقصود دلاؤ — فریاد کو پہنچو
جز ماتمِ شبیر نہ ہو کوئی غم — اے ثانیٔ مریم

ہر رنج سے ہر فکر سے تم آ کے بچاؤ — فریاد کو پہنچو
اس چرخِ جفا کار کی گردش میں گرفتار — آفت میں پھنسی ہوں
اس بے کس و ناچار کو آفت سے چھڑاؤ — فریاد کو پہنچو
سب آپ پہ روشن میرے اللہ کی پیاری — دکھ درد سے واری
از بہرِ مدد گلشنِ فردوس سے آؤ — فریاد کو پہنچو
جز چہار دہ معصوم کے کوئی نہیں میرا — اے فاطمہ زہرا ؑ
جز آپ کے فریاد کروں کیسے بتاؤں — فریاد کو پہنچو
تقدیر سے کچھ زور نہیں چلتا ہے میرا — تدبیر کروں کیا
قوت جو خدا نے دی ہے وہ مجھ کو دکھاؤ — فریاد کو پہنچو
ہو مالکِ کونین تو ہو خاصۂ داور — اے مادرِ شبیر
حیدر کا تصدق مجھے فکروں سے بچاؤ — فریاد کو پہنچو
ڈوبی ہوئی ہوں بحرِ غم و رنج و بلا میں — اور حزن و الم میں
کشتی میری جلدی سے تمہیں پار لگاؤ — فریاد کو پہنچو
ہوں معاف گناہ میرے عطا ہو مجھے راحت — بخشو مجھے راحت
اس اُمّتِ عاصی کو ہر آفت سے بچاؤ — فریاد کو پہنچو

یا طاہرہ ؑ

یا حضرت زہرا اپنے امداد کو آؤ — یا فاطمہ زہرا ؑ
آفت سے مصیبت سے، بلاؤں سے بچاؤ — یا فاطمہ زہرا ؑ
جز آپ کے کوئی نہیں ہے حامی ہمارا — اب رحم کی ہے جا
یا سیّدہ یا طاہرہ مقصد کو دلاؤ — یا فاطمہ زہرا ؑ
ہم واسطہ دیتے ہیں محمد کا بچاؤ — نہ دیر لگاؤ

مشکِ سکینہ لے کر چلے جب
نہر پہ پہرہ بیٹھ گیا جب
تیور بدل کر بولے عباس
دریا سے پانی میں لے کر رہوں گا

نہر فرات ہے فاطمہ کی
آل پیاسی ہے سب انہی کی
بازو کٹا کر جان دے کر
حشر تک میں دریا پہ قبضہ کروں گا

بارگاہِ حضرت عباسؑ

طوفان کی خطرناک ہواؤں سے بچانا — عباس علمدار
میرا بیڑا ڈوبے نہ کہیں پار لگانا — عباس علمدار

موجوں کے تھپیڑوں نے پریشان کیا ہے — طوفان بپا ہے
تم کو مگر آسان ہے کشتی کا بچانا — عباس علمدار
جھولی میری بھر دو شہ کونین کا صدقہ — حسنین کا صدقہ
ورنہ میری حالت پہ ہنسے گا یہ زمانہ — عباس علمدار
تم آلِ نبیؐ ہو اور اولادِ علیؑ بھی — ولیوں کے ولی بھی
کیا بات گھرانے کی ہے کیا پاک گھرانہ — عباس علمدار
سُن لیجیو فریاد پیمبر کا تصدق — حیدر کا تصدق
رکھ لیجیو میری لاج کہ دشمن ہے زمانہ — عباس علمدار
میں بھی ہوں بھکاری میری جھولی کو تو بھر دو — رحم اتنا تو کر دو
میری طرف بھی دستِ کرم اپنا بڑھانا — عباس علمدار
دو باتوں میں سے ایک بھی پوری ہو جو آقا — تو پار ہے بیڑا
یا در پہ بلانا مجھے یا خواب میں آنا — عباس علمدار

شبیرؑ کا صدقہ

یا حضرتِ عباسؑ مدد کے لیے آؤ — شبیرؑ کا صدقہ
شبیرؑ کا تصدق میری حاجت کو دلاؤ — شبیرؑ کا صدقہ
میں پنجتنِ پاک کی دیتی ہوں قسم اب — شبیرؑ کا صدقہ
مطلب میرے دل کا میرے خالق سے دلاؤ — شبیرؑ کا صدقہ
میں پیاسِ سکینہؑ کی قسم دیتی ہوں عباسؑ — جلد آؤ میرے پاس
یہ وقت نہیں دیر کا اعجاز دکھاؤ — شبیرؑ کا صدقہ
بے پردگیٔ زینبؑ و کلثومؑ کا صدقہ — کبریٰ کا تصدق
اعجاز دکھاؤ لبِ اعجاز ہلاؤ — شبیرؑ کا صدقہ
جو لا ولد آفاق میں ہو مضطر و نالہ — ان کو شہِ ذیشاں
اصغرؑ کے لیے دولتِ اولاد دلاؤ — شبیرؑ کا صدقہ
فریاد کناں بندی ہوں بحرِ زیارت — باسطرِ غم و حسرت
مولا ہمیں اب روضۂ انور پہ بلاؤ — شبیرؑ کا صدقہ
یا حضرتِ عباسؑ ہو تم لشکرِ عالم — سلطانِ مکرم
منجدھار میں کشتی ہے میری پار لگاؤ — شبیرؑ کا صدقہ
آنکھوں میں ملوں چہار دہ معصوم کے در پہ — حج بھی ہو میسر
للہ میری رہبری کرنے کو تم آؤ — شبیرؑ کا صدقہ
کب سے یہ کنیز آپ کی چلائی ہے آقا — تم دیر نہ کیجیو
اب جلدی سے لبیک کی آواز سنا دو — شبیرؑ کا صدقہ
صدقہ علی اکبر کی جوانی کا تصدق — اصغرؑ کا تصدق
جو بھی ہیں بیمار انھیں جلد شفا دو — شبیرؑ کا صدقہ

اَلصَّبْرُ يُمَحِّصُ الرَّزِيَّةَ
صبر پریشانی کو ہلکا کر دیتا ہے۔

اَلْعَجْزُ شَرُّ مَطِيَّةٍ
عجز و ناتوانی شر کی سرکش سواری ہے۔

اَلْبِشْرُ شِيْمَةُ الْحُرِّ
شگفتہ روئی مردانِ آزاد کی خصلت ہے۔

اَلْعَقْلُ يَنْبُوعُ الْخَيْرِ
عقل چشمۂ خیر ہے۔

اَلْاَنَاةُ حُسْنٌ
بُردباری اور وقار ایک حسن ہے۔

اَلسَّخَاءُ خُلُقٌ
سخاوت ایک اچھی خُو ہے۔

اَلْعُجْبُ حُمْقٌ
خودپسندی حماقت ہے۔

اَلسَّفَهُ خُرْقٌ
کم ظرفی چھچھورا پن ہے۔

برائے ایصالِ ثواب
مرحوم حبیب علی ماوجی

علیؑ سے پیار کرتے ہیں تیرا احسان ہے مولا
ہمارے پاس بخشش کا یہی سامان ہے مولا
درِ شاہِ نجف کو چھوڑ دیں جنت کے بدلے میں
یہ سودا ہم نہیں کرتے ہمیں نقصان ہے مولا

یا ضامن و ثامن

یا شاہِ خراسان میری امداد کو پہنچو یا ضامن و ثامن
دنیا کے ہمیں رنج و مصیبت سے بچاؤ یا ضامن و ثامن

وہ آپ کی مظلومی و تنہائی کے قرباں اے فاطمہ کی جان
مومن کی حمایت کے لیے طوس سے آؤ یا ضامن و ثامن

ہم واسطہ دیتے ہیں حسینؑ ابن علیؑ کا اور تشنہ لبی کا
ہر ایک بلا سے ہمیں اب آکے بچاؤ یا ضامن و ثامن

سجّاد و باقر کے تصدّق کرو احساں اے دین کے سلطان
اور قرض ادا کرنے کا سامان بتاؤ یا ضامن و ثامن

مولا یہ غریب ہے یہ غریبوں کی تمنّا حاجت کو دلانا
جو روزی کا طالب ہے اسے روزی دلاؤ یا ضامن و ثامن

از بہرِ حسینؑ ابنِ علیؑ کیجیو امداد فریاد ہے فریاد
بیماروں کو صحت کی دوا لا کے پلاؤ یا ضامن و ثامن

از بہرِ محمدؐ و علیؑ از پئے زہراؑ و سیّد و آقا
ہو جائے ترقی ابھی مطلب کو دلاؤ یا ضامن و ثامن

اور جعفرِ صادق کے لیے اے شہِ والا سُن لیجئے آقا
مومن کی مدد کیجیو مقصد کو دلاؤ یا ضامن ثامن

اور موسیٰ کاظم کے لیے داد کو پہنچو فریاد کو پہنچو
از بہرِ تقیؑ اور نقیؑ دکھ نہ دکھاؤ یا ضامن ثامن

عرضی پہ میری دستخط یا شاہ کیجئے مقصد بھی دیجئے
یا شاہ خراسان مدد کرنے کو آؤ یا ضامن ثامن

از بہرِ عسکریؑ پئے مہدیؑ بچائیے دیر اب نہ کیجئے
سب مومنوں کے مقصدِ دل آپ دلاؤ یا ضامن ثامن

بارگاہِ مولا علی

ہوا نجف کو اگر ہو جانا
علیؑ سے میرا اسلام کہنا
کہتی تھی ایک کنیز تمھاری
علیؑ سے میرا اسلام کہنا
روضہ کے در پر نظریں اٹھا کر
آنکھوں کو مل کر اشک بہا کر
طواف کرکے جالی پکڑ کے
علیؑ سے میرا اسلام کہنا
نجف کے والی جھولی ہے خالی
میں د[illegible] بن کے سوالی
قدموں میں اُن کے پھیلا کے جھولی
علیؑ سے میرا اسلام کہنا
قربان ہونا تربت پہ جاکر
پروانہ جیسے ہووے شمع پر

کربلا کا واسطہ

اے خدا تجھ کو رسولِ دوسرا کا واسطہ
دور کردے اس بلا کو مرتضیٰ کا واسطہ
شبر و شبیر کا ہے واسطہ یا رب تجھے
اور سجادِ علیل و مبتلا کا واسطہ
باقر و جعفر کا تجھ کو واسطہ ہے اے خدا
موسیٰ کاظم کا تجھ کو رضا کا واسطہ
واسطہ تجھ کو تقی کا اور نقی کا اے رحیم
اور جنابِ عسکری با خدا کا واسطہ
مہدی ہادی کا تجھ کو واسطہ ہے کردگار
تجھ کو یا رب حضرتِ خیر النسا کا واسطہ
جس جگہ بیمار ہوں تو بخش دے انکو شفا
اے خدا تجھ کو مریضِ کربلا کا واسطہ
جان ہم سب کی بچا لے اس بلا سے اے خدا
تجھ کو خونِ ناحق شاہِ ہدیٰ کا واسطہ
تیرے عاشور کو جس کا گلا چھیدا گیا
اے خدا دیتا ہوں اس ماہِ لقا کا واسطہ
ایک شب کا جو بنا مقتل میں تھا مارا گیا
تجھ کو یا رب اس شہیدِ باوفا کا واسطہ
حضرتِ عباس کے دستِ بریدہ کی قسم
تجھ کو یا رب اکبرِ گوہر گراں کا واسطہ
فوق کی عسرت مبدل کر تو عشرت سے کریم
تجھ کو دیتا ہوں شبیہہِ مصطفےٰ کا واسطہ

علیؑ سے پیار کرتے ہیں تیرا احسان ہے مولا
ہمارے پاس بخشش کا یہی سامان ہے مولا
درِ شاہِ نجف کو چھوڑ دیں جنت کے بدلے میں
یہ سودا ہم نہیں کرتے ہمیں نقصان ہے مولا

مناجات

مشکل کشائی کیجئے یا صاحب الزماں
جو مانگتی ہوں دیجئے یا صاحب الزماں
جلدی سے مریضہ کو صحت نصیب ہو
تاخیر اب نہ کیجئے یا صاحب الزماں

بیماریٔ اس مریضہ کی عابد کا واسطہ
فی الفور دور کیجئے یا صاحب الزماں
غسلِ صحت کے بعد میں شکرِ خدا کروں
قوّت بدن میں دیجئے یا صاحب الزماں

ساری دوائیں چھوڑ کے مولا یہ دل میں ہے
الفت کا جام دیجئے یا صاحبِ الزماں
رد کیجئے نہ بہرِ خدا اب سوالی کو
عرضی پہ صاد کیجئے یا صاحب الزماں

فکرِ معاش سے بھی پئے مرتضےٰ علیؑ
آزاد مجھ کو کیجئے یا صاحب الزماں
بیشک حضور آپ [illegible] ہیں
پھر کیوں خبر نہ لیجئے یا صاحبِ الزماں

مولا کی بارگاہ میں

مولا کی بارگاہ میں گنہگار آئے ہیں
امیدوار بر سرِ دربار آئے ہیں
قاسم کا واسطہ علی اکبر کا واسطہ
جن سے لعین بر سرِ پیکار آئے ہیں
اُن دونوں لاڈلوں کا ہے زینبؑ کے واسطہ
جو ان میں مثلِ جعفرِ طیار آئے ہیں
ان پیاسے ننھے بچوں کا مولا ہے واسطہ
جن کے لیے نہر پہ علمدار آئے ہیں
ان منزلوں کا واسطہ اہلِ حرم کے ساتھ
جن منزلوں سے عابدِ بیمار آئے ہیں
کل مشکلات حل ہو کہ مشکل کشا ہو تم
آقا تیری زیارت کے طلب گار آئے ہیں
دامن گلِ مراد سے بھرنے کو یا حسینؑ
روضے پہ تیرے اب یہ گنہگار آئے ہیں

مناجات

لحد میں روشنی کے واسطے سامان لائی ہوں
اندھیرا گھر سُونا تھا شمع ایمان لائی ہوں

میرے ماتھے پہ سجدے کی نشانی دیکھ لے رضواں
میں اپنے جنتی ہونے کی یہ پہچان لائی ہوں

خدا محشر میں پوچھے گا کہ ہے دنیا سے کیا لائی
کہوں گی تیرے ہی دیدار کا ارمان لائی ہوں

خدایا بخش دینا حشر میں میرے گناہوں کو
میں دنیا میں تیرے محبوب پر ایمان لائی ہوں

بنایا ہے مجھے جس گیسوؤں والے نے دیوانہ
اسی پر نذر کرنے کو میں اپنی جان لائی ہوں

یہ دل مانگے تو دل حاضر یہ جان مانگے تو جاں حاضر
جو سر مانگے تو سر حاضر یہ سب سامان لائی ہوں

نکیرین چھیڑتے کیا ہو یہ سینہ چیر کر دیکھو !
میں اپنے دل میں ہی محبوب پر ایمان لائی ہوں

فاطمہ زہرا ؑ

یا فاطمہ زہرا ؑ میری امداد کو آؤ   فریاد کو پہنچو
اے بنتِ پیمبر دُرِ مقصود دلاؤ   فریاد کو پہنچو
جز ماتم شبیر نہ ہو کوئی غم   اے ثانیٔ مریم
ہر رنج سے ہر فکر سے تم آ کے بچاؤ   فریاد کو پہنچو
اس چرخ جفا کار کی گردش میں گرفتار   آفت میں پھنسی ہوں
اس بے کس و ناچار کو آفت سے چھڑاؤ   فریاد کو پہنچو
سب آپ پہ روشن میرے اللہ کی پیاری   دکھ درد سے واری
از بہر مدد گلشنِ فردوس سے آؤ   فریاد کو پہنچو
جز چہار دہ معصوم کے کوئی نہیں میرا   اے فاطمہ زہرا ؑ
جز آپ کے فریاد کروں کیسے بتاؤں   فریاد کو پہنچو
تقدیر سے کچھ زور نہیں چلتا ہے میرا   تدبیر کروں کیا
قوت جو خدا نے دی ہے وہ مجھ کو دکھاؤ   فریاد کو پہنچو
ہو مالکِ کونین تو ہو خاصۂ داور   اے مادرِ شبیر
حیدر کا تصدق مجھے فکروں سے بچاؤ   فریاد کو پہنچو
ڈوبی ہوئی ہوں بحرِ غم و رنج و بلا میں   اور حزن والم میں
کشتی میری جلدی سے تمہیں پار لگاؤ   فریاد کو پہنچو
ہوں معاف گناہ میرے عطا ہو مجھے راحت   بخشو مجھے راحت
اس اُمتِ عاصی کو ہر آفت سے بچاؤ   فریاد کو پہنچو

۲۹۵

یا طاہرہ ؑ

یا حضرت زہرا ؑ میری امداد کو آؤ   یا فاطمہ زہرا ؑ
آفت سے مصیبت سے بلاؤں سے بچاؤ   یا فاطمہ زہرا ؑ
جز آپ کے کوئی نہیں ہے حامی ہمارا   اب رحم کی ہے جا
یا سیدہ یا طاہرہ مقصد کو دلاؤ   یا فاطمہ زہرا ؑ
ہم واسطہ دیتے ہیں محمد کا بچاؤ   نہ دیر لگاؤ

بیماروں کو صحت کی دوا لا کے پلاؤ — یا فاطمہ زہراؑ
ہم آپ کے بیٹے کے عزادار ہیں بی بی — اے جان نبی کی
شبیر کی خاطر ہمیں ہر دکھ سے بچاؤ — یا فاطمہ زہراؑ
اے کل کے مددگار مدد کیجئے میری — اے بیوی علیؑ کی
حاسد کی نظر بد سے ہمیں آپ بچاؤ — یا فاطمہ زہراؑ
عباسِ دلاور کے لیے داد کو پہنچو — فریاد کو پہنچو
شیعوں کی مدد کیجیو عزت سے جلاؤ — یا فاطمہ زہراؑ
محتاج ہوں، بے کس ہوں غنی کیجیو بی بی — اے بیٹی نبی کی
اکبر کی جوانی کے لیے گھر یہ بچاؤ — یا فاطمہ زہراؑ
بحرِ علی اصغر میری حاجت بھی روا ہو — مطلب بھی ادا ہو
جو دل میں تمنا ہے اسے جلد دلاؤ — یا فاطمہ زہراؑ
ہم بے سر و سامان ہیں پیٹے زینبؑ بچاں — سن لیجئے للہ
بس غیب سے ذاکرہ کے سب کام بناؤ — یا فاطمہ زہراؑ

حاضری کا قصیدہ

قمر بنی ہاشم کی حاضری رکھی ہے
یا فاطمہ زہرا عباس کا صدقہ دو

یا بنتِ نبی اللہ عباس کا صدقہ دو
نذر دے دو عباس کا صدقہ دو

بیمار ہیں ہم بی بی ناچار ہیں ہم بی بی
صحت ہو عطا للہ عباس کا صدقہ دو

مجلس ہے یہاں بی بی شبیر کے عاشق کی
مقبول عزا کر دو عباس کا صدقہ دو

قرضوں کو ادا کر دو دشمن سے اماں دے دو
شبیرؑ کا نذرانہ عباس کا صدقہ دو

بانی جو مجلس کے شامل ہیں جو مجلس میں
ان کی بھی ذرا سن لو عباس کا صدقہ دو

بے آس نہ اب کرنا امید جو لائے ہیں
معصومہ کے صدقے میں عباس کا صدقہ دو

بن بیاہی کی ہو شادی پھولے پھلے دنیا میں
ہم سب کی مرادیں دو عباس کا صدقہ دو

کنیز ہیں بہت غمگین زیارت کے لیے بی بی
اب زیادہ نہ تڑپاؤ عباس کا صدقہ دو

جنّت کی ہو شہزادی جنّت میں جگہ دینا
حسنین کی مادر ہو عباس کا صدقہ دو

حاضری ہے یہاں بی بی عباس دلاور کی
حاضری قبول کر لو عباس کا صدقہ دو

اَلْاِقْتِصَادُ نِصْفُ الْمَؤُنَۃِ
میانہ روی نصف امداد ہے۔

اَلْوَقَارُ بُرْهَانُ النُّبْلِ
وقار بڑے پن کا ثبوت ہے۔

اَلتَّدْبِيْرُ نِصْفُ الْمَؤُنَۃِ
تدبیر نصف کمک ہے۔

اَلْخُرْقُ شَيْنُ الْخُلُقِ
بے ہودگی اخلاق کا عیب ہے۔

بارگاہِ جنابِ زینب علیہا السلام

یارب دعا قبول ہو زینب کا واسطہ
کرب و بلا کی صابرۂ مضطر کا واسطہ

در در پھری بازار میں بے مقنع و چادر
اس وارثِ تطہیر کی چادر کا واسطہ

دو لال کو نثار کیا راہِ خدا میں
زینب کے دل کے داغوں کے نشتر کا واسطہ

جھولا جسے جھلاتی تھی زینب جو پیار سے
اس جھولنے والے علی اصغر کا واسطہ

لے کر بلائیں ہوتی تھیں جن پر نثار وہ
ہم شکلِ مصطفےٰ علی اکبر کا واسطہ

نصرت کی صدا شاہ نے دی تیغ کے نیچے
لبیک کہا جس نے اس ہم سر کا واسطہ

بھائی کے گلے پھر رہا تھا شمر کا خنجر
زینب کی دعا تھی کہ برادر کا واسطہ

بھائی میرا فدیہ ہوا حق دیں کو بچایا
بچوں کی پیاس ساقیٔ کوثر کا واسطہ

جس سنگ پہ کھڑی یہ دعا کرتی تھی زینبؑ
ان قدموں کا اسی پتھر کا واسطہ

جو ہے مریض اس کو جلد شفا ہو
ہم شکلِ فاطمہ کے کھلے سر کا واسطہ

دشمن کی عداوت سے حسد سے فساد سے
ہم کو بچا لے زینبِ مضطر کا واسطہ

آسان ہوئے موت کی منزل فشارِ قبر
حلالِ مشکلات کی دختر کا واسطہ

یارب ہمیں معصوموں کی زیارت نصیب ہو
مظلومِ کربلا کے کٹے سر کا واسطہ

محتاج ہے ایمان کی دولت نصیب ہو
محروم نہ کر فاطمہ کے در کا واسطہ

جو ہو روزی کا محتاج اسے روزی عطا کر
کرب و بلا کے پیاسے بہتّر کا واسطہ

جو بے اولاد ہو اسے اولاد عطا کر
تجھ کو ہے فاطمہ کے بھرے گھر کا واسطہ